106

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ21۔اکتوبر2014

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات خزانہ،امداد باہمی اور اطلاعات وثقافت)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

(مفاد عامہ سے متعلق قراردادیں)

1۔ ڈاکٹر سید وسیم اختر: مجید نظامی (مرحوم) نظریاتی صحافت کا ایک تابناک اور زریں عہد تھے جو اپنے اختتام کو پہنچ گئے۔یہ ایوان اس تابناک اور روشن عہد صحافت کو خراج تحسین پیش کرتا ہے اور اللہ رب العزت سے دُعا گو ہے کہ وہ انہیں کروٹ کروٹ جنت عطا فرمائے۔آمین۔

2۔ محترمہ کنول نعمان: اس ایوان کی رائے ہے کہ حکومت پاکستان معذور افراد کو قومی دھارے میں شامل کرنے کے لئے غیر سرکاری اداروں کو مختلف ترغیبات دے تاکہ وہ بھی اپنے اداروں میں معذور افراد کو سرکاری کوٹے کی طرح بھرتی کریں۔

3۔ شیخ علاؤالدین: اس ایوان کی رائے ہے کہ ملک بھر میں نوجوان نسل میں منشیات نوشی کے رجحان میں دن بدن تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے۔ایک محتاط اندازے کے مطابق 80لاکھ سے زائد افراد منشیات نوشی کی دلدل میں پھنس چکے ہیں۔زیادہ تر منشیات نوشی کا استعمال تعلیمی اداروں اور یونیورسٹیوں میں ہو رہا ہے۔صوبائی اسمبلی کا یہ نمائندہ ایوان صوبائی حکومت اور وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرتا ہے کہ ملک بھر میں منشیات نوشی کی بڑھتی ہوئی تباہ کاریوں کے معاشرہ پر اثرات کا فوری تدارک کیا جائے اور ایسا لائحہ عمل بنایا جائے کہ نوجوان نسل منشیات نوشی کی لعنت سے بچ سکے۔

4۔ محترمہ نگہت شیخ: یہ ایوان صوبائی حکومت سے اس امر کی سفارش کرتا ہے کہ صوبہ میں بچوں کے حقوق کے تحفظ،سماجی اور معاشرتی آزادی کے لئے نیز معاشرے میں بچوں کے ساتھ بڑھتی بے راہ روی کو روکنے کے لئے موجود ادارہ چائلڈ پروٹیکشن بیورو کے دائرہ اختیار کو بڑھا کر اسے ڈائریکٹوریٹ کا درجہ دیا جائے۔

107

5۔ محترمہ حناء پرویز بٹ: یہ ایوان وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرتا ہے کہ ملک کے تمام ٹی وی چینلز پر زیادتی کا شکار لڑکیوں اور خواتین کے clips بار بار دکھانے پر پابندی عائد کی جائے تاکہ ان خواتین اور ان کے خاندان کی عزت نفس کو مزید مجروح ہونے سے بچایا جا سکے۔

108

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولہویں اسمبلی کا دسواں اجلاس

منگل، 21-اکتوبر2014

(یوم الثلاثہ، 25-ذی الحج1435ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 11 بج کر 5 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری نور محمد نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیمo

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِo

وَمَنۡ اَحۡسَنُ قَوۡلًا مِّمَّنۡ دَعَاۤ
اِلَی اللّٰہِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِیۡ مِنَ الۡمُسۡلِمِیۡنَ ﴿۳۳﴾
وَلَا تَسۡتَوِی الۡحَسَنَۃُ وَلَا السَّیِّئَۃُ ؕ اِدۡفَعۡ بِالَّتِیۡ ہِیَ اَحۡسَنُ
فَاِذَا الَّذِیۡ بَیۡنَکَ وَبَیۡنَہٗ عَدَاوَۃٌ کَاَنَّہٗ وَلِیٌّ حَمِیۡمٌ ﴿۳۴﴾
وَمَا یُلَقّٰىہَاۤ اِلَّا الَّذِیۡنَ صَبَرُوۡا ۚ وَمَا یُلَقّٰىہَاۤ اِلَّا ذُوۡ حَظٍّ
عَظِیۡمٍ ﴿۳۵﴾

سُوۡرَۃُ حٰمٓ السجدۃ آیات 33 تا 35

اور اُس شخص سے بات کا اچھا کون ہو سکتا ہے جو اللہ کی طرف بلائے اور عمل نیک کرے اور کہے کہ میں مسلمان ہوں(33) اور بھلائی اور برائی برابر نہیں ہو سکتی۔ تو (سخت کلامی کا) ایسے طریق سے جواب دو جو بہت اچھا ہو (ایسا کرنے سے تم دیکھو گے) کہ جس میں اور تم میں دشمنی تھی گویا وہ تمہارا گرم جوش دوست ہے(34) اور یہ بات ان ہی لوگوں کو حاصل ہوتی ہے جو برداشت کرنیوالے ہیں اور ان ہی کو نصیب ہوتی ہے جو بڑے صاحبِ نصیب ہیں(35)

وما علینا الاالبلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج اختر حسین قریشی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

دلوں سے غم مٹاتا ہے، محمدؐ نام ایسا ہے
نگر اجڑے بساتا ہے، محمدؐ نام ایسا ہے
محبت کے کنول کھلتے ہیں ان کو یاد کرنے سے
بڑی خوشبوئیں لاتا ہے، محمدؐ نام ایسا ہے
مدد حاصل ہے مجھ کو ہر گھڑی شاہِ مدینہ کی
میری بگڑی بناتا ہے، محمدؐ نام ایسا ہے
انہی کے ذکر سے پائی فقیروں نے شہنشاہی
خدا سے بھی ملاتا ہے، محمدؐ نام ایسا ہے

تعزیت

معزز ممبر محترمہ نسیم لودھی کے بھائی مشرف خان کی وفات پر دعائے مغفرت

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ محترمہ نسیم لودھی صاحبہ کے بھائی مشرف خان قضائے الٰہی سے وفات پا گئے ہیں۔ میں مولانا صاحب سے کہوں گا کہ ان کی روح کے ایصال ثواب کے لئے فاتحہ خوانی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبر محترمہ نسیم لودھی کے بھائی کی روح
کے ایصال ثواب کے لئے فاتحہ خوانی کی گئی)

آج کے ایجنڈے پر محکمہ جات خزانہ، امداد باہمی اور اطلاعات وثقافت سے متعلق سوالات کئے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔

پوائنٹ آف آرڈر

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

پی ٹی آئی کے معزز ممبران کے استعفوں کو زیر غور اور وزیر اعلیٰ کو ایوان میں لانے کا مطالبہ

سردار شہاب الدین خان: شکریہ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں نے کل بھی گزارش کی تھی کہ اگر پی ٹی آئی کے استعفوں کے معاملے کو آپ مہربانی کر کے consider کریں تو مجھے پتا ہے کہ وہ لوگ آ سکتے ہیں۔ پاکستان پیپلز پارٹی نے ہمیشہ جمہوریت کی بات کی ہے۔ حکومت کو derail ہونے سے متعلق ہماری واضح پالیسی ہے کہ ہم نے جمہوریت کو بچانا ہے۔ جو سازشیں اب تک اس ملک میں جمہوریت کو derail ہونے کے لئے ہو رہی ہیں، ہم پہلے بھی شروع سے اب تک، اگر میں تاریخ میں جاؤں تو شہید ذوالفقار علی بھٹو صاحب کی تو بہت لمبی بات ہو جائے گی کہ جمہوریت کو بچانے کے لئے پاکستان پیپلز پارٹی نے جو قربانیاں دیں، اگر ان کی آج تک کی تاریخ بیان کروں تو منٹ کیا گھنٹے لگ سکتے ہیں لیکن ہم پاکستان پیپلز پارٹی آج بھی پاکستان مسلم لیگ (ن) کی حکومت کے ساتھ ہیں مگر پاکستان مسلم لیگ (ن) کی حکومت کو ہوش کے ناخن لینے چاہئیں کہ ان کے روّیے اپوزیشن کے ساتھ

درست نہیں ہیں۔ میں نے کل بھی عرض کیا تھا کہ وزیر اعلیٰ صاحب کو اسمبلی میں آنا چاہئے تھا جو ملک کی current situation ہے---

جناب سپیکر: سردار صاحب! آج پرائیویٹ ممبرز ڈے ہے۔ آپ مہربانی کریں اور دیکھیں کل بھی میں نے آپ سے گزارش کی تھی کہ میرے لئے تمام ممبران معزز ہیں اور وہ بھی اس ایوان کے معزز ممبر ہیں۔ جب جی چاہے وہ یہاں تشریف لا سکتے ہیں اور ان کے لئے کوئی رکاوٹ نہیں ہے۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میری گزارش تو سن لیں۔ میں ایک منٹ میں اپنی بات ختم کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ اپوزیشن چاہے ایوان میں ایک، دو یا تین ہوں، یہاں اپوزیشن ممبرز کی تعداد اس سے بھی کم رہی ہے لیکن خدا کے لئے حکومت پنجاب کو حوصلہ رکھنا چاہئے کہ وہ ہماری باتیں سنے۔ اگر یہ حوصلہ نہیں رکھیں گے، ہم تو یہ چاہتے ہیں کہ یہ حکومت پانچ سال پورے کرے اور یہ حکومت جو اپنا وژن لے کر آئی ہے اسے پورا کرے لیکن حکومت حقیقتاً کوئی positive results نہیں دے رہی۔ آج سولہ ماہ ہو گئے ہیں تو کہاں گئی وہ لوڈ شیڈنگ---

جناب سپیکر: میرا خیال ہے کہ اب کافی بات ہو گئی ہے اس لئے آپ تشریف رکھیں۔ آپ کی بات آ گئی ہے اور انہوں نے نوٹ کر لی ہے، ان کے نوٹس میں آ گئی ہے۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! اگر بولنے کی اجازت نہیں ہے---

جناب سپیکر: میں نے آپ کو گزارش کر دی ہے کہ میرے لئے وہ معزز ممبر ہیں۔ وہ جب جی چاہے تشریف لا سکتے ہیں---

(اس مرحلہ پر معزز ممبر سردار شہاب الدین خان احتجاجاً ایوان سے واک آؤٹ کر گئے)

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: اب آپ کیا کہنا چاہتے ہیں؟

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! میں اس حوالے سے کچھ بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: میرا خیال ہے کہ آپ کچھ نہ کہیں تو بہتر بات یہی ہے۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! میں ان کے خلاف بات نہیں کرنے لگا۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ یہ وقفہ سوالات ہے اس کے بعد آپ بات کر لیں۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! استعفوں کا معاملہ آپ کے اور ان ممبران کے درمیان ہے۔ حکومت کا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، بس ٹھیک ہے۔ آپ تشریف رکھیں۔ انہوں نے اپنی بات کر لی ہے۔

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): شکریہ۔ جناب سپیکر! سردار صاحب! استعفوں سے آگے بھی کچھ بات کر رہے تھے تو انہیں بات کرنے دیں۔ سردار صاحب ایوان سے واک آؤٹ کر گئے ہیں لہذا انہیں منانے کے لئے کسی کو بھیجا جائے۔

جناب سپیکر: بات ادھر سے بھی کرنا چاہتے ہیں لیکن میں انہیں وقت نہیں دے رہا کیونکہ جو ایجنڈا آپ نے دیا ہے تو کیا اس کے مطابق آپ مجھے نہیں چلنے دینا چاہتے؟ کل عام بحث ہو گی تو اس وقت بات کر لیں گے۔ وزیر جیل خانہ جات چودھری عبدالوحید صاحب انہیں منا کر لائیں۔

(اس مرحلہ پر وزیر جیل خانہ جات چودھری عبدالوحید سردار شہاب الدین خان کو منانے کے لئے ایوان سے باہر تشریف لے گئے)

وزیر آبکاری و محصولات / خزانہ / قانون و پارلیمانی امور (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر آبکاری و محصولات / خزانہ / قانون و پارلیمانی امور (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): شکریہ۔ جناب سپیکر! آج پرائیویٹ ممبرز ڈے ہے اور سردار صاحب بات کرنا چاہ رہے ہیں تو ہم نے کل جو بحث شروع کی تھی اس حوالے سے عرض ہے کہ وہ ہمارے انتہائی معزز ممبر ہیں جو بات کرنا چاہتے ہیں۔ ہم نے کل بدھ اور پرسوں جمعرات دو دن مزید کل شروع ہونے والی بحث کے لئے رکھے ہیں جس میں ہمارے کافی ممبران نے حصہ لیا۔ اس دوران وہ اپنا point of view دیں اور اس پر بات کریں۔ جہاں

تک سردار صاحب وزیراعلیٰ کے حوالے سے بات کر رہے ہیں تو وزیراعلیٰ صاحب بھی انشاء اللہ تعالیٰ اس ایوان میں اس اجلاس کے دوران تشریف لائیں گے اور اس ایوان میں چلنے والی بحث کو خود wind upکریں گے۔

سوالات

(محکمہ جات خزانہ، امداد باہمی اور اطلاعات وثقافت)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

جناب سپیکر: اب وقفہ سوالات شروع کرتے ہیں۔ پہلا سوال نمبر 2445 ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب کا ہے ان کی طرف سے request آئی ہے کہ اس سوال کو pending کر دیا جائے۔ اگلا سوال میاں طارق محمود صاحب کا ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میرے سوال کا نمبر 3999 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

(بروز منگل مورخہ 20۔ مئی 2014 کے ایجنڈا سے زیرالتواء نشان زدہ سوال)

گجرات: محکمہ اطلاعات کے دفاتر سے متعلقہ تفصیلات

*3999: میاں طارق محمود: کیا وزیر اطلاعات وثقافت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع گجرات میں محکمہ اطلاعات کے کتنے دفاتر کہاں کہاں ہیں؟

(ب) ان میں کتنے ملازم کام کر رہے ہیں، تفصیل عہدہ اور گریڈ وار بتائیں؟

(ج) اس ضلع میں محکمہ کے پاس رجسٹرڈ کون کون سی اخبارات اور رسائل نکلتے ہیں؟

(د) اس ضلع میں محکمہ کی سال 12-2011 اور 13-2012 کی آمدن بتائیں؟

(ہ) اس وقت مذکورہ ضلع میں محکمہ اطلاعات کے کون کون سے منصوبے چل رہے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (رانا محمد ارشد):

(الف) ضلع گجرات میں محکمہ اطلاعات پنجاب کا صرف ایک آفس کام کر رہا ہے۔ جو کہ A-951 جیل روڈ گجرات میں واقع ہے۔

(ب) ضلعی دفتر گجرات میں اس وقت تین ملازمین اپنے فرائض انجام دے رہے ہیں جبکہ انفارمیشن آفیسر(BS-17)، فوٹوگرافر(BS-13)جونیئر کلرک(BS-07)اور نائب قاصد(BS-01)کی ایک ایک اسامی خالی ہے۔ کام کرنے والے ملازمین کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نام اسامی	عہدہ/بعہ سکیل	تعداد
حافظ شہباز احمد	سینئر کلرک(BS-09)	01
غلام غوث	ڈرائیور(BS-04)	01
محمد عمران	چوکیدار(BS-01)	01

(ج) ضلع گجرات میں اس وقت رجسٹرڈ اخبارات، رسائل و جرائد کی کل تعداد 218 ہے۔ جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) چونکہ محکمہ ہذا revenue generate کرنے والا ادارہ نہ ہے اس لئے اس کی کوئی آمدن نہ ہے۔

(ہ) مذکورہ ضلع دفتر اطلاعات میں فی الوقت کوئی منصوبہ زیر تکمیل نہ ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! اس سوال کے جز(ج) میں ہے کہ اس وقت ضلع گجرات میں رجسٹرڈ اخبارات، رسائل و جرائد کی کل تعداد 218 ہے جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کسی بھی اخبار، رسالہ یا جریدے کی اشاعت کے لئے کیا طریق کار ہے اور اس کے لائسنس کے لئے کیا qualification ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات و ثقافت (رانا محمد ارشد): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! وہاں پر 218 اخبارات تو رجسٹرڈ ہیں جو حکومت کے Rules & Regulations کے مطابق آتے ہیں اور انہیں رجسٹرڈ کیا جاتا ہے۔ اس کے بعد مقامی سطح پر ان کی رجسٹریشن بھی ہوتی ہے اور ہمارے ڈی جی پی آر آفس میں بھی ریکارڈ ہوتا ہے۔ اس میں جو بھی criteria مکمل کر لیتا ہے اسے اجازت دے دی جاتی ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میں نے پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے یہی تو پوچھا ہے کہ طریق کار کیا ہے، یہ بتائیں کہ طریق کار کیا ہے اور لائسنس دینے والے کی qualification کیا ہے؟

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ ایسا کریں کہ اس کے salient feature ان کو بتادیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات و ثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! وہ requirement form بھی ہے جس کی Terms & Conditions ہیں۔ جو بھی درخواست دیتے ہیں انہیں پھر بلایا جاتا ہے اور اس کے بعد انہیں permission دے دی جاتی ہے۔۔۔

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میرا بھی ضمنی سوال ہے تو ساتھ ہی اس کا بھی جواب دے دیں۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری صاحب بتائیں کہ کس law کے تحت لائسنس دیئے جاتے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات و ثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! law تو موجود ہے اور میں یہی تو عرض کرنے لگا ہوں کہ جو سوال پوچھا گیا ہے۔۔۔

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! انہیں law کا تو پتا ہی نہیں ہے۔

جناب سپیکر: سندھو صاحب! آپ سن تو لیں ناں۔ وہ بتا رہے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات و ثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! اس حوالے سے law موجود ہے اور اسی Law کے تحت انہیں permission دی گئی ہے جو 218 مقامی اخبارات رجسٹرڈ ہیں۔ اگر وہ کوئی اور ضمنی سوال کرنا چاہتے ہیں۔

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری صاحب کو تو law کے متعلق ہی علم نہیں ہے اس لئے یہ جواب کیا دیں گے؟ اس کا مطلب ہے کہ یہ ایسے ہی آ گئے ہیں اور انہیں کوئی پتا نہیں ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات و ثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے ان کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ کون سے law کی بات کر رہے ہیں کیونکہ law پہلے سے موجود ہے اور اس میں تمام parameters بھی موجود ہیں۔

جناب سپیکر: سندھو صاحب! آپ بغیر permission کیسے بول رہے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! یہ ضمنی سوال کریں میں اس کا جواب دوں گا۔

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! یہ گیلری اس ایوان کا حصہ نہیں ہے۔

جناب سپیکر: آپ کو کس نے کہا ہے؟

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر یہ میں نے کہا ہے۔

جناب سپیکر: کیسے آپ نے یہ نئی بات کر دی ہے؟

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اگر گیلری حصہ ہے تو سیکرٹری اطلاعات کو یہاں پر ان کے ساتھ بٹھادیں۔

جناب سپیکر: جی، یہاں صرف معزز ممبر ہی بیٹھ سکتے ہیں یا ایڈووکیٹ جنرل بیٹھ سکتے ہیں آپ کو پتا ہونا چاہئے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! میں جو عرض کر رہا ہوں کہ پریس لاء موجود ہے جس کے مطابق جو بھی درخواست دیتا ہے وہ Terms & Conditions مکمل کرتا ہے تو اُن کو permission دے دی جاتی ہے۔ اگر تو Terms & Conditions کسی نے مکمل کی ہیں اور اس کو permission نہیں ملی تو وہ مجھے بتائیں کہ یہ permission کیوں نہیں دی گئی یا parameters تبدیل ہوئے ہیں یا کیا reason ہے وہ تو میں بتا سکتا ہوں اگر تو سوال میں لکھا ہوا ہے کہ by-laws کی کاپی پیش کی جائے تو میں وہ بھی پیش کرنے کے لئے تیار ہوں۔

(اس مرحلہ پر وزیر جیل خانہ جات عبدالوحید چودھری ایوان میں تشریف لائے تو
جناب سپیکر نے انہیں واپس بھیجا کہ معزز ممبر کو ساتھ لے کر آئیں)

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میری آپ سے گزارش ہے کہ میرا جو ضمنی سوال آپ نے سنا ہے کیا وہ غلط ہے مجھے صرف اُس کا جواب چاہئے۔ پارلیمانی سیکرٹری محترم رانا ارشد صاحب جو بات کر رہے ہیں مقصد صرف یہ ہے کہ 218 لوگوں کو انہوں نے لائسنس جاری کئے صحافت وہ پیشہ ہے جس میں لوگوں کی راہنمائی بھی کرنی ہوتی ہے ان کے معاملات کو بھی discuss کرنا ہوتا ہے اگر اس طرح لوگوں

کو اُٹھا کر لائسنس issue کر دیں کہ جو چاہے جیسے چاہے وہ لوگ جا کر کرتے رہیں اس کے اوپر کیا طریق کار ہے یہ بتائیں اس کو واضح کریں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبر سردار شہاب الدین خان واک آؤٹ
ختم کر کے ایوان میں واپس تشریف لے آئے)

جناب سپیکر: اگر انہوں نے کوئی غلط لائسنس issue کیا ہے یا آپ کو پتا ہے کہ وہ غلط آدمی ہے تو اس کی نشاندہی آپ کر سکتے ہیں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میں نے صرف یہی پوچھا ہے ابھی تو ان کے پاس چٹ بھی آ گئی ہے یہ طریق کار بتائیں پھر اگلا ضمنی سوال ان کے سامنے پیش کیا جائے گا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! میاں صاحب جو فرما رہے ہیں وہ fresh question بنتا ہے۔ جو سوال لکھا ہوا ہے اس کا جواب موجود ہے اس کے علاوہ جو میاں صاحب کی ڈیمانڈ ہے اس کے لئے by-laws کی کاپی پیش کر دی جائے گی۔

جناب سپیکر: آپ درمیان میں interruption نہ کریں میں آپ کو ایسے اجازت نہیں دے سکتا اور مناسب بھی نہیں ہے آپ ان کے بعد ضمنی سوال کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! اب جو یہاں پر سوال کیا ہے اس کا جواب ہے اب اگر اس کے بعد سندھو صاحب اور کچھ پوچھنا چاہتے ہیں وہ فرمائیں۔ میں ان کی خدمت میں پیش کرنے کے لئے حاضر ہوں لیکن ہمیں بہتری کے لئے اپنا طریق کار تھوڑا سا تبدیل کرنا ہو گا۔

جناب سپیکر: جی، انہیں تھوڑا سا clarify کریں کہ آپ کس طرح انہیں لائسنس جاری کرتے ہیں؟ بات تو اتنی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! یہ سوال کی کاپی آپ کے پاس بھی ہے اور میرے پاس بھی ہے۔ سوال یہاں یہ تھا کہ اس ضلع میں محکمہ کے پاس رجسٹرڈ کون کون سے اخبارات اور رسائل نکلتے ہیں۔ یہ پوچھا گیا ہے اب ان کی تعداد کی detail دے دی گئی ہے اور اس کے بعد فرداً جو process ہے وہ موجود ہے جو parameters ہیں وہ سب کے لئے ایک ہیں۔ میاں صاحب کا یہ سوال بڑا valid ہے کہ اگر کسی کو as a special case ملا ہے تو point out کریں ہم اُن کو

قانون کے مطابق دیکھیں گے اور اگر کسی کو special concession ملی ہے تو ہم اس کو review کریں گے اور میاں صاحب کی خواہش کے مطابق اس کو تبدیل کر لیں گے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میں نے جو ضمنی سوال کیا ہے آپ ماشاءاللہ دوسری دفعہ سپیکر ہیں کیا میرا یہ ضمنی سوال نہیں بنتا؟ صرف میں یہ آپ سے پوچھتا ہوں اگر یہ بنتا ہے تو کیا ان کے پاس جواب نہیں ہے یا تو pending کروا دیں جب یہ چاہیں گے جواب لے آئیں مجھے بتا دیں جواب تو ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر: جی، pending تو اس صورت میں ہو گا جو آپ اب کہیں گے کہ فلاں لائسنس جو انہوں نے غلط جاری کئے ہیں اس کی تصدیق نہیں کی جاتی۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میں اس وقت یہ کہوں گا جب یہ بتائیں گے کہ اس کا طریق کار کیا ہے۔

جناب سپیکر: جی، طریق کار تو انہوں نے بتا دیا ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! ریکارڈ میں جو لکھا ہے اس کی پارلیمانی سیکرٹری اور منسٹر صاحب کے پاس information ہونی چاہئے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! جب میاں صاحب نے سوال خود دیا ہے اگر یہ چیز وہ بھی ساتھ mention کر دیتے کہ اس کا طریق کار اور parameters بھی بتائے جائیں تو میں وہ بھی عرض کر دیتا ہوں اب جو یہ ضمنی سوال کر رہے ہیں یہ fresh question بنتا ہے۔

جناب سپیکر: ضمنی سوال یہ پوچھ سکتے ہیں ایسی کوئی بات نہیں ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! میں یہی عرض کر رہا ہوں کہ اُس کا قانون و parameter موجود ہے اس کے مطابق ہی سب کو لائسنس ملے ہیں اور اگر کسی کو as a special case ملا ہے یا قانون کی violation ہوئی ہے، موجودہ by-laws میں کوئی violation ہوئی ہے تو وہ یہ point out کر دیں تاکہ ہم اس میں ترمیم کر لیں یا اس کو review کر لیں یا دیکھ لیں۔

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، ضمنی سوال غور سے سنیں۔

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! محترم پارلیمانی سیکرٹری صاحب بتائیں کہ لائسنس کے لئے qualification or disqualification کیا ہے؟

جناب سپیکر: جی، وہ لائسنس کی qualification or disqualification کے بارے میں پوچھ رہے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! اخبار کا declaration متعلقہ ڈی سی او نے جاری کرنا ہوتا ہے اور جو tackle ہے وہ حکومت پاکستان نے declare کرنا ہوتا ہے اور پی آئی ڈی ڈیپارٹمنٹ ہے جو یہ دیتا ہے۔

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): میں نے qualification or disqualification کا پوچھا ہے۔ میں نے یہ نہیں پوچھا کہ کس نے جاری کرنا ہوتا ہے۔ میں یہ پوچھ رہا ہوں کہ اُس کی qualification کیا ہے؟ موصوف بتائیں کہ qualification or disqualification کس کو کہتے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! وقت کے ساتھ ساتھ اس میں بہت سی amendments لائی ہوں گی۔ میرے معزز ممبر اگر کوئی چیز propose کرتے ہیں کہ یہ ہونا چاہئے تو اس کے مطابق ہم تبدیلی لے آئیں گے۔ اب parameters موجود ہیں، قانون موجود ہے اس سے ہم پیچھے تو نہیں جا سکتے اور اگر کوئی special case ہے تو وہ مجھے ضرور point out کر دیں اس کو ہم as a special دیکھ یا بلا بھی لیں گے۔ اب میری سمجھ سے یہ بات بالاتر ہے کہ جو سوال ہے اس کے مطابق تو ہم جواب دے رہے ہیں اگر کوئی fresh question دینا چاہتے ہیں یا information لینا چاہتے ہیں تو ہم انشاء اللہ ضرور دیں گے اجلاس کے بعد آج ہی ہم ان کو provide کر دیں گے۔

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میرے سوال کا جواب نہیں آیا میری گزارش سن لیں---

جناب سپیکر: وہ کہہ رہے ہیں کہ جو اُس criteria پر پورا نہیں اُترتا، قاعدہ قانون جو بنایا ہوا ہے لائسنس کے لئے وہ یہ بتا رہے ہیں کہ اس پر جو پورا نہیں اُترے گا اُس کو نہیں ملے گا۔

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر میری ایک عرض سن لیں your honour please don’t come for the rescue of the Parliamentary Secretary اور پہلے ہی ہمارے ساتھ بہت کچھ ہو چکا ہے تو much water has flown اب ہمیں چاہئے کہ ہم سیدھے راستے پر آ جائیں اور یہ جو parameters کی بات کر رہے ہیں ان کو کہیں کہ یہ licensing کے parameters بتا دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات و ثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! اگر اب یہ declaration متعلقہ ڈی سی او نے دینی ہے تو وہاں پر اس کی فیس ہے، اس کا فارم fill ہوتا ہے اور تمام terms and conditions مکمل کرنا پڑتی ہیں۔ کچھ لوکل اخبار ہیں اور کچھ نیشنل level کے ہیں۔ ہمارا جو 2002 کا آرڈیننس ہے اس کے مطابق ان کو دیکھا جاتا ہے، permission بھی دی جاتی ہے اور جو لوکل ہیں ان کے parameters الگ ہیں۔ سندھو صاحب کون سا پوچھنا چاہتے ہیں؟ اگر نیشنل اخبار میں کسی کو permission غلط ملی ہوئی ہے اور ان کے پاس کوئی specific case ہے تو ہمیں بتائیں۔

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اس سوال کو pending کر لیا جائے کیونکہ پارلیمانی سیکرٹری صاحب اس کا جواب نہیں دے سکے۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ آپ کیا کرتے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! میں کون سا جواب نہیں دے سکا؟ جو سوال دیا گیا ہے اس کے مطابق میں نے جواب دیا ہے۔

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری صاحب بالکل تیاری کر کے نہیں آئے۔

جناب سپیکر: چلیں، آئندہ تیاری کر کے آپ کو بتا دیں گے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! ہم تیاری کر لیا کریں گے ہمیں پتا چل گیا ہے اور ہم سندھو صاحب سے وہ guideline لے لیا کریں گے جو وہ فرما رہے ہیں۔ کاش بہتر ہوتا کہ سندھو صاحب خود اپنا سوال دیتے، ہم ان کو جواب دیتے اور ان کو clear کرتے۔ یہ میرے بھائی ہیں سوال کا جواب لینا ان کا حق ہے لیکن کتنا بہتر ہوتا کہ وہ ہمیں پہلے بتا دیتے تاکہ ہم وہ

information جو وہ چاہ رہے ہیں ان کی خدمت میں پیش کر دیتے۔ انشاء اللہ ہم ان کو satisfy کریں گے یہ ہمارے بھائی ہیں اور ان کو جو بھی further information چاہئے وہ ہم ان کو دیں گے۔

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! یہ ایوان میں satisfy کریں، باہر بیٹھ کر نہ کریں۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میں معذرت کے ساتھ یہ بات on record کرنا چاہتا ہوں کہ اگر منسٹر اور پارلیمانی سیکرٹری proper جواب نہیں دے سکتے تو یہ سیشن میں مت آیا کریں۔

جناب سپیکر: نہیں، ایسی بات نہیں ہے۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! حکومتی بنچوں سے یہ باتیں آرہی ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: سوالات میں کوئی ایسی بات نہیں آرہی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! ہم اس کے پابند ہیں کہ جو انہوں نے سوال پوچھا ہوتا ہے ہم وہی جواب دیں۔ اگر انہیں کوئی اور چیز چاہئے تو یہ نیا سوال دے دیں ان کا بالکل حق ہے کہ ہم سے جواب لیں اور ہم جواب دینے کے لئے تیار ہیں۔

سردار شہاب الدین خان: ہمارے سوالات kill کر دیئے جاتے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: سردار صاحب! آپ ایسے ہی الزام نہ لگائیں، ایسے نہیں ہوتا۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! یہ ریکارڈ میں ساتھ لایا ہوں۔ میرے پاس سوالات اور تحاریک التوائے کار ہیں، ان سب کو kill کر دیا جاتا ہے۔ میں یہ بات on record بتا رہا ہوں، صرف حکومتی بنچوں کے بزنس کو لیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ کیا ڈاکٹر نوشین حامد گورنمنٹ کی ممبر ہیں؟ ایسے تو نہ کریں۔ جو طریق کار ہے اس کے مطابق ہی وہ چلتے ہیں، آپ انتظار کریں، آپ کی باری آسکتی ہے۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ Question Hour میں ہمارے سوالات کیوں kill کر دیئے جاتے ہیں؟

جناب سپیکر: نہیں کئے جاتے، ایسا نہیں ہوتا۔ میں آپ کی بات کیسے مانوں، مہربانی کریں۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! جب ہمیں بات ہی نہ کرنے دی جائے۔۔۔

جناب سپیکر: کیوں نہ کرنے دی جائے یہ کیا بات ہوئی؟ اگلا سوال محترمہ عائشہ جاوید کا ہے۔

محترمہ عائشہ جاوید: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 268 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

(بروز بدھ مورخہ 28- مئی 2014 کے ایجنڈا سے زیر التواء نشان زدہ سوال)

لاہور: ایل ڈی اے ایمپلائز ہاؤسنگ سکیم کے جنرل باڈی کے انتخابات سے متعلق تفصیلات

*268: محترمہ عائشہ جاوید: کیا وزیر امداد باہمی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ایل ڈی اے ایمپلائز ہاؤسنگ سکیم ٹھوکر نیاز بیگ کے قیام کا عرصہ اور آج تک ہونے والے جنرل باڈی کے الیکشن کی تعداد اور تاریخ بیان فرمائیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ یکم مئی 2011 کو جنرل باڈی کے الیکشن میں منتخب ہونے والے امیدوار سابقہ جنرل باڈی یا ایڈمنسٹریٹر کی باڈی میں بھی خدمات انجام دے چکے ہیں۔ ان کے نام اور عرصہ سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ افراد میں سے اکثر سابقہ ادوار میں بدعنوانی میں ملوث پائے گئے اور ان میں سے جن افراد کو محکمہ نے نکال دیا تھا ان افراد کے ناموں سے آگاہ کریں؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ آخری منتخب شدہ جنرل باڈی کے خلاف محکمہ نے بدعنوانی پر انکوائری شروع کی تو تمام عہدیداران مستعفی ہو گئے اس کی وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ):

(الف) سوسائٹی ہذا کو قیام پذیر ہوئے تقریباً 33 سال ہو چکے ہیں جبکہ آج تک ہونے والے جنرل باڈی کے الیکشن کی مکمل تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) درست نہ ہے۔

(ج) درست نہ ہے۔

(د) عہدیداران کی ذاتی مصروفیات کی بناء پر اور باہمی تفاوت کی بنیاد پر استعفے دیئے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ عائشہ جاوید: جناب سپیکر! سوال کے جز (د) میں پوچھا گیا تھا کہ کیا یہ بھی درست ہے کہ آخری منتخب شدہ جنرل باڈی کے خلاف محکمہ نے بدعنوانی پر انکوائری شروع کی تو تمام عہدیداران مستعفی

ہو گئے؟ جواب دیا گیا کہ یہ اپنی ذاتی مصروفیات کی وجہ سے مستعفی ہوئے ہیں۔ میں یہ پوچھنا چاہوں گی کہ 2011 سے اگر ان کی باڈی نہیں بنی اور اب 2014 ہے تو کیا یہ بغیر باڈی کے کام کر رہے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، چنڑ صاحب!

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! انہوں نے کہا کہ اس میں کرپشن ہوئی ہے اور یکم مئی 2011 کی جنرل باڈی کی جو انتظامیہ تھی کیا اس کو برطرف کیا گیا؟ اس میں انکوائری ہوئی تھی، LDA Employees Cooperative Housing Society 10-3-1980 کو وجود میں آئی جس کا ابھی تک نقشہ پاس نہیں ہوا۔ مختلف الیکشن بھی ہوتے رہے جبکہ سوسائٹیز کے الیکشن نہ ہوئے۔ اس میں چھ ایڈمنسٹریٹر تعینات ہوئے اور پانچ Care Taker Committees بنیں۔ ہم نے اس میں rule 43 کے تحت انکوائری کروائی، اس میں کچھ بدعنوانی پائی گئی، ان کو 50-A کے تحت طلب کیا گیا اور ان کی اگلی پیشی 8-11-2014 کو ہے۔ اب نیب میں فیصلہ ہو گا اور جنہوں نے بدعنوانی کی ہے ان کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔ اس وقت تک 17 کروڑ روپے کی بدعنوانی سامنے آئی ہے اور 62 لوگوں کو طلب کیا گیا ہے جن کے خلاف کارروائی کی جارہی ہے۔ اس میں کچھ ریٹائرڈ جنرل ہیں اور کچھ بیوروکریٹس بھی ہیں جن کے خلاف عدالت میں کارروائی ہو رہی ہے۔

جناب سپیکر: آپ بیوروکریٹس کی جگہ سرکاری افسران ہی کہہ دیں کیونکہ بیوروکریٹس لفظ ٹھیک نہیں ہے۔

محترمہ عائشہ جاوید: جناب سپیکر! میں ان کے جواب سے بالکل متفق ہوں۔ میں صرف یہ چیز point out کرنا چاہ رہی ہوں کہ جو منسٹر صاحب جواب دے رہے ہیں وہ بالکل صحیح ہے اور انہوں نے میرے سوال کے مطابق ہی جواب دیا ہے جبکہ محکمہ یہ حقیقت ماننے سے انکاری ہے وہ کہہ رہا ہے کہ عہدیدار ذاتی مصروفیات کی وجہ سے مستعفی ہوئے ہیں۔ میں نے یہاں یہ کہا تھا کہ کرپشن اور بدعنوانی کے اوپر ان کی انکوائری شروع ہوئی ہے اور محکمہ یہ بات کیوں لکھ کر دے رہا ہے؟ محکمہ کا جواب غلط ہے اور میری آپ کی وساطت سے یہ گزارش ہو گی کہ محکمے سے پوچھا جائے کہ انہوں نے غلط جواب کیوں دیا ہے؟ منسٹر صاحب کی information ٹھیک ہے جبکہ محکمے نے جواب غلط دیا ہے۔

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! انہوں نے یکم مئی 2011 کے بارے میں پوچھا تھا کہ کیا یہ درست ہے کہ یکم مئی 2011 کو جنرل باڈی کے الیکشن میں منتخب ہونے والے امیدوار

سابقہ جنرل باڈی یا ایڈمنسٹریٹر کی باڈی میں بھی خدمات انجام دے چکے ہیں ان کے نام اور عرصہ سے آگاہ فرمائیں؟ تو یہ درست نہیں ہے۔ باقی ہم نے جو انکوائری کی ہے میں نے اس بارے میں ایوان میں عرض کر دیا ہے کہ اس میں 62 افراد شامل ہیں ان کو ہم نے سیکشن 43 کے تحت طلب کیا ہے اور 50-A کے تحت کارروائی کر رہے ہیں۔

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں انتہائی احترام سے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ویسے جو کچھ ہماری کارگزاری ہے وہ بھی سامنے ہی ہے لیکن اگر ان کا جواب ملاحظہ فرمائیں تو اس کو کہتے ہیں کہ "سوال گندم جواب چنا" سوال کچھ ہے اور جواب کچھ ہے۔ جو میرے معزز بھائی ہیں میں اُن سے بھی یہ درخواست کروں گا کہ سارا دن---

جناب سپیکر: آپ ضمنی سوال کریں آپ کیا شروع کر دیتے ہیں؟

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں نے ضمنی سوال کیا ہے میری عرض سن لیں---

جناب سپیکر: آپ سنائیں۔

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب! خدا کے لئے آپ ایوان کو اس طرح bulldoze نہ کیا کریں---

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ آپ اس طرح بات نہ کیا کریں، آپ غلط کرتے ہیں، صرف ضمنی سوال پر آئیں۔

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں ضمنی سوال کر رہا ہوں۔ آپ پہلے میری بات تو سن لیں---

جناب سپیکر: ہر بات عجیب کرتے ہیں۔

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! پہلے میں ضمنی سوال کرتا ہوں اس کے بعد بات کروں گا۔ اگر میرے معزز ممبران نہیں چاہتے کہ یہاں ایوان میں سوسائٹی ہذا کی تفصیل آئے اور بیوروکریسی تفصیل دے تو مجھے تو کوئی اعتراض نہیں ہے۔ میں نے اپنا فرض پورا کرنا ہے---

جناب سپیکر: آپ اپنا فرض پورا کریں اور ضمنی سوال کریں تاکہ میں اُن سے پوچھوں۔

چوہدری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! یہ مجھے فرما دیں کہ یہ لکھا ہے کہ، سوال تو میں تب کروں جب مجھے آپ عرض کرنے دیں۔ آپ جناب! اُسی وقت آ جاتے ہیں۔ دیکھیں! خدا کے واسطے ایسے نہ کریں۔ سوسائٹی ہذا کو قیام پذیر ہوئے تقریباً 33 سال مکمل ہو چکے ہیں جبکہ آج تک ہونے والے جنرل باڈی کے انتخابات کی مکمل تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے تو میں نے پوچھنا تھا کہ وہ ایوان کی کون سی میز ہے تاکہ میں ادھر سے جا کر دیکھ لوں۔۔۔

جناب سپیکر: مجھے افسوس ہے اگر آپ کو یہ نہیں پتا کہ ایوان کی میز کدھر ہے؟

چوہدری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ کسی کو بھیجیں، مجھے افسوس ہے کہ جو ایوان کی میز ادھر ہے، حالانکہ میز تو ہے ہی نہیں اور نہ ہی آپ نے بننے دینی ہے لیکن یہ ہے کہ۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کیا بات کرتے ہیں، ادھر اُدھر کی بات مت کریں۔ آپ مہربانی کریں، یہ میز ہے، آپ ادھر آ کر پتا کریں۔

محترمہ عائشہ جاوید: جناب سپیکر! تفصیل میرے پاس ہے۔

جناب سپیکر: ان کو کیسے بتائیں کہ ایوان کی میز کدھر ہے، آج انہوں نے یہ بات بھی پوچھی ہے۔

چوہدری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! یہ تفصیل میرے پاس تو نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، نہیں۔ ایوان کی میز ادھر ہے، آپ ایوان کی میز نہیں ہیں۔ جس کا سوال ہے انہوں نے اس کو جواب پہنچا دیا ہے۔ آپ کی مہربانی آپ ضمنی سوال کریں، کیا کرنا چاہتے ہیں؟

چوہدری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں ضمنی سوال کرنے لگا ہوں۔ آج تو پرائیویٹ ممبرز ڈے ہے۔ آج تو بہت ٹائم ہے، جلدی کس بات کی ہے۔۔۔

جناب سپیکر: Question Hour ایک گھنٹہ ہوتا ہے آپ کو پتا ہونا چاہئے۔

چوہدری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ اس کو چار گھنٹے تک بھی لے کر جا سکتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، آپ بات کریں۔

چوہدری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! کوئی ایسی بات نہیں، آپ بات کرنے دیا کریں۔ یہ جو Question Hour کے ساتھ بھی ہو رہا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: آپ دوسروں کا ٹائم نہ لیں، ان کا بھی ٹائم ہے۔

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ابھی میرے محترم بھائی نے کہا ہے کہ اس میں کچھ بیوروکریٹس ہیں اور کچھ دوسرے ہیں۔ حالانکہ محترم بہت اچھے منسٹر ہیں اور میرے لئے انتہائی قابل احترام ہیں لیکن اس ایوان کے knowledge کے لئے عرض ہے کہ ایل ڈی اے میں کیا ہو رہا ہے یہ ساری تفصیلات میں one by one ذرا ان کے نام بتائیں تاکہ پتا چلے کہ کون کون سے ہیں اور ان کو کیا کیا سزائیں دی گئی ہیں؟

جناب سپیکر: جی، وزیر موصوف! بتائیں۔

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! ابھی تک یہ معاملہ عدالت میں زیر سماعت ہے اور عدالت میں موجود ہے اس کی date of hearing 18-11-2014 ہے۔

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! یہ سوال pending کر لیں تو next session میں۔۔۔

جناب سپیکر: کیا pending کا اختیار ان کے پاس ہے؟

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ کے پاس ہے۔ ایک تو گزارش یہ ہے کہ میں آپ کا تابعدار بھی ہوں لیکن آپ کو شک پڑ جاتا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: آپ میرے لئے بہت قابل احترام ہیں۔

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! مجھے امید ہے کہ بات کروں گا تو آپ بات سنیں گے۔۔۔

جناب سپیکر: ماشاء اللہ آپ بہت پڑھے لکھے ہیں اس میں کوئی شک کی بات نہیں ہے۔

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! یہاں ان پڑھ اور پڑھے لکھے کا کوئی فرق ہے اور ادھر نہ کوئی پڑھائی کا فائدہ ہے بلکہ ادھر ان پڑھ زیادہ بہتر ہیں۔

جناب سپیکر: بڑے افسوس کی بات ہے، آپ ایسی بات کر رہے ہیں۔

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں صحیح بات کر رہا ہوں، میں جو کچھ دیکھ رہا ہوں وہ یہی ہے۔ میں نہایت احترام سے دوبارہ عرض کرتا ہوں کہ آپ اس سوال کو pending کر دیں

اور میرے محترم بھائی کو کہیں کہ جو allegation ہے اور جو انکوائری کی proceeding اب تک ہوئی ہے وہ ایوان میں آ جائے تاکہ یہ ایوان دیکھ لے کہ کیا ہوا ہے اور کیا نہیں ہوا، اگر آ جائے گا تو اس میں کیا فرق پڑے گا؟

جناب سپیکر: وہ پتا چل جائے گا، وہ بتا دیں گے جو رزلٹ آئے گا۔

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! بتا نہیں دیں گے یہ اس وقت ایوان کو بتائیں۔ میری بات سنیں کہ majority is the authority، اگر میرا point غلط ہے تو پھر آپ voting کرا لیں۔ اگر یہ میرے بھائی نہیں چاہتے تو ٹھیک ہے اور آپ نہ رکھیں۔۔۔

جناب سپیکر: کس چیز کی voting؟ اگر آپ کے خلاف ووٹنگ ہوئی تو پھر آپ کیا کریں گے؟

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں پھر اپنی بات واپس لے لوں گا اور پھر میڈیا کو بتاؤں گا۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کی مہربانی، ایسے سوال pending نہیں ہوتے۔

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! دیکھیں! اس پر ووٹنگ کروائیں، اگر میں ہار گیا تو۔۔۔

جناب سپیکر: آپ یہ کیسے کر سکتے ہیں، آپ کے پاس ایسا کون سا قانون ہے؟ آپ اچھے قانون دان ہیں۔ آپ کی بڑی مہربانی. let me proceed on this

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ایل ڈی اے میں ایک فراڈ ہوا ہے، اس میں کرپشن ہوئی ہے اور یہ کرپشن کی آماجگاہ ہے اور اس کی انکوائری کی رپورٹ ایوان میں آنی چاہئے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، جب انکوائری مکمل ہو جائے گی تو اس کی مکمل تفصیل منسٹر صاحب ایوان میں آکر بتائیں گے۔

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! میری request بھی سن لیں۔

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال بھی محترمہ آپ کا ہے۔ سوال نمبر بولئے گا۔

محترمہ عائشہ جاوید: جناب سپیکر! سوال نمبر 269 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

(بروز بدھ مورخہ 28- مئی 2014 کے ایجنڈا سے زیر التواء نشان زدہ سوال)

لاہور: نقشہ کی منظوری کے بغیر چلنے والی ایل ڈی اے ایمپلائز ہاؤسنگ سکیم کی تفصیلات

*269: **محترمہ عائشہ جاوید:** کیا وزیر امداد باہمی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ایل ڈی اے ایمپلائز ہاؤسنگ سکیم ٹھوکر نیاز بیگ کا نقشہ آج تک متعلقہ محکمہ سے منظور نہ ہوا ہے؟

(ب) قیام سے آج تک کتنی دفعہ مذکورہ سکیم کا نقشہ تبدیل کیا گیا اس کی وجوہات اور تاریخ بیان فرمائیں؟

(ج) اگر سوسائٹی کا نقشہ آج تک پاس نہ ہوا ہے تو اس کی الاٹمنٹ اور دیگر کام کس اتھارٹی کے تحت کس نے کئے؟

(د) نقشہ کی تبدیلی ایڈمنسٹریٹر کے دور میں ہوئی یا سوسائٹی انتظامیہ کے دور میں ہوئی؟

(ہ) آج تک تبدیل ہونے والے نقشہ جات کی نقول ایوان میں پیش کی جائیں؟

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ):

(الف) درست ہے۔

(ب) سوسائٹی ہذا کا نقشہ پاس نہ ہوا ہے۔

(ج) انتظامیہ نے بائی لاز کے مطابق عمل سرانجام دیا ہے۔

(د) سوسائٹی ہذا کا نقشہ پاس نہ ہوا ہے۔

(ہ) سوسائٹی ہذا کا نقشہ پاس نہ ہوا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ عائشہ جاوید: جناب سپیکر! محکمہ اس میں کہہ رہا ہے کہ درست ہے کہ ایل ڈی اے ایمپلائز ہاؤسنگ سکیم کا نقشہ پاس نہیں ہوا۔ مجھے سمجھ نہیں آ رہی کہ میں سوال کیسے کروں کہ یہ کون سی سوسائٹی ہے۔ ایل ڈی اے تو لوگوں کو خود نقشے پاس کروائے بغیر کسی کو اجازت نہیں دیتا اور اگر ان کی اپنی ہاؤسنگ سکیم کا نقشہ پاس نہیں ہوا تو یہ کیسے اس پر کام چلا رہے ہیں؟ اگلے سوال میں انتظامیہ نے By-laws کے مطابق عمل سرانجام دیا ہے تو By-laws آپ کو کیسے اجازت دے دیتے ہیں اگر آپ کا نقشہ پاس ہی نہیں ہوا؟ کیا مجھے منسٹر صاحب یہ ذرا بتانا پسند کریں گے۔

جناب سپیکر: وہ پوچھ رہے ہیں کہ پھر نقشہ کیسے پاس ہوا؟

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! یہ درست ہے کہ اس سوسائٹی کا نقشہ آج تک پاس نہیں ہوا لیکن 1984 میں ایک نقشہ ایل ڈی اے میں منظوری کے لئے جمع کروایا گیا لیکن ایل ڈی اے کے اعلیٰ افسران میں نقشہ منظور نہ ہوا۔ بہرحال By-laws کے تحت یہ پلاٹ الاٹ ہوئے ہیں اور اس کے بعد پھر By-laws جو اشتہار کوآپریٹو نے جاری کئے تھے اس کے مطابق پھر اس پر عمل کیا جا رہا ہے اور اس کے تحت یہ پلاٹ الاٹ کئے جا رہے ہیں۔ اس میں کٹوتی بھی کی گئی ہے اور سنگین نوعیت کے الزامات کی نشاندہی کی گئی ہے یہ 2011-07-05 کو رپورٹ پیش کی ہے انکوائری زیر دفعہ 43 کوآپریٹو سوسائٹی ایکٹ 1925 کی رپورٹ میں پلاٹوں پر غیر قانونی کٹوتی لگانے کے علاوہ سنگین نوعیت کے الزامات کی نشاندہی کی گئی ہے۔ اس پر کورٹ میں معاملہ چل رہا ہے اور اس کی 2014-11-18 کو date of hearing ہے اور اس میں جتنے بھی ڈیفالٹرز ہیں اور جنہوں نے بدعنوانی کی ہے ان کے خلاف سخت سے سخت کارروائی کی جائے گی۔

محترمہ عائشہ جاوید: جناب سپیکر! مجھے سمجھ نہیں آئی ہے کہ کیا منسٹر صاحب ابھی نقشے کے متعلق کہہ رہے ہیں؟

جناب سپیکر: وہ کہہ رہے ہیں کہ By-laws کے مطابق وہ بن گیا ہے لیکن ابھی کسی جگہ پر معاملہ pending بھی ہے اور انکوائری ہو رہی ہے اس کے بعد آپ کو بتادیں گے۔

محترمہ عائشہ جاوید: جناب سپیکر! میرا سوال یہ تھا کہ نقشے کے بغیر By-laws میں construction کی اجازت ہے؟

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! بالکل اجازت نہیں ہے۔ ایل ڈی اے میں کیونکہ طاقتور لوگ بیٹھے ہیں، اس کے administrators بھی طاقتور ہیں اور میں ایوان میں کہہ رہا ہوں کہ ایل ڈی اے سوسائٹی میں کرپشن بہت زیادہ ہے، غریبوں کے حق مارے جا رہے ہیں اور ان سے زیادتی ہو رہی ہے۔ اس وقت جو عدالتوں میں کیس زیر سماعت ہو رہا ہے میں آپ کو یقین دہانی کراتا ہوں کہ جو ملزمان ہیں ان کے خلاف سخت سے سخت کارروائی کی جائے گی، ان کو جرمانہ بھی کیا جائے گا اور ان کو جیل بھی بھجوایا جائے گا۔

جناب سپیکر: جی، اب آپ مطمئن ہیں۔

محترمہ عائشہ جاوید: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے؟

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میرا بھی ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! ہم نے آپ کو ابھی دیکھا ہے welcome ابھی آپ تشریف رکھیں کیونکہ انہوں نے پہلے ضمنی سوال کی بات کی ہے. let him speak first جی، سردار صاحب! فرمائیں۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میرا اسی سے متعلقہ ضمنی سوال یہ ہے کہ ابھی محترم منسٹر صاحب نے فرمایا کہ ان کو جلد از جلد سزا دی جائے گی تو سوال یہ ہے کہ اس سوسائٹی کو قیام پذیر ہوئے کتنی دیر ہو گئی ہے؟

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! 34 سال ہو گئے ہیں۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! 24 سالوں میں اگر ان کو۔۔۔

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! میں 34 سال کی بات کر رہا ہوں، 24 سال کی بات نہیں کر رہا۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! کتنے دکھ کی بات ہے کہ یہ ایوان صوبہ پنجاب کا سب سے معتبر ایوان ہے۔ اس کے اندر موصوف کھڑے ہو کر فرما رہے ہیں کہ ایل ڈی اے میں بہت غلطیاں ہیں اور وہ 24 سال میں نہیں نکال سکے تو یہ ابھی کیسے نکال سکیں گے۔ 24 نہیں شاید 34 سال میں وہ نہیں کر سکے تو یہ کیسے کریں گے؟

جناب سپیکر: وہ چیمہ صاحب بتائیں گے کہ انہوں نے کیا کیا ہے،

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میرا سوال یہ ہے کہ ہمیں یا اس ایوان کو کمزوری نہ دکھائی جائے۔ ہمیں ایک ٹائم لائن دی جائے یعنی دو مہینے، چار مہینے یا سال کے اندر، یہ 34 سال کی جو غلطی چلی آرہی ہے اس کی تلافی کی جائے تاکہ ہمیں بھی پتا لگے کہ یہ ایوان کچھ کر رہا ہے۔ یہاں صرف تقریریں کرنے سے غلطی صحیح نہیں ہوتی۔

جناب سپیکر: چلیں! ٹھیک ہے ابھی پوچھتے ہیں۔ جی، وزیر موصوف! فرمائیں۔

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! میری درخواست یہ ہے کہ یہ سوال سٹینڈنگ کمیٹی کے سپرد کیا جائے جو ہماری سوسائٹی کی کمیٹی بنی ہوئی ہے یا پھر ایک سب کمیٹی بنا دیں۔

جناب سپیکر: نہیں، کمیٹی کیوں بنا دیں۔ آپ کس بات کا علاج ہیں؟ آپ حکومت ہیں۔

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! میں نے عرض کیا ہے کہ ۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، جو کچھ کرنا ہے آپ نے اس کا کام کرنا ہے۔ اس بات کو جلد از جلد نمٹائیں۔

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! میری درخواست یہ ہے کہ اس کو سٹینڈنگ کمیٹی کے سپرد کیا جائے تاکہ اس کی مکمل چھان بین کی جائے کہ 34 سال میں یہ نقشہ approve کیوں نہیں ہوا، آخر اس میں کیا خامی تھی، کیا کوتاہی تھی کہ ایل ڈی اے نے نقشہ approve نہیں کیا؟ میں تو یہ بھی کہوں گا کہ اس میں ایل ڈی اے کی کوتاہی، غفلت اور لاپرواہی ہے لہذا میری آپ سے استدعا ہے humble submission ہے کہ اس کو متعلقہ سٹینڈنگ کمیٹی کے سپرد کیا جائے اور تمام معاملات ایوان کے سامنے لائے جائیں۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! اس معاملے کو 34 سال ہو گئے ہیں۔

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ): ان 34 سالوں میں مختلف حکومتیں آئی ہیں، سب سے کوتاہی ہوئی ہے۔

جناب سپیکر: On the request of the Minister اس معاملے کو کمیٹی کے سپرد کر دیتے ہیں۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! جب یہ 34 سال میں کچھ نہیں کر سکے اب کیا کریں گے؟

جناب سپیکر: تشریف رکھیں۔ .Order in the House میں تو کہتا ہوں پہلے آپ اس کو اپنے طور پر دیکھیں۔ (قطع کلامیاں)

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! یہ میری بات خاموشی سے سن لیں کہ 34 سال ہماری حکومت نہیں تھی، اس دوران مختلف حکومتیں آتی رہی ہیں، اگر پچھلے 34 سال میں کچھ نہیں ہو سکا تو ان ایک دو سالوں میں اس کا کیا ہونا تھا۔ آپ ہمیں ٹائم دیں، ہم اس معاملے کو دیکھتے ہیں۔

جناب سپیکر: چنڑ صاحب! آپ اس پر initiative لیں یہ تو بات ٹھیک نہیں ہے کہ آپ کے سامنے کرپشن ہو اور آپ بیٹھے دیکھتے رہیں۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! وزیر موصوف کو سوال کا جواب تو دینے دیں۔

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! جو سوال تھا اس کا میں نے جواب دے دیا ہے اور میں نے اپنے محکمہ کی کمزوری بھی ایوان میں بتا دی ہے۔

جناب سپیکر: اس کمزوری کو دور کر کے بتائیں۔

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! میں نے جھوٹ نہیں بولا، میں نے سچ کہا ہے اور ایوان میں مجھے سچی بات کرنی چاہئے اس لئے میں نے ایوان میں سچی بات کی ہے کہ اس معاملے میں ایل ڈی اے کا قصور ہے۔

جناب سپیکر: آپ اگلے اجلاس میں اس کی تفصیل بتا دیں۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! یہ حکومت کے واحد وزیر ہیں جو سچ بول رہے ہیں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میری آپ سے گزارش ہو گی کہ جس قسم کا معاملہ سامنے آیا ہے اس پر ایوان کی ایک کمیٹی بنا دی جائے تاکہ اس معاملے کو resolve کیا جا سکے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ آپ تشریف رکھیں، میں خود اس پر کمیٹی بنا دوں گا۔ اس سوال کو اگلے اجلاس تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: شکر ہے کہ آج آپ آ گئے ہیں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! کوئی مجبوری بھی ہوتی ہے ورنہ میرے سے زیادہ حاضر باش اس ایوان میں اور کوئی نہیں ہے۔

جناب سپیکر: مجھے یہی تو احساس تھا کہ کل آپ کیوں تشریف نہیں لائے؟

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! مجبوری تھی ایک بزرگ فوت ہو گئے تھے۔ ابھی جو زیر نظر سوال ہے۔۔۔

جناب سپیکر: آپ میری بات سنیں، وہ سوال تو pending ہو چکا ہے۔ اب اگلے سوال پر آپ ضمنی سوال کر لیں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! آپ میری بات کو ریکارڈ پر تو لے آئیں وزیر موصوف نے فرمایا ہے کہ یہ کوتاہی ہے، یہ فلاں ہے---

جناب سپیکر: وہ ریکارڈ پر آ چکا ہے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! وہ فرما رہے ہیں کہ اختیارات کا ناجائز استعمال کیا گیا ہے، میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ ایل ڈی اے والے زیادہ طاقتور ہیں یا قانون زیادہ طاقتور ہے؟

جناب سپیکر: میں اس سلسلے میں ایک کمیٹی بنا رہا ہوں، آپ تشریف رکھیں۔ اگلا سوال نمبر 110 میاں نصیر احمد صاحب کی طرف سے ہے--- تشریف نہیں رکھتے اس لئے یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1179 محترمہ عائشہ جاوید صاحبہ کا ہے--- تشریف نہیں رکھتیں، اس لئے یہ سوال بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1715 ڈاکٹر نوشین حامد صاحبہ کا ہے--- تشریف نہیں رکھتیں اس لئے یہ سوال بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 271 جناب فیضان خالد ورک صاحب کا ہے--- تشریف نہیں رکھتے لہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1201 بھی جناب فیضان خالد ورک صاحب کا ہے--- تشریف نہیں رکھتے اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ محترمہ نگہت شیخ صاحبہ!

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! سوال نمبر 2749 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں آرٹ گیلریز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2749: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر اطلاعات و ثقافت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ پنجاب میں کل کتنی آرٹ گیلریز کن کن اضلاع میں موجود ہیں؟

(ب) ضلع لاہور میں کل کتنی آرٹ گیلریز ہیں نیز یہ کس کس جگہ پر موجود ہیں؟

(ج) ضلع لاہور میں آرٹ گیلریز کا انتظام کس کے سپرد ہے اور اس کا ہیڈ کون ہے؟

(د) ضلع لاہور میں آرٹ گیلریز کو چلانے کے لئے کل کتنا سٹاف موجود ہے نیز سٹاف کے نام، عہدہ و گریڈ کی مکمل تفصیل سے اس ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(ہ) ضلع لاہور میں آرٹ گیلریز کو سال 12-2011 کے دوران کل کتنا فنڈ دیا گیا نیز اس فنڈز کا استعمال کہاں کہاں کیا گیا؟

(و) ضلع لاہور میں موجود آرٹ گیلریز میں سال 2011 کے دوران کل کتنے پروگرامز کا اہتمام کیا گیا نیز ان آرٹ گیلریز میں کون کون سے موضوعات پر تصویری نمائش پیش کی گئیں اور یہ نمائش کب منعقد کی گئیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (رانا محمد ارشد):

(الف) صوبہ پنجاب سرکاری وغیر سرکاری سطح پر 33 آرٹ گیلریاں ہیں جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع لاہور میں سرکاری وغیر سرکاری سطح پر 13 آرٹ گیلریاں موجود ہیں۔ جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام گیلری/ادارہ	نوعیت	سرکاری/غیر سرکاری	ایڈریس
1	اللہ بخش آرٹ گیلری، لاہور آرٹس کونسل لاہور	عارضی نمائش	سرکاری	الحمراء کلچرل کمپلیکس، قذافی سٹیڈیم، فیروزپور روڈ، لاہور
2	الحمراء آرٹ گیلری، لاہور آرٹس کونسل لاہور	مستقل نمائش	سرکاری	لاہور آرٹس کونسل، مال روڈ، لاہور
3	پنجاب آرٹ گیلری، پنجاب انسٹیٹیوٹ آف لینگوئج، آرٹ اینڈ کلچر، لاہور	مستقل نمائش	سرکاری	پنجاب کمپلیکس، 1 قذافی سٹیڈیم، فیروزپور روڈ لاہور
4	شاکر علی میوزیم	مستقل نمائش	سرکاری	شاکر علی لین، ٹیپو بلاک، نیو گارڈن، لاہور
5	Coopera آرٹ گیلری	محمد جاوید	غیر سرکاری	7 نمائشیں/Parti مشین ڈیزائننگ/گرافک ڈیزائن 70 شاہراہ قائداعظم، لاہور
6	ہمائل آرٹ گیلری	جمیل احمد	غیر سرکاری	Y-174 کمرشل زون، فیز III، DHA لاہور
7	اعجاز آرٹ گیلری	محمد رمضان	غیر سرکاری	B/79 ایم ایم عالم روڈ، گلبرگ III، لاہور
8	Collectors آرٹس گیلری	مسز سکھیرا	غیر سرکاری	الحمراء کلچرل کمپلیکس، لاہور
9	کلر آرٹ گیلری	یوسف صلاح الدین	غیر سرکاری	اندرون لاہور
10	چغتائی میوزیم ٹرسٹ آرٹ گیلری	عارف رحمان چغتائی	غیر سرکاری	لین 4، گارڈن ٹاؤن، مین فیروزپور روڈ، لاہور
11	نیرنگ آرٹ گیلری	نیر علی دادا	غیر سرکاری	ہیبیٹیٹ فلیٹ جیل روڈ، لاہور
12	روطاس آرٹ گیلری	سلیمہ ہاشمی	غیر سرکاری	G-6 215 ماڈل ٹاؤن، لاہور
13	ظہور الاخلاق گیلری	پرنسپل NCA	غیر سرکاری	نیشنل کالج آف آرٹس، 4 دی مال لاہور

(ج) ضلع لاہور میں سرکاری وغیر سرکاری سطح پر آرٹ گیلریوں کے انتظام اور ان کے ہیڈ کی تفصیل درجہ ذیل ہے:

نمبر شمار	نام گیلری/ادارہ	زیر انتظام	سرکاری/غیر سرکاری	ہیڈ
1	اللہ بخش آرٹ گیلری	لاہور آرٹس کونسل لاہور	سرکاری	محمد علی بلوچ، ایگزیکٹیو ڈائریکٹر، لاہور آرٹس کونسل، لاہور
2	الحمراء آرٹ گیلری	لاہور آرٹس کونسل لاہور	سرکاری	محمد علی بلوچ، ایگزیکٹیو ڈائریکٹر، لاہور آرٹس کونسل، لاہور

3	پنجاب آرٹ گیلری،	پنجاب انسٹیٹیوٹ آف لینگوئج، آرٹ اینڈ کلچر، لاہور	سرکاری	خالد محمود قاضی، ڈائریکٹر جنرل، پنجاب انسٹیٹیوٹ آف لینگوئج، آرٹ اینڈ کلچر، لاہور
4	Coopera آرٹ گیلری	محمد جاوید	غیر سرکاری	Y-174 کمرشل زون، فیزIII، DHA لاہور
5	ہمائل آرٹ گیلری	جمیل احمد	غیر سرکاری	Y-174 کمرشل زون، فیزIII، DHA لاہور
6	اعجاز آرٹ گیلری	محمد رمضان	غیر سرکاری	B/79 ایم ایم عالم روڈ، گلبرگ III، لاہور
7	Collectors آرٹس گیلری	مسز سکھیرا	غیر سرکاری	الحمراء کلچرل کمپلیکس، لاہور
8	کلر آرٹ گیلری	یوسف صلاح الدین	غیر سرکاری	اندرون لاہور
9	چغتائی میوزیم ٹرسٹ آرٹ گیلری	عارف رحمان چغتائی	غیر سرکاری	لین 4، گارڈن ٹاؤن، مین فیروزپور روڈ، لاہور
10	نیرنگ آرٹ گیلری	نیر علی دادا	غیر سرکاری	(Habitate) ہیبیٹیٹ فلیٹ جیل روڈ، لاہور
11	روطہاس آرٹ گیلری	سلیمہ ہاشمی	غیر سرکاری	G-6 215 ماڈل ٹاؤن، لاہور
12	ظہور الاخلاق گیلری	پرنسپل نیشنل کالج آف آرٹس	غیر سرکاری	نیشنل کالج آف آرٹس، 4 دی مال لاہور

(د) ضلع لاہور میں سرکاری سطح پر آرٹ گیلریوں سے متعلق سٹاف کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام گیلری	نام سٹاف	عہدہ/گریڈ
1	اللہ بخش آرٹ گیلری	زبیر اجمل خاں	ڈپٹی ڈائریکٹر (فائن آرٹس) بی ایس-18
		قائم علی جعفری	گیلری اٹنڈنٹ، بی ایس-2
		صدام حسین	گیلری اٹنڈنٹ، بی ایس-1
2	الحمراء آرٹ گیلری	تانیہ سہیل	کیوریٹر، بی ایس 18
		محمد عمران	جونیئر کلرک، بی ایس-7
		فیصل رفیق	گیلری اٹنڈنٹ، بی ایس-1
3	پنجاب آرٹ گیلری	محمد عاصم	ریسرچ آفیسر/ڈپٹی ڈائریکٹر، (آرٹ اینڈ کلچر) بی ایس-17

(ہ) ضلع لاہور میں سرکاری و غیر سرکاری سطح پر آرٹ گیلریوں کو سال 12-2011 کے دوران کوئی فنڈز نہیں دیئے گئے۔

(و) ضلع لاہور میں سال 2011 کے دوران سرکاری سطح پر موجود آرٹ گیلریوں میں درجہ ذیل پروگرام/نمائشیں پیش کی گئیں۔

نمبر شمار	نام گیلری	پروگرام/نمائش	منعقد
1	الحمراء آرٹ گیلری، لاہور آرٹس کونسل (اللہ بخش آرٹ گیلری)	فوٹو گرافی، سکیچ، کیلیگرافی، پورٹریٹ، لینڈ سکیپ پینٹنگز، آرکیٹیکچر، ڈیزائننگ اور نمائش کتب کے موضوعات پر 58 نمائشیں منعقد کی گئیں۔	سال 2011
		200 پینٹنگز مستقل نمائش کے لئے موجود ہیں، موضوعات پر مشتمل ہیں۔	مستقل بنیاد پر
2	پنجاب آرٹ گیلری	تصاویر مستقل نمائش کے لئے موجود ہیں جن میں صوفیاء کرام/شعراء کی تصاویر، پنجاب کی ثقافت و ہجرت، پنجاب کی تاریخی عمارات اور پنجاب میں سکھ عہد سے متعلق تصاویر شامل ہیں۔ مستقل نمائش کے ساتھ ساتھ درج ذیل نمائشیں بھی منعقد کی گئیں:	
		I۔"پنجاب کی ثقافت	فروری 2011
		II۔"آرٹ اینڈ کرافٹ"	اکتوبر 2011

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جز(ب) میں انہوں نے لاہور میں آرٹس گیلری کی جو رپورٹ دی ہے اس میں سے پانچ آرٹ گیلریز سرکاری سطح پر ہیں، میرا وزیر موصوف سے سوال یہ ہے کہ سرکاری سطح پر مزید آرٹ گیلریز بنانے کے لئے حکومت کا کوئی ارادہ ہے اور ساتھ ہی جو غیر سرکاری آرٹ گیلریز ہیں ان کو حکومت کیا کیا سہولیات فراہم کرتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات و ثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! تین آرٹ گیلریز گورنمنٹ کی سرپرستی میں ہیں اور باقی پرائیویٹ سطح پر ہیں۔ گورنمنٹ پرائیویٹ آرٹ گیلریز کو بھی promote کرتی ہے، کلچر کو فروغ دینے کے لئے ان کو facilitate بھی کرتے ہیں۔ یہ حکومت پنجاب کا ایک مشن بھی ہے اور جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ وزیراعلیٰ پنجاب کلچر کو special promote کرنا چاہتے ہیں۔ اس سلسلے میں ہم further بھی promote کریں گے اور ہر طرح سے facilitate کریں گے۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: شکریہ۔ جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ صوبہ بھر میں جو اس وقت آرٹ گیلریز ہیں ان کو خود مختار کیوں نہیں کیا جاتا؟ جس طرح لاہور کے اندر الحمرا آرٹ سنٹر ایک independent body ہے، اسی طرح پورے صوبہ کے اندر مختلف آرٹ کونسلز کی بہت بری حالت ہے، میں یہ جاننا چاہتی ہوں کہ کیا پنجاب حکومت کے پاس کوئی ایسی تجویز زیر غور ہے کہ صوبے کے اندر تمام آرٹ گیلریز کو خود مختار کر دیا جائے تاکہ ان کی کارکردگی بہتر ہو سکے؟

جناب سپیکر: یہ آپ کا ضمنی سوال تو نہیں ہے بلکہ آپ نے ایک تجویز پیش کی ہے، آپ اس پر ضمنی سوال کریں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! سوال ہے کہ صوبہ میں آرٹ گیلری کی تعداد اور ان کی تفصیلات، اس لئے تفصیلات میں میرا ضمنی سوال آتا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات و ثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! محترمہ کا سوال بڑا اچھا ہے کیونکہ آرٹ گیلریز جو already بنی ہوئی ہیں جو گورنمنٹ کی custody میں ہیں یا پرائیویٹ طور پر

بنی ہوئی ہیں ہم ان کو بھی اسی طرح سے facilitate کر رہے ہیں۔ محترمہ عظمیٰ بخاری صاحبہ کا سوال بڑا valid ہے، ہم ان گیلریوں کو further promote کرنا چاہتے ہیں، اس معاملے پر اس وقت healthy discussion جاری ہے، انشاء اللہ عنقریب ہم ان parameters میں amendment بھی لائیں گے اور اس کی further promotion بھی کریں گے۔

جناب سپیکر: یہ تو آپ کی طرف سے بڑی اچھی بات ہو گی۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! جز (د) میں انہوں نے کہا ہے کہ سرکاری سطح پر موجود آرٹ گیلریوں میں نمائش اور مختلف پروگراموں کا جو انعقاد کیا گیا ہے، میرا اس پر سوال یہ ہے کہ یہ انعقاد سرکاری سطح پر سرکاری فنڈ سے ہوا یا غیر سرکاری طور پر ہوا، اس کی funding کہاں سے ہوئی ہے؟

جناب سپیکر: وہ پوچھ رہے ہیں کہ اس کی funding کہاں سے ہوئی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! ہماری جو سرکاری آرٹ گیلریاں ہیں ان کی فنڈنگ بھی گورنمنٹ کی طرف سے ہے، ہم سٹوڈنٹس کو بھی facilitate کرتے ہیں اور جو exhibitions کا انعقاد کیا جاتا ہے وہ بھی گورنمنٹ کی سطح پر کیا جاتا ہے۔ پرائیویٹ آرگنائزیشنز جو ہوتی ہیں ان کے اپنے اخراجات ہوتے ہیں۔

محترمہ نگہت شیخ: میں پوچھنا چاہتی ہوں کہ ان پروگراموں کے لئے نمائشوں کے لئے funding کس نے کی تھی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! جہاں تک funding کی بات ہے جو ادارے لاہور آرٹس کونسل کے ماتحت ہیں وہ کرتے ہیں، جو پنجاب آرٹس کونسل کے ماتحت ہیں وہ کرتے ہیں۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری صاحب کے جواب کے مطابق سرکاری طور پر funding کی گئی جبکہ سوال کے جز (د) میں، میں نے 12-2011 کے جو فنڈز پوچھے ہیں، اس کا جواب یہ دیا گیا ہے کہ ان آرٹ گیلریوں کو اس سال کوئی فنڈ نہیں دیا گیا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! میں یہ وضاحت کر دوں کہ Government as such کی طرف سے funds allocate نہیں ہوئے لیکن جو ہمارا

internal set up ہے وہاں سے جو revenue generate ہوتا ہے اسی میں سے ان کو ہم facilitate کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: اگلا سوال نمبر 1346 جناب جاوید اختر انصاری صاحب کا ہے۔ میرا خیال ہے ان کی suspension ہے لہذا یہ سوال بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال بھی محترمہ نگہت شیخ صاحبہ کا ہے۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! شکریہ۔ سوال نمبر 1499 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پنجاب بنک کے چیئرمین اور صدر کے نام و دیگر تفصیلات

*1499: **محترمہ نگہت شیخ:** کیا وزیر خزانہ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) پنجاب بنک کے چیئرمین اور صدر کے نام کیا ہیں، یہ کتنے عرصہ سے اس عہدے پر تعینات ہیں اور یہ بنک سے تنخواہ کے علاوہ کیا کیا سہولیات لے رہے ہیں؟

(ب) مذکورہ بنک کے لئے 12۔2011 میں کتنا بجٹ رکھا گیا اور اس میں ملازمین کی تنخواہوں پر کتنا خرچ ہوا؟

(ج) بنک کو مذکورہ بالا عرصہ میں کتنا منافع ہوا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ (رانا بابر حسین):

(الف) بنک آف پنجاب کے چیئرمین کا نام غفور مرزا ہے اور یہ مورخہ 2011۔06۔11 سے بنک ہذا میں تعینات ہیں۔

بنک آف پنجاب کے صدر کا نام نعیم الدین خان ہے اور یہ مورخہ 2008۔09۔24 سے بنک ہذا میں تعینات ہیں۔

جناب غفور مرزا	چیئرمین دی بنک آف پنجاب ہیڈ آفس لاہور کی سہولیات کی تفصیلات
سفری سہولیات	دو عدد گاڑیاں مع ڈرائیور اور استعمال شدہ پٹرول کی اصل رقم کی ادائیگی
طبی سہولیات	ذاتی، زوجہ اور زیر کفالت بچوں کے لئے ہر قسم کی طبی سہولتوں، آپریشن، تشخیص رائے امراض، مشورہ معالجین خاص کی سہولتیں حاصل ہیں۔
یوٹیلٹی بلز	پانی، بجلی، گیس اور ٹیلی فون کے ماہانہ بلوں کی اصل رقوم کی ادائیگی
خاطر تواضع الاؤنس	20 ہزار روپے ماہانہ
بونس	بنک / بورڈ کے فیصلے کے مطابق
چوکیدار	بنک کی طرف سے ایک گن مین یا 9 ہزار روپے کی ادائیگی

گھریلو ملازم	ذاتی ملازم کی حیثیت سے ایک ملازم کی تنخواہ 9 ہزار روپے کی ادائیگی
موبائل فون	زیادہ سے زیادہ تین ہزار روپے تک ماہانہ کی ادائیگی
ٹیلی فون	زیادہ سے زیادہ تین ہزار روپے تک ماہانہ کی ادائیگی
رہائشی سہولت	بنک کی طرف سے فرنشڈ گھر یا ماہانہ ایک لاکھ روپے کی ادائیگی
لائف انشورنس	دس لاکھ روپے
کلب رکنیت	پنجاب کلب کی ماہانہ فیس کی ادائیگی (موجودہ چیئرمین نے ابھی تک اس سہولت سے فائدہ نہیں اٹھایا۔

دیگر کوئی ایسی سہولت جو چیئرمین کی حیثیت سے بنک کی جانب سے دستیاب ہو۔

جناب نعیم الدین خان صدر دی بنک آف پنجاب کی سہولیات کی تفصیلات درج ذیل ہیں:

سفری سہولیات	دو عدد گاڑیاں مع ڈرائیور بنک قوانین کے مطابق گاڑیوں کی مرمت وتبدیلی پرزہ جات پر اٹھنے والے اخراجات کا اصل خرچ)، (بنک قوانین کے مطابق استعمال شدہ پٹرول کی اصل رقم کی ادائیگی) زیر استعمال گاڑیوں کی خریداری بنک قوانین کے مطابق
بنک کے مقاصد کے لئے سفر اور رہائش	اندرون ملک ہوائی ٹکٹ کا اصل خرچ (بزنس کلاس) (قیام وطعام) فائیو سٹار ہوٹل، رہائش کا اصل کرایہ قیام وطعام الاؤنس -/5000 روپے روزانہ بیرون ملک -/450 امریکی ڈالر روزانہ بشمول قیام وطعام
طبی سہولیات	اندرون اور بیرون ملک علاج و معالجہ کی مکمل سہولتیں برائے خود، زوجہ اور زیر کفالت بچے یا میڈیکل انشورنس (بنک بورڈ آف ڈائریکٹرز کے فیصلے کے مطابق)
لائف انشورنس	1000,000 روپے صرف
بونس	بنک قواعد وضوابط کے مطابق ریگولر / کارکردگی کی بنیاد پر
موبائل چارجز	(بنک قوانین کے مطابق اصل اخراجات پر ادائیگی)
گریجویٹی	ملازمت کا ہر سال مکمل ہونے پر ایک بنیادی تنخواہ
خاطر تواضع الاؤنس	اصل اخراجات کے مطابق
کلب رکنیت	(بنک قوانین کے مطابق دو کلبوں کی رکنیت کی سہولت داخلہ فیس (Admission Fee) اس میں شامل نہیں۔ اصل ماہانہ Subscription کی ادائیگی
گھر کی سجاوٹ	بنک ملازمت کا آغاز کرنے پر پہلی ادائیگی چار لاکھ روپے بعد ازاں ہر تین سال بعد ایک ادائیگی
تفریحی چھٹیوں کی ادائیگی	(LFA) سال میں ایک مرتبہ خود اور زوجہ کے لئے بزنس کلاس ہوائی ٹکٹ (لندن اور واپسی) اور دو ہزار امریکی ڈالر فی دورہ بطور اخراجات سفر
گھریلو ملازم	تین ملازمین کی تنخواہ (12 ہزار روپے ماہانہ فی ملازم) یہ سہولت صرف بنک ملازمت کے دوران حاصل رہے گی۔
گاڑی کا قرضہ	بنک قوانین کے مطابق

(ب) دسمبر 2012 کو ختم ہونے والے سال کے کل انتظامی اخراجات کے لئے بنک نے 2548 ملین روپے مختص کئے اور اس میں 2420 ملین روپے بنک ملازمین کی تنخواہوں پر خرچ ہوئے۔

(ج) بنک کو دسمبر 2012 کو ختم ہونے والے سال میں مبلغ 1634 ملین روپے بعد از ٹیکس منافع ہوا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! جز (الف) میں بنک آف پنجاب کے چیئرمین اور صدر کی تعیناتی کا جو پیریڈ دیا گیا ہے۔ میرا ضمنی سوال ہے کہ یہ اپنی سیٹ پر کتنے سال تک تعینات رہ سکتے ہیں؟

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! محترمہ پوچھ رہی ہیں کہ وہ کتنے عرصے تک ایک سیٹ پر تعینات رہ سکتے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ (رانا بابر حسین): جناب سپیکر! اس میں کوئی date mention نہیں کی جاتی، بنیادی طور پر یہ Board of Directors کی طرف سے فیصلہ ہوتا ہے۔۔۔(شور وغل)

MR SPEAKER: Order please, Order please. Order in the House.

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ (رانا بابر حسین): بورڈ آف ڈائریکٹرز کی طرف سے یہ فیصلہ لیا جاتا ہے کہ ان کو کب تبدیل کرنا ہے۔

جناب سپیکر: مجھے آپ کی بات نہیں سنائی دی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ (رانا بابر حسین): جناب سپیکر! ایسا کوئی قانون موجود نہیں کہ کس پوسٹ پر کون بندہ کتنی دیر رہے گا۔ بنیادی طور پر یہ اختیار بورڈ آف ڈائریکٹرز کا ہے کہ جو آدمی جس پوزیشن پر بھی کام کر رہا ہے اسے کب ہٹانا ہے اور کب لگانا ہے یہ فیصلہ totally بورڈ آف ڈائریکٹرز کے زمرے میں آتا ہے۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! میں پارلیمانی سیکرٹری صاحب کی بات سمجھ نہیں سکی یا پھر اپنا سوال ان کو سمجھا نہیں سکی۔ میں پوچھنا چاہتی ہوں کہ کتنا عرصہ تعینات رہنے کے بعد انہیں ٹرانسفر یا change کیا جانا چاہئے۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ (رانا بابر حسین): جناب سپیکر! پنجاب بنک میں ایک پوزیشن ہوتی ہے اس لئے یہ ٹرانسفر تو کہیں بھی نہیں ہو سکتے۔ ان کو dismiss کیا جا سکتا ہے یا تبدیل کیا جا سکتا ہے لیکن ان کا ٹرانسفر نہیں ہو سکتا اور اس میں کہیں بھی time limit نہیں ہے۔ مثال کے طور پر اگر ماضی

میں بورڈ اچھا نہیں چل رہا تھا اور ابھی بہتر چل رہا ہے تو اگر کوئی بہتر performance دے رہا ہے تو بلاوجہ اسے کیوں change کیا جائے۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میں ضمنی سوال کرنا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: ادھر سے بھی ضمنی سوال ہے ذرا خیال کریں۔ جی، محترمہ!

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: شکریہ۔ جناب سپیکر! ابھی ہم جو پارلیمانی سیکرٹری صاحب کی بات سے سمجھ سکے ہیں وہ یہ ہے کہ بورڈ آف ڈائریکٹرز طے کرتے ہیں کہ تعیناتی کتنے عرصے کے لئے ہو گی اور کیا ہو گی؟ میرا پہلا سوال تو یہ ہے کہ بورڈ آف ڈائریکٹرز کو Chair کون کرتا ہے؟

جناب سپیکر! دوسرا سوال یہ ہے کہ اس سے پہلے کوئی ایسا precedent موجود ہے کہ بنک آف پنجاب میں ایک صدر پانچ یا چھ سال تک تعینات رہے ہوں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ (رانا بابر حسین): جناب سپیکر! محترمہ اپنا سوال repeat کر دیں۔

جناب سپیکر: وہ پوچھ رہی ہیں کہ بورڈ آف ڈائریکٹرز کو Chair کون کرتا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ (رانا بابر حسین): جناب سپیکر! جو چیئر مین ہے وہی Chair کرتا ہے۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! جو چیئر مین خود Chair کرتا ہے وہ کیوں کہے گا کہ مجھے اجازت دے دیں یا مجھے change کر دیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ میں نے پوچھا تھا کہ کیا precedent موجود ہے کہ آج سے پہلے بنک آف پنجاب کا کوئی صدر چھ سال سے زیادہ اپنی سیٹ پر قائم رہا ہو؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ (رانا بابر حسین): جناب سپیکر! یہ بنک اتنا پرانا نہیں ہے precedent تو تب ہوتا جب بنک ساٹھ ستر سال سے موجود ہوتا لیکن اس کی تو life بھی تھوڑی ہے۔ محترمہ! آپ کے کہنے پر تبدیل کرنے کا سوچتے ہیں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! ہمارے کہنے کی بات نہیں۔ گزارش یہ ہے کہ پنجاب حکومت کے جو rules and regulations ہیں ان کے مطابق تین سال ایک specific term ہے اور specific term کے بعد reshuffling ویسے بھی ضروری اور اچھی ہوتی ہے، نئے لوگوں کو آگے آنے کا موقع ملنا چاہئے اور نئے thoughts کو آگے آنے کا موقع ملنا چاہئے۔ میں نہیں جانتی لیکن بلاشبہ جو بھی وہ صاحب ہیں اچھا کام کر رہے ہوں گے لیکن کیا یہ ضروری نہیں ہے کہ بنک آف پنجاب

گورنمنٹ آف پنجاب کے regulations کے مطابق کام کرے۔ اسے بالکل اتنا independent کر دیا ہے کہ وہ Chair بھی خود کرے اور اپنی تعیناتی اور ٹرانسفر کا فیصلہ بھی خود کرے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ (رانا بابر حسین): جناب سپیکر! معزز ممبر کی طرف سے جو proposal آئی ہے انشاء اللہ میں اسے اپنے ڈیپارٹمنٹ میں discuss کروں گا اور I will convey this message to Chief Minister.

جناب سپیکر: انہوں نے propose کر دیا ہے آگے آپ اس پر کوئی اچھے طریقے سے عملدر آمد کرائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ (رانا بابر حسین): جناب سپیکر! انشاء اللہ اس پر عمل کریں گے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال باؤ اختر علی صاحب کا ہے۔

باؤ اختر علی: جناب سپیکر! شکریہ۔ سوال نمبر 4889 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پنجاب آرٹس کونسل کے قیام سے متعلقہ تفصیلات

*4889: باؤ اختر علی: کیا وزیر اطلاعات و ثقافت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب آرٹس کونسل کا قیام کب عمل میں آیا؟

(ب) مذکورہ آرٹس کونسل کو سال 12-2011 اور 13-2012 کے دوران کتنی رقم بطور گرانٹ دی گئی اور یہ رقم کن کن مدوں پر خرچ ہوئی؟

(ج) اگر آرٹس کونسل کے پاس کوئی گاڑیاں ہیں تو وہ کس کس کے زیر استعمال ہیں اور ان کی مرمت، تیل پر مذکورہ سالوں میں کتنی رقم خرچ ہوئی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات و ثقافت (رانا محمد ارشد):

(الف) پنجاب آرٹس کونسل کا قیام 31-مارچ 1975 کو پنجاب کونسل آف دی آرٹس ایکٹ مجریہ 1975 کے تحت وجود میں آیا۔ کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) پنجاب آرٹس کونسل کو مالی سال 12-2011 میں 55.236 ملین اور مالی سال 13-2012 میں 83.093 ملین کی گرانٹ حکومت پنجاب کی طرف سے دی گئی اور اخراجات کی مد میں خرچ کی گئی۔ زائد رقم آرٹس کونسل اپنی آمدن سے پورا کرتی ہے۔

اخراجات کی مد	اخراجات برائے سال2011-12	اخراجات برائے سال2012-13
تنخواہ برائے افسران	11,607,465/-	14,509,893/-
تنخواہ برائے سٹاف	16,415,220/-	19,797,426/-
الاؤنس	13,850,741/-	23,527,149/-
کلچرل ٹروپ	1,037,893/-	1,319,669/-
سی پی فنڈ	1,985,975/-	2,051,711/-
Contingencies	4,339,044/-	13,227,727/-
ثقافتی سرگرمیاں	7,462,522/-	6,761,690/- (تفصیلAnnex-B-1 ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)
میزان	56,698,860/-	81,195,265/-

(ج) پنجاب آرٹس کونسل کے پاس کل چھ گاڑیاں ہیں جو کہ سرکاری کاموں کے لئے استعمال ہوتی ہیں جن کی تفصیل اور تیل و مرمت پر خرچہ درج ذیل ہے:

گاڑی نمبر	مالی سال2011-12		مالی سال2012-13	
	تیل	مرمت	تیل	مرمت
ہنڈا سٹیLWE7398 (1300cc) سٹاف کار زیر استعمال برائے ایگزیکٹو ڈائریکٹر، ماڈل2006	209,881/-	72,154/-	363,881/-	37,466/-
سوزوکی بولان وینLEH6325 (800cc)ماڈل2007، جنرل پول	282,681/-	60,793/-	151,857/-	20,748/-
سوزوکی بولان وینLEG1556 (800cc)ماڈل2012، برائے جنرل پول	_	_	164,575/-	17,327/-
سوزوکی پک اپLHN7929 (800cc)ماڈل1986، جنرل پول	96,229/-	30,000/-	77,667/-	29,044/-
سوزوکی بولان وینRIP3598 (800cc)ماڈل1986 جنرل پول برائے راولپنڈی آرٹس کونسل	604,072/-	13,805/-	85,163/-	74,180/-
ٹویوٹا ہائی ایس وینLHR9748 (2400cc)ماڈل1986، جنرل پول برائے مری آرٹس کونسل	214,515/-	55,582/-	180,025/-	28,240/-
ٹوٹل:	1,407,378/-	232,334/-	1,023,168/-	207,005/-

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے۔

باؤ اختر علی: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری سے میرا ضمنی سوال ہے کہ جز (ب) میں یہ بتایا گیا ہے کہ پنجاب آرٹس کونسل کو مالی سال2011-12 میں 55.236 ملین اور مالی سال2012-13 میں 83.093 ملین کی گرانٹ حکومت پنجاب کی طرف سے دی گئی اور اس کے ساتھ ہی add کیا گیا ہے کہ زائد رقم آرٹس کونسل اپنی آمدن سے خرچ کرتی ہے۔ کیا پارلیمانی سیکرٹری ایوان کو بتا سکتے ہیں کہ زائد

رقم سے کیا مراد ہے، آرٹس کونسل کس کس مد میں یہ رقم حاصل کرتی ہے اور انہوں نے ایوان کے اندر جو لکھ کر بھیجا ہے اس کی تفصیل کیا ہے؟

جناب سپیکر: ذرا ضمنی سوال کو بھی تھوڑا سا مختصر ہونا چاہئے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! باؤ صاحب کے سوال کی تفصیل دی گئی ہے جس میں 12-2011 میں 55.236 ملین ہے اور اس کی تفصیل یہ کہ تنخواہیں دی گئی ہیں جن میں افسران کی تنخواہیں ہیں سٹاف کی تنخواہیں ہیں الاؤنسز ہیں، اس کے بعد کلچر ٹروپ، cp فنڈ ہے۔ جو زائد کی بات کی ہے ہماری جو سکرپٹ سکروٹنی کمیٹی ہے جس میں فیسیں جمع کرائی جاتی ہیں جو ڈرامے والے جمع کراتے ہیں ان کے لئے فیس مقرر ہے۔ جو فیسیں آتی ہیں ان کی detail ہوتی ہے اور جو زائد اخراجات آتے ہیں وہ ان سے کرتے ہیں۔ اگر باؤ صاحب کہیں گے تو اس کی تفصیل بھی انہیں مہیا کر دی جائے گی۔ سکرپٹ کے علاوہ آڈیٹوریم کا کرایہ ہے وہ بھی ہم نے as such minimum رکھا ہوا ہے کلچر activities کو promote کرنے کے ساتھ ساتھ ہمارے کچھ internal programme ہوتے ہیں، صوفی ازم promote کرنا ہے، کلچر کو promote کرنا ہے۔ اس کے بعد اگر کوئی ہمارے ہالز رینٹ پر لیتے ہیں تو اس سے بھی ہمیں کچھ revenue generate ہوتا ہے اور اس میں سے خرچ کیا جاتا ہے۔ اگر باؤ صاحب کہیں گے تو اس کی تفصیل بھی ان کو مہیا کی جا سکتی ہے۔

باؤ اختر علی: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری سے گزارش ہے کہ اسی جز (ب) میں۔۔۔

جناب سپیکر: آپ ان کو گزارش نہ کریں بلکہ اپنا ضمنی سوال کریں۔

باؤ اختر علی: جناب سپیکر! انہوں نے 12-2011 میں آرٹ کونسل کے متفرق اخراجات میں 43,39000/ روپے خرچ کئے اور 13-2012 میں یہ رقم بڑھ کر ایک کروڑ 32 لاکھ 27 ہزار 727 روپے ہو گئی۔ کیا پارلیمانی سیکرٹری صاحب یہ بتا سکتے ہیں کہ متفرق اخراجات کی کیا definition ہے اور یہ کس کس مد میں خرچ ہوئے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! اس کی تفصیل موجود ہے اس میں یوٹیلٹی بلز ہوتے ہیں جن میں بجلی کا بل ہے، سوئی گیس کا بل ہے یہ شامل ہوتے ہیں، چھوٹی موٹی جو repair ہے، جو سٹیشنری کا سامان ہوتا ہے وہ ہے اس کی تفصیل بھی دی جا سکتی ہے۔ جو بلز ادا کئے جا چکے ہیں اور جو چیزیں خریدی گئی ہیں ان کی تفصیل بھی موجود ہے ہم وہ بھی مہیا کر سکتے ہیں۔

باؤ اختر علی: جناب سپیکر! اس سوال کے جز (ج) میں انہوں نے چھ گاڑیوں کی تفصیل دی ہے جو کہ آرٹ کونسل کے استعمال میں ہیں۔ آیا یہ چھ گاڑیاں گورنمنٹ پول سے آئی ہیں یا پنجاب آرٹ کونسل نے اپنے وسائل سے لی ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! باؤ صاحب نے بالکل ٹھیک کہا کہ ہمارے پاس چھ گاڑیاں موجود ہیں ان میں ایک گاڑی ہنڈا سٹی ہے جو پنجاب آرٹ کونسل کے ایگزیکٹو ڈائریکٹر کے پاس ہے جو پورے پنجاب کی look after کرتے ہیں، تین گاڑیاں پول میں ہیں جو دیگر activities کے لئے استعمال کی جاتی ہیں، ایک چھوٹی بولان گاڑی ہے جو راولپنڈی آرٹس کونسل میں ہے وہ وہاں کی activities کے لئے کام کرتی ہے اور ایک ٹیوٹا ہائی ایس مری میں ہے۔ ہمارے پاس یہ چھ گاڑیاں ہیں جو گورنمنٹ نے دی ہوئی ہیں ان کا تیل اور مرمت ہمیں جو detail دی جاتی ہے اس سے خرچ کرتے ہیں۔ یہ گاڑیاں گورنمنٹ آف پنجاب کی ہیں اور گورنمنٹ نے ہی مہیا کی ہوئی ہیں۔

باؤ اختر علی: جناب سپیکر! گاڑیوں کے تیل ومرمت کے اخراجات جواب میں درج کئے گئے ہیں۔ کیا ان کا سالانہ آڈٹ paperwork میں موجود ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! بالکل ساری تفصیل موجود ہے۔ گاڑیوں کو جتنا تیل allocate کیا گیا اور جو مرمت کروائی گئی اس کی مکمل تفصیل موجود ہے۔ ہمارے پاس سارا ریکارڈ موجود ہے اور متعلقہ بک میں اس کی entry بھی کی جاتی ہے۔

جناب سپیکر: اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میرے سوال نمبر 3450 اور 3870 رہ گئے ہیں اور یہ take up نہیں ہو سکے۔ یہ دونوں سوالات انتہائی اہم ہیں اس لئے میں آپ سے گزارش کرتی ہوں کہ ان کو pending فرمالیں۔

جناب سپیکر: محترمہ فائزہ احمد ملک کے سوال نمبر 3450 اور 3870 کو pending کیا جاتا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! میں بھی بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ (رانا بابر حسین): جناب سپیکر! میں بھی بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

لاہور: پنجاب لیکوڈیشن بورڈ کی پراپرٹی و دیگر تفصیلات

*110: میاں نصیر احمد: کیا وزیر امداد باہمی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب لیکوڈیشن بورڈ کی کل کتنی پراپرٹی لاہور میں موجود ہے، تفصیل بتائیں؟

(ب) کیا ان پراپرٹیز میں سے کسی پر ناجائز قابضین بھی ہیں؟

(ج) کیا گورنمنٹ مذکورہ پراپرٹی کرایہ پر دینے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ):

(الف) ضلع لاہور میں پی سی بی ایل کی ملکیتی کل 60 پراپرٹی ہائے ہیں جن کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) پراپرٹی ہائے تتمہ (الف) میں سے 22 پر کلی یا جزوی طور پر تجاوزات موجود ہیں اور یہ زیر ناجائز قابضین ہیں۔ تفصیل تجاوز شدہ پراپرٹی ہائے تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ ان 22 پراپرٹی ہائے میں سے 6 پراپرٹی ہائے کے بارے میں معاملات مختلف عدالتوں میں زیر سماعت ہیں جن کی مؤثر پیروی کی جارہی ہے جبکہ باقی تجاوز کنندگان کو بے دخل کرنے کے لئے قانونی کارروائی کا تحرک کیا جاچکا ہے۔

(ج) وہ جائیدادیں جو متنازعہ ہیں یا جن کے مقدمات عدالت ہائے میں زیر سماعت ہیں یا جو ابھی لسٹ برائے فروخت میں شامل ہیں کو عارضی طور پر نیلام عام کے ذریعہ گیارہ ماہ کی پٹہ داری / کرایہ داری پر دیا جاتا ہے تاکہ ان کی حفاظت ہو سکے اور معقول رقم بطور کرایہ داری وصول ہو سکے۔ پٹہ داری کی مد میں دوران مالی سال 13-2012 مبلغ -/1,78,02,613 روپے کی آمدنی ہوئی۔

کالج لائبریریز کے ملازمتی ڈھانچہ و سروسز رولز کی تفصیلات

*1179: محترمہ عائشہ جاوید: کیا وزیر خزانہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ کالج لائبریریز کے ملازمتی ڈھانچہ اور سروسز رولز کے بارے میں وزیراعلیٰ پنجاب کی ہدایت پر فنانس ڈیپارٹمنٹ کی ایڈوائس کے اجراء اور اس کے بعد ہائرایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے آڈٹ کاپی ارسال کی جاچکی ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو فنانس ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے فائنل نوٹیفکیشن کب تک جاری ہو جائے گا، اگر نفی میں ہے تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ فرمایا جائے؟

وزیر آبکاری و محصولات / خزانہ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) یہ درست ہے۔

(ب) یہاں اس امر کی وضاحت ضروری ہے کہ جو آڈٹ کاپی ہائرایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ نے بھجوائی تھی وہ قابل اصلاح تھی۔ محکمہ خزانہ نے اس کی اصلاح کر کے ترمیم شدہ آڈٹ کاپی جاری کر دی ہے۔

لاہور: عجائب گھر کی عمارت کی خستہ حالی کی تفصیلات

*1715: ڈاکٹر نوشین حامد: کیا وزیر اطلاعات و ثقافت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ بھی درست ہے کہ لاہور عجائب گھر کی بلڈنگ کی چھتیں جگہ جگہ سے خراب ہو چکی ہے جس کی وجہ سے بارشوں کا پانی نیچے کمروں میں آرہا ہے، جس کی وجہ سے کسی وقت بھی کوئی بڑا حادثہ ہو سکتا ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت عجائب گھر کی بلڈنگ کی تعمیر و مرمت کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) لاہور عجائب گھر کی بلڈنگ کی چھتیں پچھلے سال سی اینڈ ڈبلیو ڈیپارٹمنٹ نے مرمت کی ہیں جو کہ تاحال درست حالت میں ہیں اور بارش کا پانی نیچے نہیں گرتا۔

(ب) سوال کا جواب نہ میں ہے۔

لاہور: ایل ڈی اے ایمپلائز ہاؤسنگ سکیم کا قیام و دیگر تفصیلات

*271: جناب فیضان خالد ورک: کیا وزیر امداد باہمی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ایل ڈی اے ایمپلائز ہاؤسنگ سکیم ٹھوکر نیاز بیگ لاہور کب قائم کی گئی؟

(ب) قیام کے وقت مذکورہ سکیم کا کل کتنا رقبہ تھا اس وقت کتنے بلاک تھے ہر بلاک میں کس کس سائز کے کتنے کتنے پلاٹس تھے؟

(ج) مذکورہ سکیم کے ہر بلاک میں اس وقت کتنے کس کس سائز کے پلاٹ ہیں؟

(د) مذکورہ سکیم کے ماسٹر پلان کی کاپی فراہم کی جائے؟

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ):

(الف) ایل ڈی اے ایمپلائز کوآپریٹو سوسائٹی مورخہ 1980-03-10 کو زیر دفعہ 10 کوآپریٹو سوسائٹیز ایکٹ 1925 کو محکمہ کوآپریٹوز کے ساتھ رجسٹرڈ ہوئی۔

(ب) سوسائٹی کے قیام کے وقت سوسائٹی کی کوئی ملکیتی جگہ نہ تھی تاہم سوسائٹی کی پہلی انتظامیہ کمیٹی جس کے سربراہ میجر جنرل ایم ایچ انصاری اس وقت کے ڈی جی ایل ڈی اے تھے نے مورخہ 1982-04-04 سے لے کر 1982-10-23 تک 319 کنال 16 مرلے جگہ خرید کی جبکہ اس کے بعد 1984-08-16 کو منتخب ہونے والی انتظامیہ کمیٹی نے 86 کنال 7 مرلہ زمین دوران عرصہ 1985-10-20 تا 1985-11-19 خرید کی جہاں تک سوسائٹی کے بلاکس کا معاملہ ہے۔ اس ضمن میں عرض ہے کہ مذکورہ سوسائٹی میں بلاک کی تقسیم نہ ہے الاٹمنٹ بذریعہ قرعہ اندازی مورخہ 1984-08-25 کی گئی جس میں 500 پلاٹس الاٹ کئے گئے اور انتظامیہ کمیٹی نے کامیاب افراد کو الاٹمنٹ لیٹر جاری کرنے کا اختیار سیکرٹری سوسائٹی کو دیا۔

(ج) اس وقت سوسائٹی میں 2 مرلہ، 5 مرلہ، 8 مرلہ، 12 مرلہ، 15 مرلہ، 16 مرلہ، 18 مرلہ، 20 مرلہ کے کل 796 پلاٹوں کی الاٹمنٹ کی گئی ہے۔

(د) غیر منظور شدہ زیر عمل لے آؤٹ پلان کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

شیخوپورہ: ای ڈی او (خزانہ) کے آفس کے ملازمین کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1201: جناب فیضان خالد ورک: کیا وزیر خزانہ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ای ڈی او فنانس شیخوپورہ کے ماتحت کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں؟
(ب) ای ڈی او فنانس شیخوپورہ کی ذمہ داریاں اور فرائض کیا ہیں؟
(ج) سال 12-2011 تا 13-2012 کے دوران اس آفیسر کو کتنی گرانٹ حکومت کی طرف سے موصول ہوئی؟
(د) رقم کے خرچ کی تفصیل مدوار بتائیں؟
(ہ) کتنی رقم سرکاری ملازمین کی تنخواہوں، ٹی اے/ڈی اے پر خرچ ہوئی اور کتنی رقم سرکاری گاڑیوں پر خرچ ہوئی؟

وزیر آبکاری و محصولات / خزانہ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) ای ڈی او (فنانس) کے ماتحت مندرجہ ذیل ملازمین کام کر رہے ہیں۔

دفتر کا نام	موجودہ اسامیاں	خالی اسامیاں	کل اسامیاں
ای ڈی او فنانس	7	19	26
ڈی او بجٹ	5	10	15
ڈی او اکاؤنٹس	5	5	10
ڈی او پلاننگ	6	8	14
ڈی او انڈسٹری	13	1	14
ڈی او ایکسائز	85	62	147
کل میزان	121	105	226

(ب) ای ڈی او (فنانس) شیخوپورہ کی ذمہ داریوں سے متعلق پنجاب لوکل گورنمنٹ آرڈیننس 2001 کے سیکشن نمبر 31، رولز آف بزنس کے 3(2) سیکنڈ شیڈول نمبر 5 کے تحت ادا کی جاتی ہیں جو کہ Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔
(ج) سال 12-2011 تا 13-2012 کے دوران اس آفیسر کو جتنی گرانٹ حکومت کی طرف سے موصول ہوئی وہ درج ذیل ہے:

نمبر شمار	سال	رقم موصول ہوئی	رقم خرچ ہوئی
1	2011-12	1657.046	1197.350
2	2012-13	1591.244	1112.056

(د) رقم کے خرچ کی تفصیل مدوار (Annex-B) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
(ہ) ضلع بھر کے سرکاری ملازمین کی تنخواہوں، ٹی اے/ڈی اے اور سرکاری گاڑیوں پر مندرجہ ذیل رقم خرچ ہوئی۔

مالی سال	تنخواہ کا خرچہ (ملین میں)	ٹی اے/ڈی اے خرچہ (ملین میں)	سرکاری گاڑیوں کی مرمت کا خرچہ (ملین میں)
2011-12	3452.612	4.858	4.993
2012-13	4940.605	6.834	6.168

ضلع لاہور: کوآپریٹو بنکوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1417: محترمہ راحیلہ خادم حسین: کیا وزیر امداد باہمی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور میں کل کتنے کوآپریٹو بنک ہیں؟

(ب) ضلع لاہور میں کوآپریٹو بنک کا ہیڈ آفس کہاں پر واقع ہے؟

(ج) ضلع لاہور میں موجود کوآپریٹو بنکوں میں کس کس گریڈ کے کل کتنے ملازمین کام کرتے ہیں نیز ان کو حکومت کی طرف سے کیا کیا مراعات حاصل ہیں۔ مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ):

(الف) ضلع لاہور میں کوآپریٹو بنک کی ایک برانچ ہے۔

(ب) ضلع لاہور میں کوآپریٹو بنک لاہور زون کا زونل آفس 41 جیل روڈ پر واقع ہے۔

(ج) ضلع لاہور میں موجود کوآپریٹو بنک میں ملازمین کی تعداد اور ان کے گریڈ کی تفصیل اس طرح ہے:

نمبر شمار	عہدہ	تعداد	سکیل/گریڈ
1	زونل ہیڈ	1	بی ایس-8(20010-1570-62400)
2	ڈپٹی زونل ہیڈ	3	بی ایس7(13020-1490-53020)
3	مینجر	2	بی ایس-6(12195-1065-39883)
4	آفیسر گریڈII	19	بی ایس-5(6310-830-31410)
5	آفیسر گریڈIII	1	بی ایس-4(5610-535-21660)
6	میسنجر	5	بی ایس-2(4900-285-13450)
7	گارڈ	5	بی ایس-2(4900-285-13450)

حکومت کی طرف سے کوآپریٹو بنک کے ملازمین کو کوئی مراعات حاصل نہ ہیں کیونکہ کوآپریٹو بنک ایک خود مختار ادارہ ہے اور وہ اپنی آمدنی سے ہی ملازمین کو مراعات دیتا ہے۔

75سال سے زائد عمر والے ریٹائرڈ سرکاری ملازموں
کی پنشن دُگنا کرنے کی تفصیلات

*1570: ڈاکٹر نجمہ افضل خان: کیاوزیر خزانہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محتسب اعلیٰ پنجاب نے سپریم کورٹ کے فیصلہ کو مدنظر رکھتے ہوئے 75سال سے زیادہ عمر والے ریٹائرڈ سرکاری ملازموں کی پنشن دُگنا کرنے کے احکامات جاری کئے؟

(ب) اگر یہ درست ہے تو یہ احکامات کب جاری ہوئے۔ان پر عملدرآمد کی کتنی مدت تھی اور کیا ان پر عملدرآمد ہو چکا ہے؟

(ج) اگر نہیں تو اس کی وجہ بتائی جائے اور اگر ہو چکا ہے تو کس تاریخ سے ہوا ہے؟

وزیر آبکاری و محصولات / خزانہ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) جی ہاں!یہ درست ہے۔

(ب) محتسب پنجاب کا حکم نامہ 2013-04-22 کو جاری ہوا تھا۔اس کے عملدرآمد کی تاریخ 2013-05-21 تھی۔اس حکم پر عملدرآمد اس وجہ سے نہیں ہوا ہے کیونکہ عزت مآب صوبائی محتسب کو اس طرح کے احکامات جاری کرنے کا اختیار نہ ہے۔یہاں یہ ذکر کرنا بھی ضروری ہے کہ سیکرٹری قانون سے اس امر پر مشورہ کیا گیا انہوں نے یہ ایڈوائس دی ہے کہ ملازمت کے قواعد و ضوابط پر جناب صوبائی محتسب حکم دینے کے مجاز نہ ہیں لہذا سیکرٹری صوبائی محتسب کو اس بارے میں اطلاع کر دی گئی ہے۔

(ج) جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے کہ محکمہ ہذا نے محکمہ قانون و پارلیمانی امور سے جناب صوبائی محتسب پنجاب کے حکم کی تعمیل کے بارے میں رائے طلب کی، جس پر انہوں نے رائے کا اظہار کیا کہ صوبائی محتسب ایکٹ 1997 کی شق نمبر 9 کے تحت صوبائی محتسب حکومت کی پالیسی کے برخلاف کوئی فیصلہ صادر کرنے کا مجاز نہ ہے۔منسلکہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے لہذا معزز ایوان کو مطلع کیا جاتا ہے کہ حکومت پنجاب نے سپریم کورٹ آف پاکستان میں 47 اپیلیں دائر کی ہوئی ہیں جس میں یہ استدعا کی گئی ہے کہ لاہور ہائیکورٹ کے ڈبل کیوٹیشن کے حق میں دیئے گئے احکامات کو کالعدم قرار دیا جائے لہذا سپریم کورٹ کے فیصلے کے مطابق حکومت پنجاب عمل کرے گی۔

ساہیوال: محکمہ اطلاعات کی عمارت سے متعلقہ تفصیلات

*4925: جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): کیا وزیر اطلاعات وثقافت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع ساہیوال میں محکمہ اطلاعات کے دفتر کی اپنی عمارت موجود ہے یا کرائے کی عمارت میں کام کر رہے ہیں؟

(ب) محکمہ کرایہ کی مد میں سالانہ کتنی رقم ادا کرتا ہے؟

(ج) ضلع ساہیوال میں محکمہ اطلاعات کے کتنے ملازمین فرائض سرانجام دے رہے ہیں ان کے نام اور سکیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(د) اس وقت ملازمین کی کتنی سیٹیں کون کون سے سکیل میں کب سے خالی ہیں، محکمہ کب تک پر کرنے کا ارادہ رکھتا ہے؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ضلعی دفتر ساہیوال کرائے کی بلڈنگ میں کام کر رہا ہے۔

(ب) ضلعی دفتر ساہیوال کرایہ کی مد میں سالانہ مبلغ۔/214500روپے ادا کرتا ہے۔ (ماہانہ مبلغ-/17875 برائے مالی سال 14-2013

(ج) ضلعی دفتر ساہیوال میں محکمہ اطلاعات کے آٹھ ملازمین کام کر رہے ہیں۔ ان کے نام اور سکیلز کی تفصیل درج ذیل ہے:

1. محمد عقیل اشفاق، ڈپٹی ڈائریکٹر (BPS-18)
2. آفتاب احمد، فوٹو گرافر (BPS-13)
3. رمضان ناصر، فوٹو گرافر (BPS-13)
4. بشیر احمد، سینئر کلرک (BPS-09)
5. ظہور احمد، جونیئر کلرک (BPS-07)
6. غلام مرتضیٰ، ڈرائیور (BPS-05)
7. ارشد اقبال، نائب قاصد (BPS-02)
8. وقاص سعید، ڈاک رنر (BPS-01)

(د) ضلعی دفتر محکمہ اطلاعات ساہیوال میں اس وقت صرف ایک فوٹو گرافر (BPS-14) کی اسامی 2012 سے خالی پڑی ہے۔ مزید یہ کہ سینئر فوٹو گرافر کی اسامی پروموشن کوٹا سے تعلق

رکھتی ہے۔ عنقریب DPC کے تحت مذکورہ اسامی اہل ملازم کو ترقی دے کر پُر کر لی جائے گی۔

ضلع لاہور: قرضہ جات جاری کرنے کی تفصیلات

*1418: محترمہ راحیلہ خادم حسین: کیا وزیر امداد باہمی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور میں موجود کوآپریٹو بنک نے سال 13-2012 میں کل کتنے قرضہ جات جاری کئے؟

(ب) ضلع لاہور میں موجود کوآپریٹو بنک نے سال 2012 میں جن لوگوں کو قرضہ جات جاری کئے، ان کے لئے کیا کیا شرائط رکھی گئیں؟

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ):

(الف) ضلع لاہور میں موجود کوآپریٹو بنک نے سال 13-2012 میں مبلغ 4 کروڑ 25 لاکھ 6 ہزار 200 روپے کے قرضہ جات جاری کئے۔

(ب) ضلع لاہور میں موجود کوآپریٹو بنک نے سال 2012 میں جن لوگوں کو قرضہ جات جاری کئے ان کے لئے درج ذیل شرائط رکھی گئیں:

نمبر شمار	قسم قرضہ	شرائط
1	ڈیری لائیوسٹاک	یہ قرضہ جات 15.80 اور 18 فیصد مارک اپ سالانہ پر زرعی پاس بک کے عوض جاری کئے گئے۔
2	فصلی قرضہ سوسائٹی	یہ قرضہ جات 16 فیصد مارک اپ سالانہ پر محکمہ امداد باہمی کی سفارش پر عندالطلب پرونوٹ پر جاری کئے گئے۔
3	گولڈ فنانس	یہ قرضہ جات 16 اور 20 فیصد مارک اپ سالانہ پر سونے کے زیورات کے عوض جاری کئے گئے۔

پنجاب کے افسران اور ایم پی ایز کے بیرون ملک علاج کی تفصیلات

*2155: میاں محمد اسلم اقبال: کیا وزیر خزانہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پچھلے پانچ سالوں کے دوران پنجاب کے کن کن سرکاری آفیسران کا علاج بیرون ملک ہوا اور ان پر کتنے کتنے اخراجات آئے؟

(ب) مذکورہ عرصہ کے دوران کن صوبائی اسمبلی کے ارکان کا علاج بیرون ملک ہوا اور ان پر کتنے کتنے اخراجات آئے؟

وزیر آبکاری و محصولات / خزانہ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن):

(الف) یہاں یہ وضاحت کرنا مناسب ہو گا کہ افسران اور ایم پی اے کے بیرون ملک علاج کے لئے اخراجات کی منظوری زیادہ تر محکمہ صحت کے دائرہ کار میں آتی ہے۔ تاہم پچھلے پانچ سالوں میں مندرجہ ذیل افسران و ایم پی ایز کے بیرون ملک علاج کے لئے اخراجات کی منظوری متعلقہ محکمہ کے ذریعے محکمہ خزانہ سے حاصل کی گئی ہے۔

پچھلے پانچ سالوں کے دوران پنجاب کے کن کن سرکاری آفیسران کا علاج بیرون ملک ہوا اور ان پر کتنے کتنے اخراجات آئے۔

نمبر شمار	تفصیل	متعلقہ محکمہ جس کے ذریعے منظوری حاصل کی گئی	جاری کردہ رقم	مالی سال
1	جناب ناصر حسین اسسٹنٹ پروفیسر، گورنمنٹ کالج ٹاؤن شپ، لاہور برائے لیور ٹرانسپلانٹ (جگر کی پیوند کاری)	ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ	3.800ملین	2013۔14
2	جناب محمد افضل ساجد، ریسرچ آفیسر ویٹرنری ریسرچ انسٹیٹیوٹ، لاہور برائے لیور ٹرانسپلانٹ (جگر کی پیوند کاری)	لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ	5.000ملین	2009۔10
3	جناب کبیر حسین ولد یاور حسین، ایڈیشنل سیکرٹری (ایڈمن) ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ	ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ	1.037ملین	2012۔13
4	سید اسمعیل علی شاہ ولد جسٹس سید منصور علی شاہ، جج لاہور ہائیکورٹ، لاہور	لاہور ہائیکورٹ لاہور	6.400	2012۔13
5	مس ماہین تقی قریشی دختر مس سارہ اسلم، ایڈیشنل سیکرٹری (اسٹیبلشمنٹ)، گورنر سیکرٹریٹ	ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ	1.376ملین	2013۔14
6	جناب وقاص عالم ایڈیشنل سیکرٹری (ایڈمن) سی اینڈ ڈبلیو ڈیپارٹمنٹ برائے علاج والد جناب محمد عالم خان	سی اینڈ ڈبلیو ڈیپارٹمنٹ	4.487ملین	2012۔13
	کل رقم		22.100ملین	

(ب) مذکورہ عرصہ کے دوران جن ارکان صوبائی اسمبلی کا بیرون ملک علاج ہوا اور ان پر اخراجات کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

نمبر شمار	تفصیل	متعلقہ محکمہ جس کے ذریعے منظوری حاصل کی گئی	جاری کردہ رقم	مالی سال
1	جناب محمد احمد ولد شوکت محمود بسراء، ایم پی اے بہاولنگر	ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ	1.296ملین	2011-12
2	جناب شاہد انجم، ایم پی اے برائے علاج زوجہ	ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ	0.435ملین	2012۔13
3	مسز نیلم جبار زوجہ عبدالجبار، وزیر پاپولیشن ویلفیئر پنجاب	ایس اینڈ جی اے ڈی ڈیپارٹمنٹ	4.000ملین	2009۔10
	کل رقم	لاہور ہائیکورٹ لاہور	5.731	

ضلع ساہیوال میں محکمہ ثقافت کے ملازمین سے متعلقہ تفصیلات

*4935: جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): کیا وزیر اطلاعات وثقافت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع ساہیوال میں محکمہ ثقافت کے کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں؟

(ب) ضلع ساہیوال میں محکمہ ثقافت کے ملازمین کے پاس کل کتنی گاڑیاں ہیں؟

(ج) ضلع ساہیوال میں موجود ثقافت کے محکمے میں موجود ملازمین کی کتنی اسامیاں عرصہ دراز سے خالی چلی آرہی ہیں، ان خالی اسامیوں کو کب تک پر کر دیا جائے گا؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ضلع ساہیوال میں محکمہ ثقافت کے تحت ساہیوال آرٹس کونسل کا قیام مالی سال 13-2012 میں وزیر اعلیٰ پنجاب کی منظوری سے ہوا۔ ساہیوال آرٹس کونسل کے لئے 16 اسامیاں بھی منظور ہوئیں۔ اس وقت کل آٹھ ملازمین کام کر رہے ہیں۔ دو مستقل بنیادوں پر جبکہ باقی جزوقتی یومیہ اجرت پر کام کر رہے ہیں باقی اسامیاں خالی ہیں۔

(ب) ضلع ساہیوال میں محکمہ ثقافت کے تحت ساہیوال آرٹس کونسل میں کسی بھی ملازم کے پاس کوئی بھی سرکاری گاڑی نہیں ہے۔

(ج) ضلع ساہیوال میں محکمہ ثقافت کے تحت ساہیوال آرٹس کونسل میں اس وقت کل 14 اسامیاں خالی ہیں، چونکہ اس وقت نئی بھرتی پر پابندی عائد ہے۔ جونہی بھرتی پر سے پابندی اٹھالی جائے گی تو پھر خالی اسامیوں کو قواعد وضوابط کے مطابق پر کر لیا جائے گا۔

پراونشل کوآپریٹو بنک کی طرف سے لئے گئے قرضہ کی واپسی کی تفصیلات

*1770: محترمہ لبنیٰ ریحان: کیا وزیر امداد باہمی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پراونشل کوآپریٹو بنک نے پچھلے پانچ سالوں کے دوران سٹیٹ بنک کا کتنا قرضہ واپس کیا اور کتنا بقایا ہے سال وار تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(ب) مذکورہ بنک نے یہ قرضہ کون کون سے ذرائع سے ہونے والی آمدن سے واپس کیا، اس کی تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ج) سٹیٹ بنک کا بقایا قرضہ کب تک ادا کر دیا جائے گا، تاریخ وسال سے آگاہ کریں؟

وزیرامداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ):

(الف) دی پنجاب پراونشل کوآپریٹو بنک لمیٹڈ نے پچھلے پانچ سالوں کے دوران سٹیٹ بنک آف پاکستان کا جتنا قرضہ واپس کیا اور جتنا بقایا ہے اس کی سال وار تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) دی پنجاب پراونشل کوآپریٹو بنک لمیٹڈ نے مبلغ 350 ملین روپے اصل زر اور 2742 ملین روپے مارک اپ کل مبلغ 3092 ملین روپے اپنے بنکنگ آپریشنز سے ہونے والی آمدن سے واپس کئے اور حکومت پنجاب نے مبلغ 7650 ملین روپے اصل زر کی مد میں واپس کئے۔

(ج) بنک ہذا کے ذمہ سٹیٹ بنک آف پاکستان کا کوئی قرضہ بقایا نہ ہے۔

ضلع جہلم: تحصیل دینہ میں سب ٹریژری آفس کا قیام و دیگر تفصیلات

*2345: مہر محمد فیاض: کیا وزیر خزانہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تحصیل دینہ ضلع جہلم میں سب ٹریژری آفس قائم نہ ہونے کی وجہ سے تحصیل کے پینشنرز کی رجسٹریوں و سٹمپس اور دیگر سرکاری شعبہ جات کے ملازمین کو جہلم خزانہ میں جانا پڑتا ہے؟

(ب) حکومت عوامی فلاح کے لئے تحصیل دینہ میں کب تک سب ٹریژری آفیسر کی تعیناتی اور دفتر کی بلڈنگ تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر آبکاری و محصولات / خزانہ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) تحصیل دینہ میں سب ٹریژری آفس قائم نہیں ہے۔ البتہ پنشنرز اپنی خواہش کے مطابق اپنے نزدیک ترین بنک برانچ سے پنشن وصول کر رہے ہیں نیز سٹیمپ پیپرز دفتر خزانہ جہلم سے بلا تعطل جاری ہو رہے ہیں اور دوسرے شعبہ جات کے افراد اپنے دفتری معمولات کے لئے جہلم دفتر آتے ہیں۔

(ب) تحصیل دینہ ضلع جہلم میں تاحال نیشنل بنک کی sub. chest برانچ قائم نہ ہوئی ہے، جیسے ہی NBP اپنی sub. chest برانچ قائم کرے گا تو وہاں پر سب ٹریژری آفیسر کی تعیناتی کر دی جائے گی اور بلڈنگ بھی تعمیر کر دی جائے گی۔

پی آئی اے ایمپلائز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی میں کروڑوں کے گھپلوں کی تفصیلات

*2475: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر امداد باہمی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پی آئی اے ایمپلائز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لاہور میں کروڑوں روپے کا فراڈ ہوا ہے، اس فراڈ کے خلاف محکمہ کوآپریٹو کے افسران نے تاحال کیا کارروائی کی ہے۔ سوسائٹی کا آڈٹ کب تک ہو چکا ہے اور latest آڈٹ رپورٹ میں سوسائٹی کے حسابات میں کن غلطیوں کی نشاندہی کی گئی ہے؟

(ب) سوسائٹی کی AGM کب منعقد ہوئی، کیا تمام اہم فیصلوں کی منظوری AGM سے حاصل کی گئی ہے؟

(ج) کیا سوسائٹی کے رہائشی پلاٹس کو کمرشل میں تبدیل کرنے کے کوئی اصول وضوابط بنائے گئے ہیں، اگر جواب نہ میں ہے تو اس کی وجہ اور کمرشلائزیشن سے کتنی آمدنی سوسائٹی کو حاصل ہوئی؟

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ):

(الف) یہ درست نہ ہے۔ سوسائٹی ہذا کا آڈٹ سال 30-06-2012 تک ہو چکا ہے۔ آڈٹ اعتراضات متعلقہ آفیسر کو مورخہ 23-01-2014 برائے تعمیل جاری کر دیئے گئے ہیں۔

(ب) آخری AGM مورخہ 15-12-13 کو منعقد ہوئی ایجنڈا کی تمام آئٹمز حاضر ممبران نے منظور کیں، ماسوائے حساب کتاب برائے سال 1-07-07 تا 30-06-10 کئے۔ تاہم AGM کی اس کارروائی کو رجسٹرار کوآپریٹوز پنجاب لاہور کے پاس چیلنج کیا گیا جس پر رجسٹرار کوآپریٹوز پنجاب لاہور نے اپنے فیصلہ مورخہ 21-02-2014 میں AGM کو بمطابق قانون درست قرار دیا۔

(ج) سوسائٹی مذکور نے رہائشی پلاٹوں کو کمرشل پلاٹوں میں تبدیل کرنے کے لئے تاحال کوئی اصول وضوابط نہ بنائے ہیں اور نہ ہی سوسائٹی نے رہائشی پلاٹوں کو کمرشل پلاٹوں میں تبدیل کیا ہے۔ البتہ ایل ڈی اے نے جو کہ مجاز اتھارٹی ہے۔ مین بلیوارڈ روڈ کے دونوں اطراف کو کمرشل کر دیا تھا۔ یہ روڈ حاکم چوک سے واپڈا چوک تک جاتی ہے تاہم سوسائٹی ممبران کی درخواست پر معاملہ ایل ڈی اے کو بھیج دیا جاتا ہے تاکہ ایل ڈی اے اس کا فیصلہ کرے البتہ سوسائٹی اس ضمن میں upgradation فیس -/3000 روپے فی مرلہ چارج کرتی تھی جو

کہ سال2008 میں بڑھاکر-/45000روپے فی مرلہ کر دی گئی ہے۔اس مد میں اب تک مندرجہ ذیل رقوم سوسائٹی وصول کر چکی ہے۔

سال	فیس
30-06-2008	-/4,54,000روپے
30-06-2009	NIL
30-06-2010	-/2,375,000روپے
30-06-2011	-/1,621,493روپے
30-06-2012	-/3,690,000روپے
30-06-2013	-/6,247,500روپے
31-12-2013	-/2,643,750روپے

صوبہ میں خط افلاس سے نیچے زندگی گزارنے والے لوگوں کی تفصیلات

*2443: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیاوزیر خزانہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ پنجاب کے کون کون سے اضلاع کے لوگ خط افلاس(Line Poverty) سے نیچے زندگی گزارنے پر مجبور ہیں اس میں انتہائی غربت(poverty absolutely) سے متاثر اضلاع کون کون سے ہیں؟

(ب) صوبہ پنجاب میں غربت کو ختم کرنے اور لوگوں کا معیار زندگی بہتر بنانے کے لئے کیا اقدامات تجویز کئے گئے ہیں؟

(ج) کیا حکومت غریب اور مستحق افراد کے لئے ایسے خدمت خلق کے مراکز قائم کرنے کو تیار ہے جہاں بہت ہی سستا کھانا اور دیگر ضروریات زندگی فراہم ہوں؟

وزیر آبکاری و محصولات / خزانہ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) اقوام متحدہ کے متعین کردہ معیار کے مطابق جن افراد کی یومیہ آمدنی 1.25$ سے کم ہے یا وہ لوگ جو یومیہ calories 2350 سے کم consume کرتے ہیں خط افلاس سے نیچے زندگی گزار رہے ہیں۔

Sustainable Development Policy Institute کے November, 2012 کے سروے کے مطابق صوبہ پنجاب میں 19 فیصد افراد خط افلاس سے نیچے زندگی گزارنے پر مجبور ہیں۔ انتہائی غربت سے متاثرہ اضلاع راجن پور، مظفر گڑھ، ڈی جی خان، بہاولپور اور لیّہ ہیں۔

(ب)

1) جنوبی پنجاب کی پسماندگی کے پیش نظر حکومت پنجاب نے بجٹ میں Southern Punjab Poverty Alleviation Project(SPPAP) کے تحت ملین روپے کی رقم مخصوص اضلاع بہاول پور، بہاولنگر، راجن پور اور مظفر گڑھ میں مختص کی گئی ہے۔ یہ رقم بلواسطہ تابلاواسطہ غربت کے خاتمے کے لئے مختص ہے۔

2) Punjab Economic Opportunity Programme کے تحت حکومت پنجاب نے صوبے کو مخصوص اضلاع بہاولپور، بہاولنگر، لودھراں، مظفر گڑھ، لاہور، گوجرانوالہ، فیصل آباد، سرگودھا، چنیوٹ، بہاولپور میں ایک ارب کی رقم مختص کی ہے۔ یہ سکیم ہنر مندی کی تعلیم دیتی ہے تاکہ افراد کی استعداد کو بڑھا کر ان کے لئے روزگار کے بہتر مواقع پیدا کئے جا سکیں۔

3) Tribal Area Development Project کے تحت حکومت پنجاب نے 200 ملین روپے کی رقم مخصوص اضلاع ڈیرہ غازی خان، راجن پور اور ڈیرہ غازی خان کے قبائلی علاقہ کے لئے مختص کی گئی ہے۔

4) Southern Punjab Development Programme کے تحت حکومت پنجاب نے 5-ارب سے زائد کی رقم مخصوص اضلاع بہاول پور، ڈیرہ غازی خان، ملتان، بہاولنگر، خانیوال، لودھراں، مظفر گڑھ، رحیم یار خان، راجن پور اور وہاڑی کی ترقی کے لئے مختص کی ہے۔

5) جنوبی پنجاب کی دیگر سکیموں کے لئے بجٹ میں تقریباً 5-ارب کی رقم مختص کی ہے۔

(ج)

1) موجودہ حکومت جنوبی پنجاب اور دوسرے پسماندہ اضلاع کی ترقی اور غربت کے خاتمے پر خصوصی توجہ مرکوز کئے ہوئے ہے۔ بجٹ میں مختص رقم علاقے کی ترقی اور یہاں کے لوگوں کی غربت میں کمی پر خرچ کی جارہی ہے۔

2) حکومت پنجاب ہر غریب فرد اور ضرورت مند خاندان کی ماہانہ مالی معاونت کا پروگرام شروع کرنے کی خواہشمند ہے۔ اس ضمن میں محکمہ خوراک پنجاب کے تعاون سے کوششوں کا آغاز کیا جا چکا ہے تاکہ اس پروگرام پر عملدرآمد کیا جا سکے۔ حکومت پنجاب فوری طور پر Punjab Social Protection Authority کا قیام عمل میں لارہی ہے۔ اس اتھارٹی کا مقصد صوبے کے نادار اور پسے ہوئے غرباء کے لئے جامع Social Protection System متعارف کروانا ہے۔

3) حکومت پنجاب صوبہ میں غربت کے خاتمے کے لئے مختلف مواقع پر خصوصی بازاروں کا اہتمام کرتی ہے، مثلاً رمضان بازاروں کا اہتمام، اس میں سستا آٹا رعائتی نرخوں پر فراہم کیا جاتا ہے۔ اس ضمن میں محکمہ خزانہ پنجاب سال 14-2013 میں 1804.55 ملین روپے محکمہ خوراک کو ادا کر چکا ہے۔

ضلع ساہیوال: محکمہ امداد باہمی کے دفاتر کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2724: محترمہ نبیلہ حاکم علی خان: کیا وزیر امداد باہمی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ساہیوال میں امداد باہمی کے کتنے دفاتر کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ب) اس ضلع میں محکمہ ہذا کے کل ملازمین کی تعداد کتنی ہے، تفصیل عہدہ اور گریڈ وار بتائیں؟

(ج) اس ضلع میں کتنی پوسٹیں کس کس گریڈ کی کب سے خالی پڑی ہیں؟

(د) حکومت اس ضلع میں خالی اسامیاں کب تک پر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ):

(الف)

1۔ ڈسٹرکٹ آفیسر کوآپریٹوز، ساہیوال
2۔ اسسٹنٹ رجسٹرار کوآپریٹو سوسائٹیز، ساہیوال
3۔ اسسٹنٹ رجسٹرار کوآپریٹوز سوسائٹیز چیچہ وطنی
4۔ انسپکٹر کوآپریٹو سوسائٹیز، ساہیوال صدر
5۔ انسپکٹر کوآپریٹو سوسائٹیز ڈیرہ رحیم
6۔ انسپکٹر کوآپریٹو سوسائٹیز، برجوالہ
7۔ انسپکٹر کوآپریٹو سوسائٹیز ہڑپہ
8۔ انسپکٹر کوآپریٹو سوسائٹیز، نور شاہ
9۔ انسپکٹر کوآپریٹو سوسائٹیز، چیچہ وطنی
10۔ انسپکٹر کوآپریٹو سوسائٹیز، کسووال
11۔ انسپکٹر کوآپریٹو سوسائٹیز، غازی آباد
12۔ انسپکٹر کوآپریٹو سوسائٹیز، شاہکوٹ

(ب)

عہدہ	گریڈ	تعداد
ڈسٹرکٹ آفیسر کوآپریٹوز، ساہیوال	17	01
اسسٹنٹ رجسٹرار کوآپریٹو سوسائٹیز	16	02
اسسٹنٹ	14	01
انسپکٹر کوآپریٹو سوسائٹیز	11	09
سینئر کلرک	09	02
جونیئر کلرک	07	16
سب انسپکٹر کوآپریٹو سوسائٹیز	06	36
ڈرائیور	04	01
نائب قاصد	01	13
چوکیدار	01	01
مالی	01	01
خاکروب	01	01

(ج)

تعداد / عہدہ	کب سے خالی پڑی ہے۔
1۔انسپکٹر کوآپریٹو سوسائٹیز، ساہیوال صدر	11-01-2013
2۔انسپکٹر کوآپریٹو سوسائٹیز، ڈیرہ رحیم	14-11-2013
3۔انسپکٹر کوآپریٹو سوسائٹیز، ہڑپہ	01-10-2013
4۔انسپکٹر کوآپریٹو سوسائٹیز، نور شاہ	01-11-2013
5۔انسپکٹر کوآپریٹو سوسائٹیز، چیچہ وطنی	01-08-2013
6۔انسپکٹر کوآپریٹو سوسائٹیز، غازی آباد	01-08-2013
7۔انسپکٹر کوآپریٹو سوسائٹیز، شاہ کوٹ	01-11-2013
1۔سب انسپکٹر کوآپریٹو سوسائٹیز، 58/G.D	04-10-2013
2۔سب انسپکٹر کوآپریٹو سوسائٹیز، نائی والا	01-07-2013
3۔سب انسپکٹر کوآپریٹو سوسائٹیز، 85/6-R	24-05-2013
4۔سب انسپکٹر کوآپریٹو سوسائٹیز، چیچہ وطنی	02-04-2013
5۔سب انسپکٹر کوآپریٹو سوسائٹیز، مراد کے کاٹھیہ	02-04-2013
6۔سب انسپکٹر کوآپریٹو سوسائٹیز، 168/9-L	05-07-2013
7۔سب انسپکٹر کوآپریٹو سوسائٹیز، 96/12-L	01-03-2013
1۔نائب قاصد دفتر ڈسٹرکٹ آفیسر کوآپریٹوز، ساہیوال	07-11-2013
2۔نائب قاصد دفتر اسسٹنٹ رجسٹرار کوآپریٹو سوسائٹیز ساہیوال	01-12-2012

(د) تقرریوں پر پابندی حکومت پنجاب کی جانب سے ہے۔ جونہی پابندی اٹھائی جائے گی قواعد و ضوابط کے مطابق تقرریاں کر دی جائیں گی۔

چنیوٹ: ضلع کا درجہ حاصل ہونے پر تعمیر و ترقی کے جاری ون ٹائم گرانٹ سے متعلقہ تفصیلات

*3926: الحاج محمد الیاس چنیوٹی: کیا وزیر خزانہ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چنیوٹ کو 2009 میں ضلع کا درجہ حاصل ہوا اور اس کی تعمیر و ترقی کے لئے ون ٹائم گرانٹ جاری کی گئی، ون ٹائم گرانٹ کی مقدار کیا ہے؟

(ب) ضلع چنیوٹ کو ملنے والی ون ٹائم گرانٹ کن کن جگہوں پر استعمال کی گئی، ان کی تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

(ج) جن جگہوں پر ون ٹائم گرانٹ استعمال کی گئی۔ ان کے لئے جو کوٹیشنز اور ٹینڈرز جن جن ریٹوں پر منظور کئے گئے ان کی مکمل تفصیل کا غذاتی ثبوتوں کے ایوان میں پیش کی جائے؟

(د) جن کمپنیز اور پرائیویٹ اداروں سے مذکورہ کام کروائے گئے ان کے نام و پتے مکمل تفصیل سے بتائے جائیں جن اتھارٹیز نے منظوری دی ان کی بھی وضاحت بیان کی جائے؟

وزیر آبکاری و محصولات / خزانہ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن):

(الف) ہاں! یہ درست ہے کہ چنیوٹ کو 2009 میں ضلع کا درجہ دیا گیا تھا اور اس کو ون ٹائم گرانٹ جاری کی گئی۔ ون ٹائم گرانٹ کی مقدار 80.000 ملین تھی۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ون ٹائم گرانٹ مختلف سرکاری دفاتر اور رہائش گاہوں کی مرمت کے علاوہ سرکاری دفاتر کے لئے فرنیچر Machinery and Equipment وغیرہ کی خریداری کے لئے خرچ کی گئی جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) تمام متعلقہ کاغذات کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) تمام کمپنیز اور ادارے جن سے کام کروائے گئے ان کی لسٹ بمعہ اتھارٹی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے تمام کام (Competent Authority) DDC کی منظوری سے کئے گئے۔

ضلع گجرات: تحصیل کھاریاں میں انجمن امداد باہمی سے متعلقہ تفصیلات

*4085: میاں طارق محمود: کیا وزیر امداد باہمی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل کھاریاں گجرات میں محکمہ امداد باہمی کے تحت انجمن امداد باہمی کی تعداد کتنی ہے؟

(ب) ان کو سال 12-2011 اور 13-2012 کے دوران کتنی رقم بطور قرض جاری کی گئی؟

(ج) ان میں سے کتنی ڈیفالٹرز ہیں ان کے نام اور ان کے ذمہ قرض کی تفصیل بتائیں؟

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ):

(الف) مورخہ 14-05-2014 کے مطابق تحصیل کھاریاں ضلع گجرات میں محکمہ امداد باہمی کے تحت رجسٹرڈ انجمن ہائے امداد باہمی کی تعداد 292 ہے۔

(ب) ان دو سالوں کے دوران 233 انجمن ہائے امداد باہمی کو قرضہ جاری کیا گیا جس کی سال وار تفصیل اس طرح ہے:

سال	تعداد انجمن ہائے	سال وار جاری کردہ رقم قرضہ
2011-12	120	16,004,000/-

2012-13	113	15,360,000/-
میزان	233	31,364,000/-

سال12-2011 میں جاری کردہ رقم قرضہ = مبلغ 1 کروڑ 60 لاکھ 4 ہزار روپے
سال13-2012 میں جاری کردہ رقم قرضہ = مبلغ 1 کروڑ 53 لاکھ 60 ہزار روپے
میزان = مبلغ 3 کروڑ 13 لاکھ 64 ہزار روپے

(ج) تحصیل کھاریں ضلع گجرات میں سال12۔2011 اور 13۔2012 کے دوران جن انجمن ہائے امداد باہمی کو قرضہ جاری کیا گیا ان میں سے کوئی بھی ڈیفالٹر نہ ہے اور نہ ہی ان سے اس وقت کوئی قرضہ واجب الوصول ہے۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

راولپنڈی میں کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی سے متعلقہ تفصیلات

14: محترمہ صوبیہ انور ستی: کیا وزیر امداد باہمی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع راولپنڈی کی کون کون سی کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹیز فعال ہیں اور کون سی ایسی ہیں جنہوں نے صرف نام رجسٹرڈ کروا رکھا ہے اور غیر فعال ہیں؟

(ب) نیز پچھلے پانچ سالوں میں ضلع راولپنڈی میں کون کون سی ہاؤسنگ سوسائٹیز نے پارک سکول / مسجد و گرین بیلٹ کے لئے اراضی کا اسٹیٹس تبدیل کروایا، تفصیل بیان فرمائیں؟

(ج) کس مجاز اتھارٹی کی اجازت سے ان پلاٹوں کا اسٹیٹس تبدیل کیا گیا براہ کرم قانون کا حوالہ بھی فراہم کریں؟

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ):

(الف) ضلع راولپنڈی میں کل 33 کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹیز ہیں جن میں سے 24 فعال ہیں۔ ایک سوسائٹی زیر انصرام اور آٹھ سوسائٹیز غیر فعال ہیں۔ فہرست ہمراہ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) بمطابق آمدہ رپورٹ کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹیز بذریعہ فیلڈ سٹاف راولپنڈی پچھلے پانچ سالوں میں ائرپورٹ ایمپلائز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ راولپنڈی کی انتظامیہ کمیٹی کی استدعا پر ڈسٹرکٹ آفیسر کوآپریٹوز راولپنڈی نے سال 2012 میں پارک کا اسٹیٹس تبدیل کرنے کی منظوری دی جس پر پارک کی جگہ پر رہائشی پلاٹ بنا کر الاٹ کر دیئے گئے۔ تاہم بعد ازاں ڈسٹرکٹ آفیسر کوآپریٹوز راولپنڈی کی طرف سے منظوری واپس لے لی گئی۔ تاہم پارک کا

status تاحال بحال نہ ہوا ہے۔ اس کے علاوہ کسی کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی نے پارک سکول / مسجد و گرین بیلٹ کے لئے مختص اراضی کا status تبدیل نہیں کروایا۔

(ج) پارک کے status کی سوسائٹی کی انتظامیہ کمیٹی کی استدعا پر اس وقت کے ڈسٹرکٹ آفیسر کوآپریٹوز راولپنڈی نے بمطابق بائی لاز نمبر (c)(2)34 کی منظوری دی۔

کوآپریٹو کالج فیصل آباد سے متعلقہ تفصیلات

230: میاں طاہر: کیا وزیر امداد باہمی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کوآپریٹو کالج فیصل آباد کب قائم ہوا، اس کے مقاصد کیا تھے؟

(ب) اس کالج کی بلڈنگ کتنے کمروں پر مشتمل ہے؟

(ج) اس کالج میں اس وقت کتنا عملہ گریڈ اور عہدہ وار تعینات ہے؟

(د) اس کالج کا سال 14-2013 کا بجٹ کتنا ہے؟

(ہ) اس کالج میں اس وقت کون کون سی کلاسز جاری ہیں؟

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ):

(الف) کوآپریٹو ٹریننگ کالج فیصل آباد 1960 کو قائم ہوا۔ کوآپریٹو ٹریننگ کالج کا اصل مقصد محکمانہ ملازمین اور کوآپریٹو بنک کے ملازمین کو محکمانہ تربیت فراہم کرنا ہے۔

(ب) کالج ہذا کی بلڈنگ 12 کمرہ جات و 4 کلاس رومز اور 1 لائبریری پر مشتمل ہے۔

(ج) کوآپریٹو کالج میں اس وقت 64 آفیسرز / آفیشلز تعینات ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

عہدہ	تعداد پوسٹ	گریڈ
1۔ پرنسپل	1	19
2۔ وائس پرنسپل	1	18
3۔ سینئر انسٹرکٹر	3	17
4۔ انسٹرکٹر	5	16
5۔ لائبریری	1	16
6۔ جونیئر انسٹرکٹر	4	11
7۔ نان ٹیچنگ سٹاف (گریڈ 1 تا 15)	49	

(د) کوآپریٹو کالج کا سال 14-2013 کا بجٹ 34.369 ملین روپے ہے۔

(ہ) کوآپریٹو ٹریننگ کالج میں دوران سال 14-2013 انسپکٹر ٹریننگ کلاس از 2013-8-1 تا 2014-3-31 اور 2013-12-1 تا 2014-06-30 کا انعقاد کیا گیا۔ اس کے علاوہ سال

14-2013 میں ڈسٹرکٹ levelریفریشر کورسز / کم دورانیے کے تربیتی کورسز کا انعقاد کیا گیا۔ رواں سال 15-2014 ماہ جولائی میں دو ریفریشر کورسز کلریکل سٹاف بتاریخ 14-07-17تا14-07-19اور14-07-22تا14-07-24منعقد کئے گئے۔

پنجاب پراونشل کوآپریٹو بنک کا طلائی زیورات پر قرضہ دینے سے متعلقہ تفصیلات

275: محترمہ بشریٰ انجم بٹ: کیا وزیر امداد باہمی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) دی پنجاب پروانشل کوآپریٹو بنک کا طلائی زیورات کے عوض قرضہ دینے کا طریق کار کیا ہے؟

(ب) قرض کی واپسی نہ ہونے پر بنک کتنی دیر بعد کیا ایکشن لیتا ہے؟

(ج) لاہور میں طلائی زیورات پر سال13۔2012کے دوران کتنا قرض دیا گیا؟

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ):

(الف) دی پنجاب پراونشل کوآپریٹو بنک کا طلائی زیورات کے عوض قرضہ دینے کا طریق کار درج ذیل ہے:

1. سائل کے اصل شناختی کارڈ کی کاپی جو زائد المیعاد نہ ہو اور نادرا آن لائن ریکارڈ کے مطابق درست ہو۔
2. سٹیٹ بنک آف پاکستان کی طرف سے جاری کردہ ECIBرپورٹ جس میں وہ کسی اور فنانشل ادارے کا نادہندہ نہ ہو۔
3. ایک عدد ضامن مع اصل شناختی کارڈ ہونا ضروری ہے۔
4. سونا بطور سکیورٹی لیا جاتا ہے گولڈ سمتھ اس کا گراس وزن کرنے کے بعد اصل وزن نکال کر اس کی مارکیٹ ویلیو نکال دیتا ہے جس کا75 فیصد قرضہ جاری کر دیا جاتا ہے۔

(ب) یہ قرض ایک سال کے لئے جاری کیا جاتا ہے اگر مقروض مقررہ وقت میں قرضہ واپس نہ کرے تو اس کو مدت پوری ہونے پر ریکوری نوٹس جاری کئے جاتے ہیں جس میں واضح کیا جاتا ہے کہ آپ نادہندہ ہیں اگر آپ نے ریکوری نہ دی تو آپ کا گولڈ نیلام کر دیا جائے گا اور اگر نوٹس موصول ہونے کے بعد بھی مقروض اپنے ذمہ قرض کی رقم واپس نہیں کرتا تو کسی قومی اردو اخبار میں زیورات مقروض کی تفصیلات شائع کر دی جاتی ہیں اس میں بھی ایک ماہ کی

مدت دی جاتی ہے پھر بھی وہ قرضہ ادا نہ کرے تو اس کا گولڈ نیلام کر دیا جاتا ہے۔ نیلامی کے بعد قرضہ بے باق کر دیا جاتا ہے باقی رقم بچ جائے تو وہ اس کے اکاؤنٹ میں جمع کر دی جاتی ہے۔

(ج) ضلع لاہور میں بنک ہذا کی ایک ہی برانچ ہے جو مال روڈ بنک سکوائر میں واقع ہے۔ سال 2012-13 کے دوران برانچ ہذا نے مبلغ 2 کروڑ 97 لاکھ 63 ہزار 987 روپے طلائی زیورات کے عوض قرض جاری کیا ہے۔

ضلع فیصل آباد میں پنجاب پراونشل کوآپریٹو بنک کی شاخوں سے متعلقہ تفصیلات

300: محترمہ مدیحہ رانا: کیا وزیر امداد باہمی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع فیصل آباد میں پنجاب پراونشل کوآپریٹو بنک کی کتنی شاخیں کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ب) ان شاخوں سے سال 2011-12 سے آج تک کتنے قرضے کن مقاصد کے لئے جاری کئے گئے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) ان قرضہ جات پر کس شرح سے کتنا مارک اپ وصول کیا گیا؟

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ):

(الف) ضلع فیصل آباد میں پنجاب پراونشل کوآپریٹو بنک کی سات شاخیں ہیں جو کہ درج ذیل مقامات پر واقع ہیں۔

1. پنجاب پراونشل کوآپریٹو بنک لمیٹڈ، فیصل آباد
2. پنجاب پراونشل کوآپریٹو بنک لمیٹڈ، چک جھمرہ
3. پنجاب پراونشل کوآپریٹو بنک لمیٹڈ، سمندری
4. پنجاب پراونشل کوآپریٹو بنک لمیٹڈ، ڈجکوٹ
5. پنجاب پراونشل کوآپریٹو بنک لمیٹڈ، جڑانوالہ
6. پنجاب پراونشل کوآپریٹو بنک لمیٹڈ، ماموں کانجن
7. پنجاب پراونشل کوآپریٹو بنک لمیٹڈ، تاندلیانوالہ

(ب) ان شاخوں سے سال 2011-12 سے مورخہ 30-06-2014 تک مبلغ ایک ارب 25 کروڑ 15 لاکھ 40 ہزار 96 روپے کے قرضہ جات جن مقاصد کے لئے جاری کئے گئے اس کی تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ان قرضہ جات پر 12 فیصد سے 18 فیصد شرح مارک اپ کے حساب سے مبلغ 19 کروڑ 7 لاکھ 47 ہزار 172 روپے مارک اپ وصول کیا گیا۔ تفصیل تتمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

پوائنٹ آف آرڈر

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میں اپنی بات مفصل کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، سردار شہاب الدین خان صاحب! آپ اپنی بات مکمل کریں۔

حکومت کو الیکشن سے قبل کئے گئے وعدوں کو پورا کرنے اور اپوزیشن سے نامناسب روّیہ سے اجتناب کا مطالبہ

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! معزز وزیر قانون و پارلیمانی امور میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن صاحب بھی تشریف فرما ہیں تو میں گزارش کروں گا کہ اگر معزز ممبران کے سوالوں کے جوابات پارلیمانی سیکرٹری اور وزیر صاحبان اپنے محکمہ جات سے نہیں لیتے تو پھر اس ایوان میں سوالات دینے کا فائدہ کیا ہے؟ میں کہوں گا کہ اگر نوکر شاہی یہاں آفیشل گیلری میں بیٹھنا پسند نہیں کرتی تو پھر اس معزز ایوان میں معزز ممبران اور وزیر صاحبان کا بیٹھنا بے سود ہے۔ پاکستان پیپلز پارٹی نے اپنے پانچ سال پورے کئے اور اس کے بعد الیکشن کے حوالے سے تمام تر تحفظات کے باوجود ایک منتخب حکومت کو اقتدار منتقل کیا۔ آج میں حکومتی بنچوں سے تعلق رکھنے والے ممبران کی باتیں سُن رہا تھا کہ ان کے سوالوں کے جوابات بھی نہیں آتے۔ میں اپنی بات کو دہراتے ہوئے کہوں گا کہ تخت لاہور کی نوکر شاہی کے جو اضلاع میں باؤ یعنی ڈی سی اوز اور ڈی پی اوز بیٹھے ہوئے ہیں اگر انہوں نے حکمرانی کرنی ہے تو پھر اس جمہوریت سے تو آمریت ہی ٹھیک ہے۔ پاکستان پیپلز پارٹی نے یہ کیوں کہا کہ ہم جمہوریت کو derail نہیں ہونے دیں گے اس لئے کہ پاکستان پیپلز پارٹی کے ورکرز اور قائدین نے جمہوریت کو بچانے کے لئے اپنی جانوں کی قربانیاں دی ہیں۔

(اس مرحلہ پر جناب ڈپٹی سپیکر کرسئ صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: سردار صاحب اپنی بات جاری رکھیں۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میں بات کر رہا تھا کہ پاکستان پیپلز پارٹی نے جمہوریت کی خاطر قربانیاں دی ہیں۔ ہمارے بانی قائد شہید ذوالفقار علی بھٹو کو پھانسی پر چڑھا دیا گیا اور اس کے بعد judiciary نے تسلیم کیا کہ ان کی پھانسی غلط تھی۔ محترمہ بے نظیر بھٹو بھی اسی جمہوریت کی خاطر شہید ہوئیں۔ خُدا کے لئے حکومت ان جمہوری روّیوں کو سمجھے۔ اس سے پہلے قومی اسمبلی میں یہ باتیں کی جا چکی ہیں لیکن حکومت نے کوئی سبق نہیں سیکھا۔ آج صوبائی اسمبلی پنجاب میں بھی بات کرنے کا موقع ملا ہے تو میں حکومت کی سنجیدگی کے حوالے سے کہوں گا کہ ہمارے معزز وزیر صاحبان اس جانب کوئی توجہ ہی نہیں دے رہے۔ یہاں ایوان میں معزز ممبران کے سوالات کے صحیح جوابات بھی نہیں دیئے جا رہے۔ پی ٹی آئی اور دوسری کچھ جماعتوں کے لوگ کیوں دھرنے دیئے ہوئے ہیں اور کیوں جلسے ہو رہے ہیں؟ یہ باتیں سوچنے اور سمجھنے کے لئے حکومت کے پاس تو شاید وقت ہی نہیں ہے۔ اگر حکومت کے صاحب اقتدار لوگوں نے آج اپنے روّیوں کو تبدیل نہ کیا تو پھر شاید بہت دیر ہو جائے گی۔ حکومت کی نااہلیوں کی ایک لمبی تفصیل ہے۔ صوبے میں حکومت پنجاب نے شعبہ تعلیم، شعبہ صحت اور شعبہ زراعت کی ترقی کے حوالے سے اب تک کیا کارکردگی دکھائی ہے؟ پاکستان پیپلز پارٹی جمہوریت بچانے کے لئے شروع دن سے کام کر رہی ہے اور آخری دم تک جمہوریت کی خاطر لڑے گی۔

جناب سپیکر! میں نے کل بھی عرض کیا تھا کہ ہمیں قائد حزب اختلاف اور پی ٹی آئی کے معزز ممبران صوبائی اسمبلی کو منا کر ایوان میں واپس لانا چاہئے لیکن مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ کل میری اس بات کو consider ہی نہیں کیا گیا۔ آج میں اپنی بات پھر دہرا رہا ہوں کہ ہمیں پی ٹی آئی کے ممبران کو اس ایوان میں واپس لانا چاہئے۔ یہ ٹھیک ہے کہ مسلم لیگ (ن) کی پنجاب اسمبلی میں اکثریت ہے اور حزب اختلاف کے ممبران کی تعداد بہت کم ہے۔ اگر حزب اختلاف میں پاکستان پیپلز پارٹی کے دو یا تین ممبر بھی رہ گئے تو پھر بھی ہم عوام کی خاطر ہمیشہ بات کرتے رہیں گے۔ میں آپ کے توسط سے حکومت پنجاب سے پوچھوں گا کہ لوڈشیڈنگ کیوں ختم نہیں ہوئی؟ آپ اس وقت کہتے تھے کہ چھ ماہ میں ہم لوڈشیڈنگ ختم کر دیں گے اور آج تو سولہ ماہ گزر چکے ہیں لیکن لوڈشیڈنگ ختم نہیں ہو سکی۔ اسی طرح بے روزگاری میں اضافہ ہو رہا ہے اور مہنگائی آسمان کو چھو رہی ہے۔ یہ تمام چیزیں سوچنی ہوں گی۔ یہ فرد واحد یا بادشاہت کا طریقہ نہیں چلے گا۔ معزز وزیراعظم میاں محمد نواز شریف اور معزز چیف منسٹر میاں محمد شہباز شریف کو اپنی پالیسی کو review کرتے ہوئے تمام political stakeholders کو

ساتھ لے کر چلنا ہوگا۔ اگر یہ نہیں کریں گے تو اللہ نہ کرے، اللہ نہ کرے اس ملک کا مستقبل تابناک نہ ہو۔ میں اپنی بات کو ختم کرتے ہوئے یہ کہوں گا کہ معزز چیف منسٹر میاں محمد شہباز شریف کو کل آنا چاہئے تھا وہ نہیں آئے، آج آنا چاہئے تھا وہ نہیں آئے۔ اگر اس معزز ایوان کی اہمیت یہی ہے کہ انہوں نے اپنے معزز ممبران کو ملنا ہی نہیں ہے، اپنے معزز ممبران سے تجاویز بھی نہیں لینی اور اس صوبے کے مسائل کے حل میں اُن کی مشاورت بھی نہ ہو تو پھر میں دیکھ رہا ہوں اور عمران خان third umpire کی بات ایسے نہیں کر رہا تھا۔ یہ third umpire کی بات اُس وقت ختم ہوگی جب political stakeholders حکومت کا ساتھ دیں گے جیسا کہ قومی اسمبلی میں دیا اور third umpire بیٹھ گیا۔

جناب سپیکر! خدارا، خدارا پنجاب حکومت کو بھی چاہئے کہ پاکستان پیپلز پارٹی کی ترجیحات کو سُنے، اُن کو consider کرے اور انشاء اللہ پاکستان پیپلز پارٹی جمہوریت کی جنگ آخری حد تک لڑے گی۔ بہت شکریہ

تحاریک التوائے کار

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر 560/14 چودھری عامر سلطان چیمہ کی طرف سے ہے یہ تحریک التوائے کار پڑھی جا چکی ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب! اس کا جواب پڑھ دیں۔

سرگودھا شہر میں ذخیرہ اندوزی کی وجہ سے آٹے کی قلت کا خدشہ

(---جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! اس ضمن میں عرض یہ ہے کہ ضلع سرگودھا میں آٹے کی کسی قسم کی قلت نہ ہے۔ دکاندار و ڈیلر حضرات کے پاس وافر مقدار میں آٹا موجود ہے۔ اس کے علاوہ فلور ملوں کی باقاعدہ چیکنگ کی جا رہی ہے۔ جہاں تک آٹے کے ریٹ کا تعلق ہے جناب ڈی سی او سرگودھا نے منعقدہ میٹنگ مورخہ 05-05-2014 آٹے کا ریٹ مبلغ -/680 روپے فی 20 کلو گرام تھیلا اوپن مارکیٹ میں فروخت کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس طرح آٹے کے ریٹ میں تقریباً 100 روپے فی تھیلا کمی واقع ہوئی ہے۔ محکمہ خوراک و ضلعی انتظامیہ کے افسران وقتاً فوقتاً فلور ملوں و مارکیٹوں کا معائنہ کرتے رہتے ہیں جس کی وجہ سے مارکیٹ میں آٹے کی دستیابی کافی مقدار میں موجود ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے لہذا یہ تحریک التوائے کار dispose of کی جاتی ہے۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! میں نے یہ تحریک التوائے کار رمضان شریف میں جمع کرائی تھی اُس وقت آٹے کی شدید قلت تھی اور اخبارات میں بھی یہ خبر آئی تھی۔ آج بے شک آٹے کی کمی نہیں ہے لیکن کم از کم اُس وقت آٹے کی کمی کے حوالہ سے انہیں کوئی نہ کوئی ایکشن لینا چاہئے تھا اور یہاں آج اس معزز ایوان میں بتانا چاہئے تھا کہ ہم نے یہ یہ اقدامات اُٹھائے ہیں۔ میری صرف یہ گزارش ہے کہ آئندہ بھی جب وزیر صاحب یا پارلیمانی سیکرٹری تحریک التوائے کار کا جواب دیں تو آپ ان کو ہدایات دیں کہ وہ کم از کم اُس تاریخ کو مد نظر رکھا کریں جب ہم نے تحریک پیش کی ہوتی ہے تاکہ اُس حوالے سے اُس کا جواب دیا جا سکے۔ بہت شکریہ

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! انشاء اللہ آئندہ اس کی تعمیل ہو گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اب اگلی تحریک التوائے کار نمبر 587/14 ڈاکٹر صلاح الدین خان صاحب کی ہے۔ یہ تحریک التوائے کار پڑھی جا چکی ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب اس کا جواب دے دیں۔

ضلع میانوالی کے حاضر سروس اور مرحوم سرکاری ملازمین کو محکمہ بہبود فنڈ کی جانب سے جہیز فنڈ کی درخواستیں التواء میں رکھنے سے پریشانی کا سامنا

(۔۔۔جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس ضمن میں عرض یہ ہے کہ فیکٹری ملازمین کی تنخواہوں سے ایک مخصوص شرح سے ہر ماہ کٹوتی کی جاتی ہے۔ یہ کٹوتی پنجاب بہبود فنڈ بورڈ کے پاس نہیں آتی تاہم اس فنڈ سے صرف صوبائی سرکاری ملازمین کی تنخواہوں میں سے کی جانے والی کٹوتی کی رقم جمع ہوتی ہے اُس میں سے سرکاری ملازمین کے بچوں کو تعلیمی وظائف، جہیز فنڈ اور تجہیز و تکفین کی گرانٹ دی جاتی ہے۔ پورے پنجاب میں گزیٹڈ ملازمین کو The Punjab Government Servants Benevolent Fund Part-I, rules 1965 کے تحت صوبائی بہبود فنڈ بورڈ الفلاح بلڈنگ لاہور سے جبکہ نان گزیٹڈ ملازمین کو ضلع کی سطح پر The Punjab Government Servants Benevolent Fund Part-II, rules 1966 کے تحت

ضلعی بہبود فنڈ بورڈ کے ذریعے مذکورہ بالا امداد دی جاتی ہے۔ ڈی سی او/چیئرمین ضلعی بہبود فنڈ بورڈ میانوالی کی رپورٹ مورخہ 2014-05-28 کے مطابق جنوری 2010 سے تاحال یعنی کہ 2014 تک سکالرشپ، شادی گرانٹ اور تجہیز و تکفین گرانٹ کی کل 5113 درخواستیں نان گزیٹڈ ملازمین کی طرف سے ضلعی بہبود فنڈ بورڈ میانوالی میں جمع کرائی گئی ہیں اُن میں سے 3922 درخواستوں پر امداد جاری کی جا چکی ہے جبکہ 2014-05-28 کو ضلعی بہبود فنڈ بورڈ میانوالی کا اجلاس منعقد کیا گیا جس میں سکالرشپ، شادی اور تجہیز و تکفین گرانٹ کی 1199 درخواستوں کو زیر غور لایا گیا اُن میں صرف سکالرشپ کی کل 911 درخواستوں میں سے 104 درخواستیں بوجہ عدم اہلیت خارج کی گئیں اور بقایا 807 درخواستیں سکالرشپ، 171 درخواستیں شادی گرانٹ اور 117 درخواستیں کفن و دفن کی گرانٹ کی مد میں منظور کی گئی ہیں جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے لہذا یہ تحریک التوائے کار dispose of کی جاتی ہے۔ اب اگلی تحریک التوائے کار نمبر 589/14 سردار شہاب الدین خان، خواجہ محمد نظام المحمود، قاضی احمد سعید صاحب کی طرف سے ہے یہ تحریک التوائے کار بھی پڑھی جا چکی ہے۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

لاہور میں ایل ای ڈی لائٹس کے ٹھیکوں میں گھپلوں کا انکشاف

(---جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کا جواب یہ ہے کہ میاں مدثر جناح بحیثیت ٹاؤن آفیسر آئی اینڈ ایس پنجاب، لوکل گورنمنٹ آرڈیننس کے مطابق اپنے طور پر کوئی ترقیاتی، غیر ترقیاتی سکیم منظور کرنے اور کام کروانے کے مجاز نہ ہیں۔ اس وقت ٹی ایم اے اقبال ٹاؤن، لاہور کے اندر سٹریٹ لائٹس کا بجلی کا بل اوسطاً ایک کروڑ روپے ماہانہ ہے اور 30 کروڑ روپے سے زائد رقم بجانب لیسکو واجب الادا ہے۔ ایڈمنسٹریٹر ٹی ایم اے اقبال ٹاؤن، لاہور نے وزیر اعلیٰ پنجاب کی پالیسی اور افسران بالا کی ہدایت کی روشنی میں ٹی ایم اے کی حدود میں وی آئی پی روٹس اور چند ایک عام شاہراہوں پر LED lights کی فراہمی و تنصیب کی انتظامی منظوری دی تھی اس عمل میں TOI&S کا کوئی عمل دخل نہ تھا۔ بعدازاں انتظامی منظوری کے بعد سب انجینئر اور اسسٹنٹ اکاؤنٹس آفیسر نے تخمینہ جات تیار کئے اور اخبار اشتہار کے بعد اس سکیم پر کام ہوا اور پیپرا رولز

کے مطابق ادائیگی ہوئی۔ میاں مدثر جناح کی تعیناتی بطور TOI&S سمن آباد میں اڑھائی ماہ، ٹی ایم اے داتا گنج بخش ٹاؤن، لاہور میں گیارہ ماہ اور ٹی ایم اے اقبال ٹاؤن، لاہور میں تین ماہ ہے جس سے یہ بات عیاں ہے کہ اس مختصر عرصہ تعیناتی میں مذکورہ افسر کا کوئی قابل ذکر عمل دخل بابت سالانہ ترقیاتی پروگرام ہے اور نہ ہی کوئی وسیع پیمانے پر گھپلوں میں ملوث ہے اس لئے ٹاؤن آفیسر TOI&S کا تفصیلی جواب، حکومتی ہدایت اور LED lights تنصیب کرنے کی مکمل تفصیل گوشوارہ بجٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے لہذا یہ تحریک التوائے کار dispose of کی جاتی ہے۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میری گزارش سُن لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سردار صاحب! اس پر بحث نہیں ہو سکتی۔ اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر تحریک پیش کرنے والا ممبر اگر جواب سے مطمئن نہیں ہے اور میں پہلے بھی یہی گزارش کر چکا ہوں کہ معزز وزیر تحریک التوائے کار پر یہ رولز پڑھ لیں۔ میں section بتا دیتا ہوں کہ ایک پارلیمانی سیکرٹری جواب دہ نہیں ہے بلکہ معزز وزیر جواب دہ ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، یہ رولز میں کہیں پر بھی نہیں ہے۔ میں اس پر باقاعدہ ruling دے چکا ہوں اور آپ کو اُس کی کاپی مل جائے گی۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! آپ نے میری تحریک التوائے کار کو dispose of کر دیا ہے۔ اس میں کرپشن کی بات تھی، اس میں لوگ involve تھے جو بڑی سیٹوں پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ میری یہ گزارش ہو گی کہ اس پر کمیٹی بنائیں کیونکہ میں اس جواب سے مطمئن نہیں ہوں۔ اس معاملے کی انکوائری ہونی چاہیے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ اس پر تحریک استحقاق دے دیں۔ اس تحریک التوائے کار کا جواب آ چکا ہے اور میں نے رولز کے مطابق اس تحریک التوائے کار کو dispose of کر دیا ہے۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! آپ اپوزیشن کو مت مجبور کریں اور اگر آپ نے یہ سب کچھ ایسے ہی چلانا ہے تو میں اس پر walkout کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، سردار صاحب! ایسی بات نہیں ہے۔

(اس مرحلہ پر سردار شہاب الدین خان احتجاجاً ایوان سے باہر تشریف لے گئے)

سردار صاحب! میں اس کو رولز کے مطابق ہی چلا رہا ہوں۔ اب اگلی تحریک التوائے کار نمبر 590/14 قاضی احمد سعید صاحب، سردار شہاب الدین خان صاحب، خواجہ محمد نظام المحمود صاحب کی طرف سے ہے۔ یہ تحریک التوائے کار بھی پڑھی جا چکی ہے پارلیمانی سیکرٹری صاحب اس کا جواب دے دیں۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! مؤدبانہ گزارش ہے، یہ روایت رہی ہے کہ تحریک التوائے کار کا پہلے وقتوں میں ہمیشہ متعلقہ منسٹر جواب دیا کرتا تھا۔ منسٹر کے جواب دینے سے اس کو پتا چل جاتا تھا کہ اس کے محکمہ میں کیا کام ہوا ہے اور کم از کم اس کے نوٹس میں آ جاتا تھا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ جوابات بھی اسی محکمہ سے آتے ہیں اور وہاں سے لے کر بتائے جاتے ہیں۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری کے جواب دینے سے متعلقہ منسٹر کو تو پتا ہی نہیں ہے۔ متعلقہ منسٹر تو اس پر توجہ ہی نہیں دے پا رہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چیمہ صاحب! اس پر کافی بحث ہو چکی ہے۔ جی، اس کا جواب دے دیں۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! اس کے بعد ایوان کی کارکردگی بھی متاثر ہو رہی ہے۔ اسی لئے تو good governance کی جو بات کی جاتی ہے وہ رہی ہی نہیں اور وہ صرف کاغذوں میں رہ گئی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، میاں صاحب!

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! آپ اس پر ضرور سوچیں کہ جو متعلقہ منسٹر ہے واقعی جس کے خلاف انکوائری کی رپورٹ آ جائے، ہمارے پاس مواد بھی موجود ہو اور پھر بھی اس طرح ہو جائے تو kindly اس پر کچھ کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: رولز کے مطابق اگر غلط جواب دیا ہے تو آپ تحریک استحقاق لے کر آئیں۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

وحدت روڈ لاہور کے اتوار بازار میں پنجاب فوڈ اتھارٹی اور مانیٹرنگ ٹیموں کی موجودگی میں جعلی اشیاء کی سر عام فروخت

(۔۔۔جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اس ضمن میں جواب یہ ہے کہ پنجاب فوڈ اتھارٹی ضلع لاہور میں مورخہ 2۔ جولائی 2012 کو پنجاب فوڈ اتھارٹی ایکٹ 2011 کے تحت معرض وجود میں آئی تاکہ لوگوں کے لئے صاف اور ستھری خوراک کی فراہمی کو یقینی بنایا جاسکے۔ ضلع لاہور کے 9 ٹاؤنز میں پنجاب فوڈ اتھارٹی اس سلسلہ میں اپنی کارکردگی بڑی مستعدی سے ادا کر رہی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب طاہر خلیل سندھو صاحب! سردار شہاب الدین خان صاحب اس ایوان کے انتہائی قابل احترام ممبر ہیں میری درخواست ہے کہ آپ جا کر انہیں منا کر لے آئیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! پنجاب فوڈ اتھارٹی کی ٹیمیں لاہور کے تمام اتوار بازاروں کو باقاعدگی سے چیک کرتی ہیں اور کسی قسم کی شکایت پر سخت کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔ مورخہ 2۔ جولائی 2012 سے لے کر اب تک ضلع لاہور میں پنجاب فوڈ اتھارٹی کی ٹیمیں مختلف ملاوٹ شدہ اور ناقص خوراک کی فروخت کے بارے میں تادیبی کارروائی کر رہی ہیں۔ اس حوالے سے کل 117647 جگہیں visit کی گئیں جن میں سے 16233 سیمپل لئے گئے، 29196 نوٹس جاری کئے گئے، 2244 دکانیں سیل کی گئی ہیں اور 12 کروڑ 12 ہزار ایک سو روپے جرمانہ وصول کیا گیا ہے۔ مزید برآں ٹاؤن وار مفصل رپورٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ پنجاب فوڈ اتھارٹی کی ٹیمیں لاہور کے تمام ٹاؤنز میں جعلی اشیاء اور ملاوٹ شدہ خوراک کی روک تھام کے لئے بلا امتیاز کارروائی کر رہی ہیں اور بڑی کامیابی سے لاہور میں ملاوٹ کرنے والوں کے خلاف مہم چلائی جا رہی ہے۔ اس سلسلہ میں کسی قسم کی رعایت کسی کے ساتھ نہیں برتی جا رہی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے اس لئے یہ تحریک التوائے کار dispose of کی جاتی ہے۔ اب اگلی تحریک التوائے کار نمبر 628/14 محترمہ راحیلہ انور صاحبہ، ڈاکٹر نوشین حامد صاحبہ اور محترمہ نبیلہ حاکم علی خان صاحبہ کی طرف سے تھی یہ تحریک التوائے کار بھی پڑھی جا چکی ہے اس کا جواب آنا تھا۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پنجاب میں حکومتی عدم دلچسپی اور سیاسی مداخلت کی وجہ سے لوکل زکوٰۃ کمیٹیوں کی تشکیل میں تاخیر

(---جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس ضمن میں عرض ہے کہ زکوٰۃ و عشر آرڈیننس کی دفعہ 16 کے تحت مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کی تشکیل ضلعی زکوٰۃ کمیٹیوں کی ذمہ داری ہے۔ صوبہ پنجاب میں کل 24398 مقامی زکوٰۃ کمیٹیاں ہیں جن میں سے 22873 مقامی زکوٰۃ کمیٹیاں اپنی تین سالہ مدت کار مکمل کر کے تحلیل ہو گئی تھیں۔ ان کمیٹیوں میں سے 11827 کمیٹیاں تشکیل پا چکی ہیں اور بقیہ 11046 کمیٹیوں کی تشکیل کا عمل جاری ہے۔ صوبائی زکوٰۃ انتظامیہ کی طرف سے ضلعی زکوٰۃ کمیٹیوں کو مسلسل ہدایت کی جا رہی ہے کہ وہ مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کی تشکیل کا عمل بلا تاخیر مکمل کریں۔ ضلعی زکوٰۃ کمیٹیوں سے مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کی تشکیل کے بارے میں روزانہ رپورٹیں منگوائی جا رہی ہیں اور محکمہ نہایت مستعدی سے اس معاملہ کی نگرانی کر رہا ہے جلد ہی تمام کمیٹیوں کی تشکیل مکمل کر لی جائے گی تاہم یہ بات مدنظر رکھنی ضروری ہے کہ مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کی تشکیل میں خاصا وقت درکار ہوتا ہے کیونکہ ضلعی زکوٰۃ کمیٹی اس مقصد کے لئے ٹیمیں بناتی ہے جو روزانہ کی بنیاد پر مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کے ارکان کا حسب ضابطہ چناؤ کرتی ہیں۔ علاوہ ازیں زکوٰۃ کمیٹیوں کی تشکیل میں سیاسی مداخلت اور ممبران قومی و صوبائی اسمبلی کی طرف سے لوگوں کو accommodate کرنے کی بات درست نہ ہے۔ مزید برآں زکوٰۃ فنڈز کی تقسیم کا عمل جاری ہے اس وقت تک مالی سال 14-2013 کے کل بجٹ کا تقریباً 74 فیصد مستحقین میں تقسیم کیا جا چکا ہے جو کہ تسلی بخش ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے اس لئے یہ تحریک التوائے کار dispose of کی جاتی ہے۔ اب اگلی تحریک التوائے کار 632/14 محترمہ نگہت شیخ صاحبہ کی طرف سے تھی یہ تحریک التوائے کار بھی پڑھی جا چکی ہے اس کا جواب آنا تھا۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

محکمہ تحفظ ماحول آلودگی پھیلانے والے کارخانوں اور گاڑیوں کے خلاف کارروائی کرنے میں ناکام

(۔۔۔جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس ضمن میں عرض یہ ہے کہ محکمہ مال نے سال 2013 میں ریکارڈ کام کیا، ڈینگی مہم کے ساتھ ساتھ تقریباً 1900 سے زائد آلودگی پھیلانے والی فیکٹریوں، ہسپتالوں سرکاری و غیر سرکاری اداروں کے خلاف پنجاب تحفظ ماحول ایکٹ 1997 کے سیکشن 16 کے تحت کارروائی کرتے ہوئے تحفظ ماحول کے حکمنامے جاری کئے گئے۔ ان حکمناموں کے تحت آلودگی پھیلانے والوں کو ماحول صاف کرنے کے لئے وقتاً فوقتاً عملدرآمد کرنے کا کہا گیا ہے اور 1035 کیس ماحولیاتی ٹربیونل میں دائر کئے گئے ہیں۔ سال 2013 میں ضلع فیصل آباد کے آلودہ پانی کے اخراج کرنے والے کارخانوں کے خلاف ایک خصوصی مہم چلائی گئی تاکہ سمندری ڈرین، پہاڑنگ ڈرین، مدووانہ ڈرین دریائے راوی اور دریائے چناب کو آلودگی سے بچایا جا سکے۔ اس خصوصی مہم میں تقریباً تمام آلودگی پھیلانے والے کارخانوں کے خلاف تحفظ ماحول ایکٹ کے سیکشن 16 کے تحت کارروائی کی گئی۔ کارخانوں کے علاوہ واسا اور ٹی ایم ایز کے خلاف بھی تحفظ ماحول ایکٹ کے حکمنامے جاری کئے گئے۔ اس کے علاوہ وزیر اعلیٰ پنجاب کے خصوصی حکم پر چار وزراء اور دس محکموں کے سیکرٹری صاحبان نے فیصل آباد جا کر فیصل آباد کے ماحول و دیگر مسائل کے لئے میٹنگ منعقد کی۔ مزید برآں ماحولیاتی مسائل کے حل کے لئے رانا محمد افضل خان صاحب، ایم این اے کی سربراہی میں ایک کمیٹی تشکیل دی گئی ہے سیکرٹری محکمہ تحفظ ماحول بذات خود چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری میں میٹنگ کا انعقاد کیا اور ماحولیاتی مسائل کے مستقل حل کے لئے احکامات جاری کئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے اس لئے یہ تحریک التوائے کار dispose of کی جاتی ہے۔ اب اگلی تحریک التوائے کار نمبر 14/638 چودھری عامر سلطان چیمہ صاحب کی طرف سے تھی یہ تحریک التوائے کار بھی پڑھی جا چکی ہے اس کا جواب آنا تھا۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

کرول گھاٹی بند روڈ لاہور کی فیکٹریوں میں ٹائروں اور پاؤڈر کوئلہ کو جلانے سے آلودگی میں خطرناک حد تک اضافہ

(---جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس سلسلہ میں عرض یہ ہے کہ سوئی گیس کی لوڈشیڈنگ کی وجہ سے شمالی لاہور میں واقع فیکٹریوں نے غیر معیاری ایندھن استعمال کرنا شروع کر دیئے تھے جن میں ٹائر، پاؤڈر کوئلہ اور پلاسٹک ویسٹ شامل تھے جس کی وجہ سے آلودگی میں اضافہ ہونا شروع ہوا۔ محکمہ ماحول نے آلودگی کا باعث بننے والی سٹیل ملوں کے خلاف کارروائی کرتے ہوئے 260 ملوں کو پنجاب تحفظ ماحول قانون 1997 کے تحت احکامات جاری کئے اور اس کے علاوہ 238 ملوں کے خلاف ڈسٹرکٹ آفس تحفظ ماحول نے پنجاب لوکل گورنمنٹ آرڈیننس کے تحت کارروائی کرتے ہوئے غیر معیاری ایندھن استعمال کرنے والی 135 ملوں کو سیل کیا۔ محکمہ تحفظ ماحول کی کوششوں سے اب 160 سٹیل ملوں نے pollution control device لگا لی ہیں۔ اس علاقہ میں آلودگی کا باعث بننے والے ٹائروں سے تیل نکالنے والے کارخانوں کو سیل کیا گیا ہے جن میں سے تین بند ہو چکے ہیں اور باقی کے کیس مختلف عدالتوں میں زیر سماعت ہیں۔ علاقہ میں موجود 10 سکہ نکالنے والی فیکٹریوں کے خلاف بھی حسب ضابطہ احکامات جاری ہو چکے ہیں۔ ایسی اور فیکٹریوں کے خلاف بھی کارروائی جاری ہے۔ یہ تاثر درست نہ ہے کہ فیکٹریوں کو سیل کرنے کے چند دن بعد کھول دیا جاتا ہے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ ڈسٹرکٹ آفیسر تحفظ ماحول کے فیکٹری سیل کرنے کے خلاف فیکٹری مالکان ڈی سی او کے پاس اپیل کر سکتے ہیں اور وہاں سٹیمپ پیپر پر بیان حلفی داخل کرنے کے بعد حسب ضابطہ ڈی سی او کی تسلی کے مطابق اور قانون کے مطابق پابندی کی شرائط پر پابندی کرتے ہوئے دوبارہ ان کو کام کرنے کی اجازت دی جاتی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے اس لئے یہ تحریک التوائے کار dispose of کی جاتی ہے۔ تحاریک التوائے کار کا وقت ختم ہوتا ہے۔ اب ہم غیر سرکاری ارکان کی کارروائی شروع کرتے ہیں۔ آج کے ایجنڈے پر درج ذیل کارروائی ہے۔ مفاد عامہ سے متعلق قرار دادیں ہیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، شیخ صاحب!

شیخ علاؤالدین: شکریہ۔ جناب سپیکر! میری آپ سے گزارش یہ ہے کہ ابھی PILDAT نے ایک سروے دیا ہے جس نے پنجاب اسمبلی کی کارکردگی کو پاکستان میں سب سے نیچے دکھایا ہے اور مایوس کن کہا ہے۔ میری آپ سے گزارش یہ ہے کہ اگر ہم بلوچستان اسمبلی کی کارروائی سے بھی نیچے آ گئے ہیں اور میں آپ کا شکر گزار ہوں کہ میں کل سے سپیکر صاحب سے floor مانگ رہا تھا اور میں یہ بات کہنے میں حق بجانب ہوں کہ خاص طور پر floor پر میرا کام نہیں لایا جاتا۔ محترم سیکرٹری صاحب تشریف فرما ہیں میں نے خوشونت سنگھ کے لئے ایک resolution move کیا، میرا نام بھی نکلا لیکن پاکستان کے اس ہمدرد کا resolution میں یہاں پیش نہیں کر سکا۔ اسی طرح میں نے گزارش کی تھی آپ نے Ruling دے دی میں خاموش رہا۔ آج میرے بھائی عامر چیمہ صاحب نے بھی وہی بات کی، اور لوگوں نے بھی کی ہے۔ میں آپ کی Ruling کو challenge نہیں کرتا۔

جناب سپیکر! آج آپ مجھے یہ بتا دیں کہ تقریباً چار مہینے کے بعد یہ اجلاس ہو رہا ہے ہماری کارکردگی جو کہ ہم تاریخ میں لکھ رہے ہیں مجھے اس سے کوئی غرض نہیں ہے کہ کیا ہو گا لیکن مجھے افسوس اس بات کا ہے کہ اس میں میرے جیسے گنہگاروں کا نام بھی آئے گا کہ یہ بھی وہاں بیٹھا ہوا تھا۔ پہلے بھی پنجاب اسمبلی کی کارروائی کو PILDAT نے condemn کیا تھا کہ یہ لوگ عوام کو اس کا حق deliver نہیں کر سکے۔ میں نے پچھلے اور اس سے پچھلے اجلاس میں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شیخ صاحب! اجلاس کے بعد آپ آ جائیں اس پر بیٹھ کر بات کر لیتے ہیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! آپ کی مہربانی میری عرض سنیں۔ میں آپ لوگوں کے پاس جاتا ہوں آپ بڑی عزت دیتے ہیں۔ سپیکر صاحب مجھے بالکل گمشدہ بھائی کی طرح عزت دیتے ہیں جیسے آج ہی ملا ہوں لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا میرے ساتھ ویسا سلوک ہے؟ میں تو آج تک آپ سے سوال نامے نہیں لے سکا جو اس اسمبلی کا حق ہے اور مجھے یہ نہیں پتا کہ میرا سوال اگلے دن آئے گا۔ پچھلی اسمبلی میں رانا ثناء اللہ صاحب نے مجھ گنہگار کے کہنے پر آپ سے کہا تھا کہ ایک یا دو secretaries کو بلا لیا کریں اور وہ یہاں بیٹھ جائیں۔ ہم لوگ جو غلطی سے politics میں آ گئے ہیں یقین کریں ہمیں secretaries کو ڈھونڈنا پڑتا ہے، آپ کے فون کرنے پر تو وہ آ جاتے ہیں۔ خدا نہ کرے کہ ہمیں ان سے کوئی ذاتی کام

ہو لیکن آج تک کوئی secretary یہاں آنے کو تیار نہیں ہے۔ میں آپ کو بتاؤں آپ کی شخصیت سے مجھے بہت ہمدردی ہے لیکن جب کوئی منسٹر کسی بات کا جواب نہیں دے گا تو secretaries پر کیا اثر جائے گا؟ ہم نے آپ سے اور آپ نے ہم سے power derive کرنی ہے۔ یہ لفظ انکم ٹیکس کا ہے میں اس لئے بول رہا ہوں کہ آپ کو سمجھ آ جائے کہ ہم نے ایک دوسرے کو power دینی ہے۔ اگر ہم نے ایک دوسرے کو power نہیں دینی تو اس کا کوئی معیار نہیں ہو گا اور اس اسمبلی کا کہیں کوئی نام نہیں ہو گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شیخ صاحب! بالکل میں آپ کی بات سے متفق ہوں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں جو کہتا ہوں خدا کے لئے اس پر غور کیجئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شیخ صاحب! میں آپ کی بات سے متفق ہوں۔ بہت شکریہ۔ جی، کلو صاحب!

ملک محمد وارث کلو: جناب سپیکر! یہ جو رپورٹ آئی ہے اس سے میری، آپ کی اور اس ایوان کی پورے پاکستان میں humiliation ہوئی ہے۔ پنجاب پاکستان کا نام ہے اور پچھلے ایک سال میں جس طریقے سے پنجاب اسمبلی کی کارروائی چلی ہے یہ شیخ صاحب کہہ رہے ہیں کہ میرے جیسے گنہگار بھی بیٹھے ہیں۔ شیخ صاحب کو میں یہ بھی کہہ دوں کہ گنہگار ادھر ڈھیر سارے لوگ بیٹھے ہیں لیکن لوگ لاتعلق ہو گئے ہیں۔ میں آپ کو سچ بتا رہا ہوں کہ آپ سے لوگ لاتعلق ہو گئے ہیں۔ جس طریقے سے ایک سال میں یہاں پنجاب اسمبلی کی کارروائی چلائی گئی ہے اس میں لوگوں نے یہ بہتر سمجھا ہے کہ عزت کے ساتھ بجائے اس کے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کلو صاحب! اس میں دو چیزیں تھیں ایک تو میں آپ کو ابھی بتا دیتا ہوں دوسری میں آپ کو۔۔۔

ملک محمد وارث کلو: جناب سپیکر! یہ آپ کا، میرا، ہماری حکومت اور سب کا concern ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کلو صاحب! اس سروے میں ہمیں جو سب سے کم نمبر دیئے گئے ہیں وہ اجلاس ٹائم پر شروع نہ ہونا ہے اور اس میں آپ کا اور ہم سب ممبران کا ہاتھ ہے۔

ملک محمد وارث کلو: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ میری بات سنیں۔۔۔

ملک محمد وارث کلو: یہاں problem یہی ہے کہ Chair بات نہیں سنتی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کلو صاحب! بات سنیں، بے شک آپ بات جاری رکھیں لیکن پہلے میری بات سن لیں کہ میں آپ کو کیا کہنا چاہتا ہوں۔ انہوں نے جو سروے کیا تھا باقی سب چیزوں میں پنجاب اسمبلی آگے تھی دو چیزیں تھیں ایک کا تو میں یہاں ذکر کر دیتا ہوں اور دوسرا جب آپ میرے چیمبر میں آئیں گے تو بتا دوں گا۔ ایک اجلاس ٹائم پر شروع نہیں ہوتا۔ Chair اکیلی یہاں بیٹھ کر کس سے سوال کرے اور کس کو جواب دے؟

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! چلیں میں تو نالائق ہوں، آپ مجھے اس معزز ایوان کے کسی ممبر کی کوئی ایک تحریک التوائے کار کا بتادیں جو آپ نے یا سپیکر صاحب نے اس ایوان میں منظور کی ہو؟ مت کریں ایسا، ہمارا قصور نہیں تھا۔ خدا کی قسم میرے بس میں ہو تو یہ پنجاب اسمبلی عوام کے لئے اتنا کچھ کر سکتی ہے کہ ہمارے تصور سے باہر ہو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شیخ صاحب! کر بھی رہی ہے۔ بہت شکریہ

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! آپ نے ایک تحریک التوائے کار پر بھی بحث نہیں کرنے دی۔

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

قرار دادیں

(مفاد عامہ سے متعلق)

جناب ڈپٹی سپیکر: شیخ صاحب! بہت شکریہ۔ اس کا ایک طریق کار ہے آپ سمجھدار ہیں اور پرانے politician ہیں۔ اب ہم مفاد عامہ سے متعلق قرار دادیں لیتے ہیں۔ پہلی قرار داد ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں ان کی request آئی ہوئی ہے لہذا اس قرار داد کو اگلے اجلاس تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ دوسری قرار داد محترمہ کنول نعمان کی ہے وہ اسے پیش کریں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میں ایک بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! نہیں، آپ تشریف رکھیں۔ دوسری قرار داد محترمہ کنول نعمان کی ہے وہ اسے پیش کریں۔

معذور افراد کو قومی دھارے میں شامل کرنے اور غیر سرکاری اداروں میں سرکاری کوٹے کی طرح بھرتی کرنے کا مطالبہ

محترمہ کنول نعمان: جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ حکومت پاکستان معذور افراد کو قومی دھارے میں شامل کرنے کے لئے غیر سرکاری اداروں کو مختلف ترغیبات دے تاکہ وہ بھی اپنے اداروں میں معذور افراد کو سرکاری کوٹے کی طرح بھرتی کریں۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ حکومت پاکستان معذور افراد کو قومی دھارے میں شامل کرنے کے لئے غیر سرکاری اداروں کو مختلف ترغیبات دے تاکہ وہ بھی اپنے اداروں میں معذور افراد کو سرکاری کوٹے کی طرح بھرتی کریں۔"

وزیر آبکاری و محصولات / خزانہ / قانون و پارلیمانی امور (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن): جناب سپیکر! I oppose اس سلسلے میں عرض یہ ہے کہ Disabled Persons Employment and Rehabilitation Ordinance 1981 کے تحت ایسے تمام غیر سرکاری ادارے جن کے ملازمین کی تعداد پچاس یا اس سے زائد ہو ان کے لئے لازم ہے کہ دو فیصد اسامیاں معذور افراد کے لئے مختص کریں لہذا وفاقی حکومت کو اس سلسلے میں مزید استدعا کرنے کی ضرورت نہ ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! اس قرارداد کو oppose کیا گیا ہے۔ کیا آپ کوئی بات کرنا چاہتی ہیں؟

محترمہ کنول نعمان: جناب سپیکر! اگر اداروں میں already موجود ہے کہ دو فیصد کوٹا معذور افراد کے لئے رکھیں تو پھر اس کا way out کیا ہے؟

وزیر آبکاری و محصولات / خزانہ / قانون و پارلیمانی امور (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن): جناب سپیکر! اس میں جو دو فیصد کوٹا ہے وہ آپ کے تمام سرکاری اور غیر سرکاری اداروں میں جیسا کہ میں نے بتایا ہے کہ وہاں پچاس سے زیادہ employees ہوں ان کے لئے according to the Disabled Persons, Employment and Rehabilitation Ordinance 1981 یہ compulsory ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ کنول نعمان: جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ حکومت پاکستان معذور افراد کو قومی دھارے میں شامل کرنے کے لئے غیر سرکاری اداروں کو مختلف ترغیبات دے تاکہ وہ بھی اپنے اداروں میں معذور افراد کو سرکاری کوٹے کی طرح بھرتی کریں۔"

(قرارداد نامنظور ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: تیسری قرارداد شیخ علاؤالدین صاحب کی ہے وہ اسے پیش کریں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! اب میرا حق تو نہیں ہے لیکن ۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شیخ صاحب! قرارداد پیش کریں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میری عرض تو سن لیں۔ اگر خاموشی تھی پھر تو فیصلہ "ہاں" میں ہونا چاہئے تھا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شیخ صاحب! جب سپیکر صاحب ہوتے ہیں تو میرا خیال ہے آپ کی توپوں کا رخ اُدھر کم ہوتا ہے اور آپ میرا امتحان زیادہ لیتے ہیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! نہیں نہیں، بالکل نہیں، آپ یقین کریں ایسا بالکل نہیں ہے۔ میں آپ کا بہت احترام کرتا ہوں As a Speaker لیکن سپیکر صاحب بھی اگر یہ سوچیں ہم ایک تاریخ لکھ رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شیخ صاحب! قرارداد پیش کریں۔

نوجوان نسل کو منشیات سے بچانے کے لئے حکومتی سطح پر مؤثر لائحہ عمل بنانے کا مطالبہ

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ ملک بھر میں نوجوان نسل میں منشیات نوشی کے رجحان میں دن بدن اضافہ ہو رہا ہے۔ ایک محتاط اندازے کے مطابق 80 لاکھ سے زائد افراد منشیات نوشی کی دلدل میں پھنس چکے ہیں۔ زیادہ تر منشیات نوشی کا

استعمال تعلیمی اداروں اور یونیورسٹیوں میں ہو رہا ہے۔ صوبائی اسمبلی کا یہ نمائندہ ایوان صوبائی حکومت اور وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرتا ہے کہ ملک بھر میں منشیات نوشی کی بڑھتی ہوئی تباہ کاریوں کے معاشرہ پر اثرات کا فوری تدارک کیا جائے اور ایسا لائحہ عمل بنایا جائے کہ نوجوان نسل منشیات نوشی کی لعنت سے بچ سکے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ ملک بھر میں نوجوان نسل میں منشیات نوشی کے رجحان میں دن بدن اضافہ ہو رہا ہے۔ ایک محتاط اندازے کے مطابق 80 لاکھ سے زائد افراد منشیات نوشی کی دلدل میں پھنس چکے ہیں۔ زیادہ تر منشیات نوشی کا استعمال تعلیمی اداروں اور یونیورسٹیوں میں ہو رہا ہے۔ صوبائی اسمبلی کا یہ نمائندہ ایوان صوبائی حکومت اور وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرتا ہے کہ ملک بھر میں منشیات نوشی کی بڑھتی ہوئی تباہ کاریوں کے معاشرہ پر اثرات کا فوری تدارک کیا جائے اور ایسا لائحہ عمل بنایا جائے کہ نوجوان نسل منشیات نوشی کی لعنت سے بچ سکے۔"

وزیر آبکاری و محصولات / خزانہ / قانون و پارلیمانی امور (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! ہم بالکل اس قرارداد کو approve کرتے ہیں اور شیخ صاحب نے جو قرارداد پیش کی ہے اس میں already محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن پنجاب بہت سارے پراجیکٹ اس حوالے سے کر رہا ہے۔ میں اس ایوان کو تھوڑا سا بتانا چاہوں گا کہ ہمارا Lahore Drug Free City Project بھی چل رہا ہے۔ اس کے علاوہ Rehabilitation Centres کے لئے بھی تین ہسپتال Nawaz Sharif Social Security Hospital, Punjab Institute of Mental Health and Government Teaching Hospital Shahdara میں علاج کی سہولیات فراہم کرنے کے لئے کام ہو رہا ہے اور محکمہ صحت بھی ایک سو بستروں پر مشتمل جدید ہسپتال کی تعمیر کا آغاز کر رہا ہے جو منشیات کے عادی افراد کے لئے rehabilitation کا کام کرے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر:اس قرارداد کو oppose نہیں کیا گیا۔

یہ قرارداد پیش کی گئی اور اب سوال یہ ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ ملک بھر میں نوجوان نسل میں منشیات نوشی کے رجحان میں دن بدن اضافہ ہو رہا ہے۔۔۔

میاں محمد رفیق:جناب سپیکر!میں بھی کچھ بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر:میاں صاحب!میں question put کر چکا ہوں لہذا آپ اس کے بعد بات کر لیجئے گا۔

"اس ایوان کی رائے ہے کہ ملک بھر میں نوجوان نسل میں منشیات نوشی کے رجحان میں دن بدن اضافہ ہو رہا ہے۔ایک محتاط اندازے کے مطابق 80لاکھ سے زائد افراد منشیات نوشی کی دلدل میں پھنس چکے ہیں۔زیادہ تر منشیات نوشی کا استعمال تعلیمی اداروں اور یونیورسٹیوں میں ہو رہا ہے۔صوبائی اسمبلی کا یہ نمائندہ ایوان صوبائی حکومت اور وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرتا ہے کہ ملک بھر میں منشیات نوشی کی بڑھتی ہوئی تباہ کاریوں کے معاشرہ پر اثرات کا فوری تدارک کیا جائے اور ایسا لائحہ عمل بنایا جائے کہ نوجوان نسل منشیات نوشی کی لعنت سے بچ سکے۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

میاں محمد رفیق:جناب سپیکر!میں عرض کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر:جی،میاں صاحب!

میاں محمد رفیق:جناب سپیکر!میں شیخ علاؤالدین صاحب کی قرارداد کی حمایت کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر:سارے ایوان نے اس کی حمایت کر دی ہے۔

میاں محمد رفیق:جناب سپیکر!ایوان نے بھی کر دی ہے لیکن میں اس میں تھوڑی سی ترمیم اور اضافہ کی تجویز دینا چاہتا ہوں کہ منشیات نوشی کے ساتھ منشیات فروشی کا بھی تدارک کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر:میاں صاحب!آپ اس میں نئی قرارداد لے آئیں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! منشیات فروشی ہوگی تو منشیات نوشی بھی ہوگی۔ میں شیخ علاؤالدین صاحب سے یہ درخواست کروں گا کہ وہ اپنی اس قرارداد میں ترمیم کر لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ اس پر نئی قرارداد لے آئیں اس کو ہم ایوان میں پیش کر دیں گے۔ چوتھی قرارداد محترمہ نگہت شیخ صاحبہ کی ہے وہ اسے پیش کریں۔

صوبہ میں بچوں کے لئے قائم ادارہ چائلڈ پروٹیکشن بیورو کو ڈائریکٹوریٹ کا درجہ دینے کا مطالبہ

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"یہ ایوان صوبائی حکومت سے اس امر کی سفارش کرتا ہے کہ صوبہ میں بچوں کے حقوق کے تحفظ، سماجی اور معاشرتی آزادی کے لئے نیز معاشرے میں بچوں کے ساتھ بڑھتی بے راہ روی کو روکنے کے لئے موجود ادارہ چائلڈ پروٹیکشن بیورو کے دائرہ اختیار کو بڑھا کر اسے ڈائریکٹوریٹ کا درجہ دیا جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"یہ ایوان صوبائی حکومت سے اس امر کی سفارش کرتا ہے کہ صوبہ میں بچوں کے حقوق کے تحفظ، سماجی اور معاشرتی آزادی کے لئے نیز معاشرے میں بچوں کے ساتھ بڑھتی بے راہ روی کو روکنے کے لئے موجود ادارہ چائلڈ پروٹیکشن بیورو کے دائرہ اختیار کو بڑھا کر اسے ڈائریکٹوریٹ کا درجہ دیا جائے۔"

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mian Mujtaba Shuja Ur Rehman): Sir, I oppose.

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اس قرارداد کو oppose کیا گیا ہے۔ محترمہ! آپ بات کریں۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! اگر منسٹر صاحب مجھے تھوڑا سا یہ بتا دیتے کہ اس کو کس base پر oppose کیا گیا ہے یا اس میں کیا ایسی برائی ہے تو میرا خیال ہے کہ میں زیادہ بہتر بات کر سکتی۔

وزیر آبکاری و محصولات / خزانہ / قانون و پارلیمانی امور (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن): جناب سپیکر! چائلڈ پروٹیکشن بیورو ایک خود مختار ادارہ ہے اور Punjab Destitute and Neglected Children Act 2004 کے تحت یہ constitute کیا گیا ہے۔ ان کی یہ قرارداد technically

correct نہیں ہے۔ میں محترمہ سے صرف یہ گزارش کروں گا کہ ابھی اس کو واپس لے لیں اور لاء ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ اس کو discuss کر کے دوبارہ ایوان میں پیش کر لیں۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! یہی قرارداد میں نے پہلے پیش کی تھی جب لاء منسٹر رانا ثناء اللہ تھے۔ میں نے اس وقت قرارداد میں یہ demand کی تھی کہ بچوں کے حقوق کے لئے باقاعدہ ایک منسٹری ہونی چاہئے تو اس وقت لاء منسٹر صاحب نے کہا تھا کہ منسٹری تو نہیں لیکن آپ اس کو ڈائریکٹوریٹ لکھ کر پیش کریں۔ اب جب میں اس کو اس طریقے سے پیش کر رہی ہوں تو اب پھر مجھے کہا جا رہا ہے کہ اس کو تبدیل کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ لاء منسٹر صاحب کے ساتھ بیٹھ کر discuss کر کے ان کی opinion لے لیں، ابھی اس کو واپس لے لیں اور اگلی دفعہ پیش کر دیں۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! آپ اس قرارداد کو pending کر دیں تاکہ میں اس میں ترمیم کر کے پیش کروں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! اس کو آپ واپس لے لیں اور اگلے سیشن میں بے شک پیش کر لیجئے گا۔

محترمہ نگہت شیخ: جی، ٹھیک ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پانچویں قرارداد محترمہ حنا پرویز بٹ کی ہے وہ اسے پیش کریں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس کے بعد آپ بات کر لیجئے گا۔ جی، محترمہ!

محترمہ حنا پرویز بٹ: میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

> "آج کل ہمارے ملک میں خواتین کے ساتھ جنسی زیادتی کا بہت رجحان پایا جا رہا ہے پھر ہمارا میڈیا مظلوم خواتین کو بار بار سکرین پر دکھاتا ہے اس سے ان خواتین اور ان کے خاندان کی عزت نفس۔۔۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ کوئی اور قرارداد پڑھ رہی ہیں۔

ملک میں زیادتی کا شکار ہونے والی لڑکیوں کے clips کو ٹی وی چینلز پر بار بار دکھانے پر پابندی کا مطالبہ

محترمہ حنا پرویز بٹ: میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"یہ ایوان وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرتا ہے کہ ملک کے تمام ٹی وی چینلز پر زیادتی کا شکار لڑکیوں اور خواتین کے clips بار بار دکھانے پر پابندی عائد کی جائے تاکہ ان خواتین اور ان کے خاندان کی عزت نفس کو مزید مجروح ہونے سے بچایا جاسکے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"یہ ایوان وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرتا ہے کہ ملک کے تمام ٹی وی چینلز پر زیادتی کا شکار لڑکیوں اور خواتین کے clips بار بار دکھانے پر پابندی عائد کی جائے تاکہ ان خواتین اور ان کے خاندان کی عزت نفس کو مزید مجروح ہونے سے بچایا جاسکے۔"

وزیر آبکاری و محصولات / خزانہ / قانون و پارلیمانی امور (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! We approve this resolution لیکن میں اس سلسلے میں معزز ممبر کو تھوڑا explain بھی کر دوں کہ 10-ستمبر 2013 کو اس سلسلے میں PEMRA نے بڑا تفصیلی لیٹر لکھا ہوا ہے جس کی کاپی میرے پاس ہے وہ میں ان کو دے دیتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس قرارداد کو oppose نہیں کیا گیا ہے لہذا یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"یہ ایوان وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرتا ہے کہ ملک کے تمام ٹی وی چینلز پر زیادتی کا شکار لڑکیوں اور خواتین کے clips بار بار دکھانے پر پابندی عائد کی جائے تاکہ ان خواتین اور ان کے خاندان کی عزت نفس کو مزید مجروح ہونے سے بچایا جاسکے۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: سپیکر کانفرنس کی روشنی میں وزیر قانون میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن اور جناب قاضی احمد سعید صاحب، ایم پی اے Diplomatic اور Blue Passport کے حوالے سے قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک پیش کرنا چاہتے ہیں وہ اپنی تحریک پیش کریں۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

وزیر آبکاری و محصولات / خزانہ / قانون و پارلیمانی امور (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"قواعد انضباطِ کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے سپیکر، ڈپٹی سپیکر کو Diplomatic Passport اور ارکان صوبائی اسمبلی و اسمبلی سیکرٹریٹ کے سینئر افسران کو Blue Passport جاری کرنے کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباطِ کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے سپیکر، ڈپٹی سپیکر کو Diplomatic Passport اور ارکان صوبائی اسمبلی و اسمبلی سیکرٹریٹ کے سینئر افسران کو Blue Passport جاری کرنے کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباطِ کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے سپیکر، ڈپٹی سپیکر کو Diplomatic Passport اور ارکان صوبائی اسمبلی و اسمبلی سیکرٹریٹ کے سینئر افسران کو Blue Passport جاری کرنے کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: محرک اپنی قرارداد پیش کریں۔

قرارداد

وفاقی حکومت سے صوبائی اسمبلیوں کے سپیکر اور ڈپٹی سپیکر کو ڈپلومیٹک پاسپورٹ، ارکان اسمبلی اور اسمبلی کے سینئر افسران کو بلیو پاسپورٹ فوری جاری کرنے کے لئے ضروری اقدامات کا مطالبہ

وزیر آبکاری و محصولات / خزانہ / قانون و پارلیمانی امور (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن): جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان وفاقی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ صوبائی اسمبلیوں کے سپیکر اور ڈپٹی سپیکر صاحبان کو Diplomatic Passport اور ارکان صوبائی اسمبلی اور اسمبلی سیکرٹریٹ کے سینئر افسران کو Blue Passport جاری کرنے کے لئے فی الفور ضروری اقدامات کئے جائیں۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان وفاقی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ صوبائی اسمبلیوں کے سپیکر اور ڈپٹی سپیکر صاحبان کو Diplomatic Passport اور ارکان صوبائی اسمبلی اور اسمبلی سیکرٹریٹ کے سینئر افسران کو Blue Passport جاری کرنے کے لئے فی الفور ضروری اقدامات کئے جائیں۔"

یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان وفاقی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ صوبائی اسمبلیوں کے سپیکر اور ڈپٹی سپیکر صاحبان کو Diplomatic Passport اور ارکان صوبائی اسمبلی اور اسمبلی سیکرٹریٹ کے سینئر افسران کو Blue Passport جاری کرنے کے لئے فی الفور ضروری اقدامات کئے جائیں۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہو گیا ہے لہذا اب اجلاس کل بروز بدھ مورخہ 22۔اکتوبر2014 صبح10:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔